مطلع البدر

غلام محمد غوث

۱۳۰۷

مفید دہر پریس دہلی

فہرست

صفحہ	مطالب

صحت نامہ کتاب مطلع انوار تفسیر سورۃ العصر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۲	بسعوت	ببعثة	۲۳	۱۹	سفے مس الاجل	سفے نقص من الاجل
۳	۱	بندو	بندون پر	۲۵	۱۸	ما ہذا	ماھنا
〃	۳	مدس	مدعی	۲۶	۵	ملی تحصیل دنیا کہ	علی تحصیل دنیا کہ
۴	۱	مگر	اگر	۲۷	۱۴	الخسران لیا لیا	الخسران لیالیا
〃	۱۰	ذکر اللہ	ذکرہ اللہ	۲۷	۲۰	مینی	یعنی
〃	۱۷	قوت سنکر	قوت منکر	۳۰	۱۹	غاقل	غافل
〃	۱۸	اور فعل سنت	اور وقوع فعل سنت	۳۳	۱	مانعت کلام	مخالفت کلام
۱۶	۳	تدیم علیہ السلام	قول علیہ السلام	〃	۱۲	انسیت	انصت
	۱۱	گرمم ہو	گرم ہوا	〃	۱۹	مذمہ	مذہبہ
۱۷	۱۸	صحبت	صحابہ	〃	۲	مشغول ترین	مشغول رہین

ناظرین با تمکین کی خدمت میں عرض ہے کہ [illegible]

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
الحمد و المنۃ کہ کتاب نایاب تفسیر لاجواب روشنی بخش دل و جگر اعنی
مطلع الدرر
تفسیر
سورۃ العصر
ترتیب لطیف علامۂ دہر فاضل عصر جناب غلام محمد غوث صاحب الحنفی الصفوی رئیس ترچناپلی
بمطبع میور پریس دہلی ملبس بزیور طبع شد

مطلع البدر

تفسیر سورۃ العصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا للایمان واعمال الجنان ونجانا من الضلالۃ والخسران بمبعوث سیدنا محمد سید الانس والجان صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ الذین ھم اھل الحق والصبر والایقان اما بعد کہتا ہے بندہ مسکین غلام محمد غوث کان اللہ لہ کہ جب سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین فضل الٰہی سے حسن الوعظ وغیرہا کی تالیف سے فراغت ہوئی تو توفیق حق رفیق مساعدت کی ہوئی کہ **مطلع البدر فی تفسیر سورۃ العصر** تحریر کی جاوے تا کہ اپنی نفس کو تنبیہ تام اور دینی بھائیون کو فائدہ عام ہو اعمال صالحہ جس سے خوبی دارین ہے اور اعمال سیئہ جس سے خرابی کونین ہے ان مین بیان کئے جاوین یہہ کتاب ایسی عمدہ مضامین سے جس سے نفوس چین پاوین اور عیون تلذذ۔ فوائد مستحسنہ لطائف مستطرفہ جواہر تفسیر زواہر تاویل عیون اخبار اور محاسن آثار سے مملو ہے ایک ہے کہ نور کے ساتھ وجبات جلد لیکر کہین اے پاک پروردگار تیرا لاکھون شکر ہے تونے مجھکو محض اپنے فضل سے ایسی کتاب عجیب کی توفیق عنایت فرمائی جسمین اقتباسات مطالب جمع ہین ~ یاد دارم از زمانہ چیزے نخست + تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست + اس کتاب کو میرے لئے ذریعہ ذخیرہ عقبی کرے اور میرے ظاہر و باطن کو مجلی کردے اور خاتمہ بالخیر جب میرا معاملہ تجھسے صاف و پاک ہو تو پھر کسی سے کیا اندیشہ ہے

شعر اذا کان لی عالما بسریرتی ÷ فما الناس فی عینی باعظم من بی جیہ صنعہ

باوجود کمال علم و فضل کے اعتراف اپنی سہو و خطا کا کیا ہے تو وہی یہہ گنہگار ہیچمدان کیونکہ اپنی

اور عدم لیاقت کا معترف ہوگا اور کیونکر اہل علم سے امید اصلاح کی نرکھیگا ستم کرے استادون پر جو حق باتے
ہین وہ بہت ظلم ہین خصوصاً اس زمانہ مین کیونکر برائیان اور بدعتین کثرت سے پھیلی ہین کھیل بازی اور بدعت سے
رونق و زیب اسلام کہلاتی ہے دین کے ضروریات سے لوگ غفلت مین پڑے ہین دین اسلام کی حقیقت سے
نا خبر نہین لباس مسلمانی سے دین اسلام ہی بچپن سے پڑا ہے تک یہی حالت رہتی ہے اسی پر جیتے ہین اور
اسی پر مرتے ہین زبان سے گو کہ کلمہ طیب پڑھتے ہین پر سیکڑون کفریات بکتے ہین مسخری شریعت اور علماء
دین سے کرتے ہین مسلمانون کو زبان اور ہاتھ سے ایذا دیتے ہین نماز اونکی برے کامون سے اونکو نہین
روکتی ہے تسبیح و تہلیل اونکی غیبت و دشنام سے زائل نہین ہوتی **قطعہ** ای فسق و فجور کا سیر روزہ ما +
دی پر ز حرام کاسہ و کوزہ ما + ہو می خندد روزگار و می گرید + بر طاعت و بر نماز و بر روزہ ما +
جبکہ آفتاب نبوت پنہان ہوا زمانہ مین تاریکی گمراہی پھیلی اسلئے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم
کی خوبی غالب رہی اور لایزال طائفۃ من امتی کے اہل حق جو کمتر ہین ہمیشہ مظفر رہتے ہین انس رضی اللہ عنہ
کہتے ہین مین کوئی وہ چیز نہین دیکھتا جو کہ زمانہ حضرت مین تھی کہا گیا کیا نماز کہا أَوَلَمْ تَصْنَعُوا
فِي صَلَاتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ کیا تمنے اوس مین وہ نہین کیا جو کیا اب تمہاری نماز بھی اوس رنگ ڈھنگ سے
باقی نہین رہی جس طرح کہ زمانہ حضرت مین پڑھی جاتی تھی کسی اور شے کا کیا ذکر ہے **مشکوٰۃ** مین ہے کہ ابو
درداء نے کہا مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا
یعنی نہین جانتا مین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مگر وہ نماز پڑھتے ہے تھے جماعت سے یعنی ایسکو بھی کم
کرتے ہین **تیسیر القاری** مین ہے معنی آنست کہ جمیع امور شرعیہ فتوری راہ یافتہ چیزی کہ ماندہ است ہمین نماز
بجماعت است کہ بر روز میکنند **موطا** مین امام مالک کی راوی فرماتے ہین مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ النَّاسُ عَلَيْهِ
إِلَّا النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ یعنی نہین پاتا ہون مین کوئی چیز جس پر تھے لوگ یعنی صحابہ سوای اذان کے یعنی اذان
سوای سب احکام مین فرق آگیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چلے جاینگے صالح لوگ ایک کے بعد ایک
اور باقی رہجاینگے جیسے بھوسی جو کی یا کھجور کے لا یبالیہم اللہ بالۃ اللہ انکی کچھ پروا نکریگا
اور بھی فرمایا حضرت علیہ السلام نے البتہ پیروی کروگے تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی کہ پہلے

تم سے تھے بالشت بالشت کے اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کے یہانتک کہ اگر بیٹھے ہون گے وہ سوراخ گوہ کے مین تو
پیروی کروگے تم انکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا یہود ونصاریٰ مراد ہین فرمایا وہ نہین تو پہر اور
کون ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے آئیگا لوگون پر ایک ایسا زمانہ کہ صابر اونمین اپنے دین پر مثل قابض
کے انگارے ہوگا یعنی جیسا کہ پکڑنا انگارے کا اور صبر کرنا اوسپر دشوار ہے ایسی ہی کہنا دین کا اور ثابت
رہنا اوسپر اخیر زمانہ مین مشکل ہے بسبب غلبۂ فسق اور غلبۂ نفاق کے اور قلت مددگار کے اور یہ
جملہ جون زمانہ دور ہوا بدتر ہوگیا حدیث شریف مین آیا ہے وَمَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ
حضرت شرف الدین یحییٰ منیری کہتے ہین ہر کہ نزدیک باطل شدہ است الا ماشاء اللہ و درمیان ایشان تباہ شدہ
ببینید کہ ترا از عبادت باز دارد کہ اصلا نتوانی کہ عبادت کنی و اگر خیرے کردہ باشی ہر تو باطل کند
فوائد الفواد مین نظام الدین اولیا قدس سرہ کہ کہا زمانہ نشستہ سو برس کا ہے فرماتے ہین بعد ازین دویست
سال آگے سنگ نچہ باید بہ شہر بند آدم خواجہ ذکر بخیر چون برین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود
این سخن ابو ہریرہ نقل می کند از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دویست سال تمام شدہ است این ساعت خود ہم چہ گوید
جب دو ہزار چہ سو برس کے پیدا آدمی کچھ جلتے ہیں پھر جتنا ... تو اوس وقت کی برائی کی خبر
بجز اللہ کے اور کیا کہہ سکتے ہین فضیل نے اپنے وقت مین فرمایا ہے کہ یہ وہ زمانہ ہے کہ اپنی زبان کو بند
کیجئے اور چھپکر کسی جگہ مین بیٹھ رہئے اور اپنے دل کا علاج کیجئے اور جو بات دین کی جانتے ہو اوسپر عمل کرتے رہے اور جو
بات نئی نظر آئے ترک کیجئے یہ وہ زمانہ ہے کہ جنت کی طرف بلانے والا تو ایک نظر آتا ہے اور دوزخ کی طرف بلانے
والے ہزار ہو رہے ہین جیسا کہ حدیث مین ہے یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ دَاعِیًا اِلَی النَّارِ کاتب الحروف کہتا ہے
یہ وہ زمانہ ہے کہ جہلا علما پر غالب ہوگئے ہین ہر معروف منکر اور ہر منکر معروف ہوگیا اب انکار کہان قوت منکر
اور فعل سنت ... ان بدعت رائج ہوتا ہے ایسے وقت مین اس مسکین نے چاہا کہ دینی برادرون کو کسیطرح
تلاوت قرآن و حدیث پہنچاؤن طوالت سے تو ملالت مختصر پر رغبت ہوتی ہے اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰة
والتسلیم فرماتے ہین بلغوا عن اللہ فمن بلغتہ آیۃ من کتاب اللہ فقد بلغہ امر اللہ یعنی تم اللہ کا
کلام پہنچاؤ جسکو ایک آیت بھی کتاب اللہ کی پہنچی اوسکو اللہ کا حکم پہنچ گیا اور فرمایا حضرت علیہ الصلوٰة

والسلام مسلمان اپنے بھائی کو اس سے بڑھکر کوئی فائدہ نہین پہنچاتا کہ جو عمدہ بات اوس نے سنی ہو وہ دوسرے
کو سنا دے **مقدمہ** جامع التفاسیر مین امام شافعی سے مروی ہے کہ البتہ اگر نہ نازل ہوتا قرآن
مگر سورۃ العصر تو البتہ کفایت کرتا لوگون کو یعنی اگر سورۃ العصر مین غور کرین تو وہ انکو کفایت کر سکتی ہے
واقعی ایسی بات ہے واسطے لینے جسکو سمجھ ہے دیکھو کہ فائدہ آخرت کیلئے چار شرطین ارشاد ہین ایک ایمان
۲ عمل صالح ۳ وصیت بالحق ۴ وصیت بالصبر ایسا ہی مغفرت کیلئے چار شرطین فرمائین وَاِنِّی
لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی یعنی حق تعالی فرماتا ہے میری بخشش اوسکے لیے ہے
جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک عمل کرے پھر راہ راست پر رہے اس صورت مین اگر آدمی شرک و کفر اور گناہ
کبیرہ مین مبتلا ہے اور فرائض و واجبات و سنن کی پروا نہ کرے تو نجات کیونکر ہوگی اگر کوئی ایمان لایا اور عمل
صالح بجا لایا پر حق بات کی وصیت نکی تو اوسکو پوری پوری نجات نہ ملیگی حق کے تابع ہونیکی سوا تکلیف
عبادت اور شہوتون اور معصیتون سے باز رہے اور مصیبتون پر صبر چاہیئے جبتک کہ چارون صفتین
مومن مین جمع نہون مسلمان کامل نہ ہووے یہان سے ہر آدمی کو عبرت لینی چاہیئے کہ فقط ان چار ہی پر
عمل دشوار ہو تو پھر سارے احکام قرآنی و سنن حضرت رسالت پناہی پر کیونکر عمل کر سکیگا اس سورت کی
تا نازل ہونیکا سبب یہ ہی کہ کلدہ بن اسید ایک کافر تھا کہ امیر المومنین صدیق رضی اللہ عنہ سے ایام جاہلیت
مین ہمصحبت تھا سو آپکے اسلام لانے کے بعد ایک روز اون سے ملا اور بولا کہ ای ابوبکر ہمیشہ عقلمندی
اور ہوشیاری سے سوداگری مین نفع اوٹھاتے تھے اب تمکو کیا ہو گیا کہ ایکبارگی ایسے ٹوٹے مین پڑ گئے
کہ باپ دادے کے دین کو چھوڑ دیا اور لات و عزی کی عبادت سے محروم ہے حضرت صدیق نے اوس
کے جواب مین فرمایا کہ جو شخص حق کو قبول کرتا ہے اور نیک کام اختیار کرتا ہے وہ ٹوٹے مین نہین پڑتا
حق تعالی نے اس گفتگو کے بیان اور صدیق کی خوبی مین یہ سورۃ نازل فرمائی بیضاوی مین ہے
جو کوئی سورۃ العصر پڑھیگا حق تعالی اوسکے گناہ بخشدیگا اور ایسی وصیت والون مین وہ داخل
ہوگا ترجمان القرآن بلطائف البیان مین ہے عمرو بن العاص پاس مسیلمہ کذاب کے گئے تھے اسلام
لانے سے پہلے مسیلمہ نے کہا کہو آج کل کچھ مین تمہارے صاحب پر کیا اترا اونہون نے کہا

ایک مختصر سورت بہت بلیغ اوتری ہی پہر والعصر پڑھکر سُنائی تہوڑی دیر سوچکر سر اوٹہا کر کہا مجپر بھی اسیطرح کی ایک سورت نازل ہوئی ہے کہا کیا کہا یا وبرا نما انت اذنان وصدر وسائرک حفر نقر کہو ای عمرو کیسی سورت ہے اونہون نے کہا واللہ تو خود جانتا ہی کہ مین تحقیق تجھکو جھوٹہا جانتا ہون مروی ہے کہ دو مرد صحابی صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ملاقات کرتے تو جدا نہوتے یہانتک کہ ایک دوسرے پر سورہ والعصر نہ پڑھتے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ قسم ہے زمانے کی کیونکہ اُسمین عبرت ہے واسطے ناظرین کے بسبب شامل ہونے زمانے کے اوپر عجائبات کے جو دلالت کرتے ہین قدرت وحکمت پر حق تعالیٰ کی چنانچہ رفع ادریس اور رفع عیسیٰ ونزول مائدہ و معراج محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام اور قصہ ابراہیم علیہ السلام اور زندہ کرنا پرندون کا اور قصہ عزیر علیہ السلام کا اور موسیٰ وخضر علیہما السلام کا اور قصہ کوہ طور کے تجلی کا اور قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ ابرہہ کا اور معجزات باہرات سید کائنات علیہ اشرف التسلیم وافضل الصلوات کے جو بیشمار ہین

[illegible]

اور اسمین تعریض ہے اوس چیز سے جو اضافت کیجاتی ہی خسران ہے مانند قول اونکیکے وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ
اور ہلاک نہین کرتا ہمکو زمانہ جب عرب پر حادثے زمانہ کے واقع ہوتے اور جو کچھ قسم مصائب ناگوار سے انکو
پہونچتے تو نسبت دہر کیطرف کرکے دہر کو برا کہتے اور کہتے تھے یا خیبۃ الدھر اور کہتے تھے اس سے برا کہنا
زمانہ کا پس منع کئے گئے اوس سے چونکہ فاعل سب چیز کا حقیقت مین حق تعالیٰ ہے اوسکی طرف برائی عود
کرتے ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے حدیث مین ہے لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر
یعنی برا نکہو زمانہ کو یعنی اللہ ہی لاتا ہے حادثے نہ زمانہ حق تعالیٰ فرماتا ہے گالی دیتی ہین بنی آدم زمانہ
حالانکہ زمانہ مین ہون رات دن میرے ہاتھ مین ہے معالم مین ہے وربّ العصر یعنی قسم ہے رب عصر کے
یا قسم ہے زمانہ ہر پیغمبر کے کہ اس مین منکرون نے حق تعالیٰ کی توحید اور پیغمبرون کی رسالت کا اور قیامت
کا انکار کیا اور ہر طرح کا فساد مچایا اور پیغمبرون اور جو لوگ کہ حق کہتے تھے اونکو ناحق قتل کیا اور ظلم
زبردستی کی آخر اللہ نے اون سب کو اپنی قدرت کاملہ سے کھپایا اور حجت بالغہ سے عاجز کیا چنانچہ فرمایا

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ
مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

پس ہر ایک کو پکڑا ہمنے ساتہ گناہوں اوسکے پس بعض اونمین سے وہ شخص ہے کہ بہیجا ہمنے اوپر اوسکے مینہہ
پتہروں کا اور بعض اونمین سے وہ ہے کہ پکڑا اوسکو آواز سخت نے اور بعض اونمین سے وہ ہے کہ دہسادیا ہمنے اوسکو
زمین مین اور بعض اونمین سے وہ ہی کہ ڈبو دیا ہمنے اوسکو اور نہ اللہ تہا کہ ظلم کرے اونکو ولیکن تہے جانوں اپنے
کو ظلم کرتے جاننا چاہیئے کہ حق تعالی نے بندوں کی ہدایت کیلئے اپنی مخلوق سے بہترین خلائق یعنی انبیاء
علیہم السلام کو پسند کرکے روانہ فرمایا تمامی انبیاء علیہم السلام کی صبح و شام علانیہ و پوشیدہ مجمع مین تنہائی
مین رات مین دن مین یہی دعوت نامہ تہے کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے اور اوسکو ایک جانو بت پرستی اور
گناہوں سے باز آؤ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے پہر توبہ کرو طرف اوسکے اور پورا کرو ناپ اور تول کو اور باز
رہو بیحیائی کاموں سے اور شیطان کے قدموں پر مت چلو یعنی اوسکی پیروی مت کرو اور عبادت خالص کرو
اللہ پاک کی اور شریک نکرو اللہ کیساتہہ کسیکو تاکہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخشے اور دوزخ سے نجات دے
اور جنت مین داخل کرے جنکی نیچے ندیاں بہتی ہین اوسمین سب طرح کا آرام ہے اور عزت اور نہین سوال کرتے ہم
تم سے اوپر اس وعظ و نصیحت کے کچھہ بدلا نہین بدلا ہمارا مگر اوپر پروردگار عالموں کے ایسی ہی دعوت تہے انبیاء
علیہم الصلوۃ والسلام کی تو منکرین اون کے جواب مین اونکو مجنون کہتے اور اونکا وعظ نہ سننے کی لئے کانوں مین
اونگلیاں رکہتے اور منہہ پر کپڑا لپیٹتے تاکہ اونکو نہ دیکہے اور مار پیٹ اور سنگساری بہی بہت کرتے اور ڈراتے انبیا
کو اگر باز نہ رہو گے تم ہماری نصیحت سے البتہ ہو گے تم سنگسار کئے گئوں سے اور کہتے جو عذاب کا وعدہ دیتی ہو
سو جلد لے آؤ آخر اللہ نے اون سب کو ہلاک کیا قوم نوح علیہ السلام کو غرق عام جمیع اہل ارض پہونچا مگر اوسکو جو
ایمان لایا قوم عاد نے جب ہود علیہ السلام کو جہٹلایا ریح عقیم سے تباہ کر دی گئی جب حضرت ہود نے علامات
عذاب دیکہے مع چار ہزار آدمیوں کے اس قوم سے جدا ہو کر ایک گوشہ مین اپنے امہ مسلمانوں کے گرد ایک خط
شکل دائرہ کہینچکر سب سے کہا کہ اس دائرہ سے قدم باہر نرکہنا غرض وہ ہوا اونپر مثل نسیم اور مانند رائحہ عنبر و شمیم
کے چلتی تہی اور کافروں پر داغ جراحت کا کرتی تہی کافروں نے ایک کا ایک نے ہاتہہ پکڑا اور زمین سے

دامن کو باندہ کر صفین باندہ لین اور کہنے لگی ہوا ہمارے ساتہ کیا کر سکے گی اول وہ ہوا اونکی عورتون اور لڑکون اور
چارپاؤن کو انمین سے اوپر اوڑا لے گئی اور پٹخ پٹخ کر کے زمین پر ڈالدیا اور اون کے مکانات زمین سے اوکہڑکر اور
ہوا مین غبار ہو کر لوگونکی سرون پر گرتے تھی آخر سب بیمار ہلاک ہو گئے قوم ثمود نے جب صالح علیہ السلام کی تکذیب
اور ناقہ کی کونچین کاٹ ڈالین تو اونکو ایک صیحہ نے پکڑ لیا جب حضرت صالح سے اونکی قوم نے کہا کہ اگر اس
پتہر مین سے ایک اونٹنی کہ اوسکی سیاہ پیشانی اور سفید پشم ہو اور دس مہینے کے پیٹ سے ہو نکلی اوسیوقت
جنے تو ہم تیرے خدا کے ساتہ ایمان لاوین تو حضرت صالح کی دعا سے ویسی ہی ایک اونٹنی نکلی قوم ثمود باوجود
دیکہنے اس معجزہ کے بہی ایمان نہ لائے اور کہا کہ صالح جادوگر ہے پہر جب قوم نے اونکو جہٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا
اور اوسکا گوشت بانٹ کر اپنے اپنے گہر لے گئے جب اوس کے بچے نے یہ حال دیکہا اور حضرت صالح کو یہ خبر پہونچی
حضرت صالح اور مومن آئے جب اوسکی بچہ نے حضرت صالح کو دیکہا رویا اور تین بار کہا افسوس میری مان پر اور دوڑتے
دوڑتے اوس پتہر کے پاس گیا کہ جسمین سے اوسکی مان نکلی تہی اوسوقت حضرت صالح نے کہا کہ حق تعالی نے وعدہ
کیا ہے کہ تین دن کے بعد تمپر عذاب نازل ہوگا پہلے دن تمہارے منہہ زرد ہو جاینگے اور دوسرے دن سرخ
اور تیسرے دن سیاہ اور پہر ہلاک ہو جاؤگے ہرچند صالح علیہ السلام کے قتل پر آمادہ ہوئے نہو سکا صبح کو جمعرات
کے دن اونکے منہ زرد ہو گئے اور جمعہ کے دن سرخ اور ہفتے کے دن سیاہ اتوار کے دن حضرت جبرئیل نے
اونکا شہر کے دیوارین ہلائین قوم یہ سب ہونچال جانکر اپنے گہرون سے بہاگی اور رونے لگی پہر ایک آواز
انپر ماری اور آگ آسمان پر سے پیدا ہوئی کہ سب جلکر راکہہ ہو گئے - قوم ابراہیم علیہ السلام پر اللہ تعالی
نے ابراہیم علیہ السلام کو فتحیاب کیا آتش کو اونکے حق مین گلزار کر دیا اور نمرود کو ہلاک - قوم شعیب پر عذاب
یوم الظلہ تہا شعیب علیہ السلام کی قوم پرستش اصنام کرتی کیال اور موازین مین عدالت نکرتی اور کہوٹے درہم
او دینار صرف مین لاتی تہی اور اتباع احکام شرعی نکرتی تہی اور حضرت شعیب نے یہ دعا مانگی رَبَّنَا افْتَحْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ یعنی اے پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہماری اور درمیان قوم
ہماری کے ساتہ حق کے اور تو بہتر حکم کرنے والا ہے یہ دعا قبول ہوئی تہی آپ مع مومنین باشارت حضرت
جبرئیل امین ان سے ایک فرسنگ دور چلے گئے جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز مہیب کہ اوس سے زلزلہ عظیم

پیدا ہوا اوسکی صدمے سے ہلاک ہوئے اور ایک روایت مین یہ بہی آیا ہی کہ جب اہل شہر مدین نے آواز ہیبت ناک سُنی
اور زلزلۂ عظیم دیکہا تو گہبرا کر بخوف وقوع عذاب سب اہل وعیال او رمال ومنال لیکر بیرون شہر صحرا کیطرف بہاگے
وہان اونپر ایک ابر سیاہ ہوا مین پیدا ہوا اور ٹہنڈی ہوا چلنے لگی اور ایک دوسرے کو پکارنے لگا کہ آؤ تا زیر سایۂ این
ابر آسائش کرین تا آنکہ سب اوس سایۂ ابر مین جمع ہوئے اوس ابر سے ایک آگ پیدا ہوئی اورسبکو جلا کر خاکستر
کردیا اور قوم لوط پر پتہر برسلئے ہر ایک پتہر پر نام لکہا ہوا تہا اوسکا کہ ہلاک ہو ساتہ اوسکے اور آثار اُس
سنگباران کا موجود ہے تا کہ عبرت پکڑین ساتہ اوسکے دیکہنیوالے اور نہ کرین اونکے سے کام اور سنگدلون کو
کیا تاثیر ہوتی ہی بہتیرا کچہ دیکہتے جاتے ہین ضرر اپنا بسبب معاصی کے اور کچہ خیال بہی نہین کرتے اور بعضون
نے کہا وہ پتہر جو برسے اونپر نشان سرخ وسفید تہے غرض اوس قوم کے چار شہرون کو جبرئیل علیہ السلام
تہ زمین سے اوٹہا کے آسمان تک لیگئے وہان سے اوندہا کرکے ڈالا اسپر طرہ کیہ پتہر برسے بعضی کہتے ہین کہ
اوندہا کرنا زمین کا اونکے لئے تہا جو مقیم تہے اور جو کہ مسافر تہے اونپر پتہر برسے تفسیر زاہدی مین لایا ہی
کہ بڑے پتہر جو برستے تہی مانند خُم کے تہے اور چہوٹے پتہر مانند سبُو کے روایت کرتے ہین کہ ایک اونمین سے
حرم مکہ معظمہ مین آیا تہا اور چالیس دن تک اوسکے نام کا پتہر ہوا مین معلق تہا جبکہ حرم مکہ سے باہر آیا فی الفور
اسپر پڑا اور ہلاک ہوا اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ساتہ معجزہ ید بیضا وعصا کے روانہ فرمایا تو فرعون
روگردان ہوا اور کہا ایک جادوگر ہے یا دیوانہ جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کو ہاتہ سے ڈالا ایسا اژدہا
ہوگیا کہ جسکو دیکہکر ہر شخص میں ششدر رہا اوس اژدہے نے جب مُنہ کہولا تو کشادگی اوسکے مُنہ کی اسی گز کی تہی اور
اوسنے طرف تخت فرعون کے کیا فرعون اور اوس کے تمامی لوگ فرار ہوگئے اور اس بہاگنے مین پچیس ہزار
آدمی ہلاک ہوئے فرعون بے عون نے نعرہ مارا کہ اے موسیٰ اوس پروردگار کے قسم ہے جسنے آپکو بہیجا
کہ اپنے عصا کو پکڑلو کہ مین تمپر ایمان لاتا ہون پہر ایمان نہ لایا تو حق تعالیٰ نے بہیجا اونپر طوفان اور
ٹڈی اور چچڑی اور مینڈک اور لہو کتنے نشانیان جدے جدے پہر تکبر کرتے رہے اور تہے وہ لوگ
گنہگار جب ایک قسم کا عذاب نازل ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام سے عاجزی کرتے اور دُعا چاہتے جب عذاب
اوٹہا لیا جاتا تو پہر منکر ہوجاتے منجملہ معجزات موسیٰ سے انفلاق بحر وغرق فرعون وانشقاق آب یعنی

یعنی سو لخدا ہونا پانی کا اور خشک ہوتا تہ زمین سے زندہ ہونا عظما ی بنی اسرائیل کا بعد ہلاک ہونیکے صاعقہ سے

قصہ بقرہ نزول من وسلوی اور زمین میں دہنسنا قارون کا - قارون حضرت موسی کی جد کی اولاد مین تہا،

فرعون کے سرکار مین پیش ہوگیا تہا بنی اسرائیل پر کار بیگار یہی پہونچاتا اور مزدوری اسی کے ہاتہ سے ملتی

اس کام مین مال بہت کمایا جب بنی اسرائیل حکم مین آئے حضرت موسی کے اور فرعون غرق ہوا اوسکے

روزی موقوف ہوئی اور سرداری نرہی دل مین ضد رکہتا موسی علیہ السلام سے منافق ہو رہا چہپے عیب دیتا

اور تہمتین لگاتا ایک روز روبرو ایک عورت کو سکہا کر لایا تہمت کی بات اوس عورت نے خدا سے ڈر کر

سچ کہدیا کہ اسنے مجہکو سکہایا تہا تب حضرت موسی کی بددعا سے زمین مین غرق ہوا اور اوسکا گہر

اور خزانہ بہی غرق ہوا پہلے قارون کی دولت کو دیکہکے نادانون نے کہا اوسکی بڑی قسمت ہے بعد کہنے لگے

لَوْلَا اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا اگر نہ ہوتا کہ احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے ہمکو بہی دہسا دیتا

قصہ اصحاب سبت - حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد مین یہود پر ہفتے کے دن شکار کرنا منع تہا اللہ

اوس شہر والون کو بے حکم دیکہے لگا آزمانے ہفتے کے دن مچہلیاں اوپر پہرین اور دنون غائب ہین

اونکا جی نرہ سکا آخر ہفتے کو شکار کیا اپنی دانست مین حیلہ کیا کہ کنارے دریا کے پانی کاٹ لائے کہ مچہلیان

وہان بند ہون تو بہی مچہلیان ہاتہ نہ آئین ہفتے کی شام کو نکل جاتین آخر ہفتے کی دن راہ بہاگنے کی

بند کی اتوار کو پکڑ لیا پہر وہ لوگ بندر ہوگئے معلوم ہوا کہ حیلہ اللہ پاس کام نہین آتا اور اونمین جو منع

کرنے والے تہے اونہونے شکار والون سے ملنا چہوڑ دیا اور بیچ مین دیوار اوٹہائی ایکدن صبحکو اونہی

دوسرون کی آواز نہ سنی دیوار پر سے دیکہا ہر گہر مین بندر وہ آدمی کو پہچان کر اپنی قرابت

والون کے پانو مین سر رگہنے لگی آخر برے حال سے تین دن مین مرگئی **مثنوی** پس خدا آن قوم را

بوزنہ کرد ٭ چونکہ عہد خود شکستہ از نبرد ٭ اندران امت نہ بد مسخ بدن ٭ لیک مسخ دل بود ای ذوالفطن ٭

مسخ صورت بود اہل سبت را ٭ تا ببیند خلق ظاہر کبت را ٭ از رہ سر صد ہزاران دگر ٭ گشتہ از

توبہ شکستن خوک و خر ٭ غرض حق تعالی نے قرآن شریف مین ان عذابون کا بیان اس سے فرمایا

کہ ہم بہی نافرمانی نکرین اور اون کے حال سے عبرت پکڑین اور عذاب خدا سے ڈرتے رہین

قصہ قارون

قصہ اصحاب سبت

تاویلات نجمیہ مین ہے کہ قسم کہائی اللہ جلشانہ نے ساتہ کمال و دوام زمانے کے اور ساتہ استمرار زمانے کی جو اعلی اشتمال اوسکی کی
اور پہونچنے اور نبوت اور رسالت اور خلافت حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی لقولہ علیہ السلام کنت نبیا و آدم مین الماء
والطین تہا یعنی مین نبی اور آدم درمیان پانی اور مٹی کے یعنی پانی علم اور مٹی معلوم کے اور واسطی قوم علیہ السلام نحن الاخرون
السابقون یا قسم ہے ہماری حضرت کے زمانہ کی کہ زمانہ نور نبوت کے ظہور کا ہے اور اوس وقت مین جو کوئی
اوس نور سے محروم رہا تو بالکل نقصان اسکو نصیب ہے پس وہ زمانہ نبوت بسبب کثرت انوار الٰہی و فیضان علوم
نامتناہی اور نزدیک کرنے دورون کے اور بخشدینے گنہگارون کے ایسی عظمت رکہتا ہے کہ ابتدای آدم
سے اس دم تک کسی زمانہ مین عشر عشیر اوسکا واقع نہ ہوا ہے خوش عہدے کہ مردم آدم بے سایہ
و بیند غریب بہشت این زمان گر سایہ آدم شود پیدا اور بہی قسم کہائی اللہ نے ساتہ مکان آپکے
کہ لا اقسم بھذا البلد اور ساتہ عمر آپ کے لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون پس گویا کہ فرمایا
قسم تیرے عصر اور تیرے شہر کے اور تیرے عمر کی اور اوسمین بڑی تعظیم ہے نبی کریم کی اور بسبب پیدا ہونے
آپ کے بازار نفع و نقصان کا گرم ہو جسنی آپ کی اطاعت کی فائدہ دائمی حاصل کیا ورنہ نقصان ابدی
جبکہ عصر جامع تہا واسطی تمامی نشانیون کے جنپر اللہ نے قسم کہائی قرآن مین جیسی والفجر واللیل والنہار و
ختم کیا اللہ ساتہ قسم عصر کے کہ شامل ہے جمیع اقسام قسم کو غرض بزرگی ہمارے حضرت کے زمانے کی اور
تمام زمانون کے ظاہر ہے کہ عصر خیر الانبیاء والمرسلین اور عصر خیر الامم اور خیر الکتب آلہیہ کا ہی اور بیچ اوس کے
ظاہر ہوئے تمامی کمالات تفصیلا اللہ نے اپنی فضل سے اور اپنی حبیب کے برکت سے عمرین تہوڑی دین
اور تہوڑی سی عبادت پر ثواب بیشمار عنایت فرمایا یہ وہ بہترین زمانہ تہا جسمین مومنین اپنی جان
و مال کو اوس محبوب خدا پر قربان کرتے تہے اور خلاف فرمان نکرتے تہے اور حضور پرنور مین ایسا
مؤدب بیٹہتے تہے کہ گویا اون کے سرون پر پرندے بیٹہے ہین کہ ذراسی حرکت سی اوڑ جائینگے اب بہی
وقت بیان احادیث نبوی ایسا ہی ادب چاہیے پر بے ادب اس سعادت سے محروم رہتے ہین اور صحابہ
رضی اللہ عنہم ہر امر مین آپ کے فیصلے پر راضی ہو جاتے تہے اب بہی امت کو چاہیئے کہ ہر جہگڑے
مین آپ کے حکم کو قبول فیصل مانے نصاب الاحتساب مین ہے کہ عمر رض نے حکم کیا کہ عباس کے گہر کے

اوس پرنالی کو جو صفا مروا کی راہ مین پڑتا ہی اوکھیڑ ڈالو حکم کے موافق اوکھیڑ دیا گیا عباس رض نی کہا کہ جس پرنالے کو
رسول اللہ نے اپنی ہاتہہ سی لگایا تہی اوکہیڑ ڈالا عمر رض نے کہا کہ ایسا ہو تو اوسکو تمہاری ہاتہ کے سوا دوسرا
ہاتہہ نہ لگاویگا اور تمہارے لئی عمر کے کاندہی کے سوا اور سیڑہی نہ ہوگی سو عباس رض عمر کے کاندہی پر کہڑے
ہوئی پرنالے کو اوس جگہہ پر لگا دیا اور حضرت کے زمانہ مین ایک انصاری نے قبہ بنایا تہا آپنے اوسکا سلام
لینا بند کر دیا جب اوسنی اوس قبہ کو ڈہا دیا تب حضرت نے سلام لیا پہر فرمایا ہر بنیاد وبال ہے اپنی صاحب
مگر جو ضروری لابدی ہو اوسکو ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مین سی کوئی
ارادہ کرتا ہے آگ کی چنگاری کا پہر اوسکو اپنی ہاتہہ مین رکہتا ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا
جبکہ سونیکی انگوٹہی ایک مرد کی ہاتہ مین دیکہی پہر حضرت نی اوسکو اوتار لیا اور پہینکدیا جب حضرت تشریف لیگئی
تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹہی لی اور اوسکو بیچ کر اپنا کام چلا تو اوسنی کہا واللّٰہ لا اٰخذہ ابدًا وقد طرحہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی قسم ہی خدا کی ہرگز نہ لونگا مین اوسکو جسکو کہ حضرت نے پہینکدیا ابی جحیفہ
کہتے ہین گوشت روٹی کہا کر پاس حضرت کے گیا مجکو ڈکار آئی فرمایا کُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَاِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
شِبَعًا فِی الدُّنْیَا اَکْثَرُهُمْ جُوعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ پہر اونہون نے کبہی سیری سی نہ کہایا اور حضرت کے صحابہ حالت
تنگی مین بڑے صابر رہتے تہی حسن بصری رحمہ کہتے ہین کہ ستر صحابہ کو مینی اس حال پر پایا کہ جو کپڑا پہنتے
تہے اوسکی سوا اور نہ رکہتے تہی اور اپنے بدن کو خاک سی نہ بچاتے تہی زمین پر پہلو رکہکر سوتے اور اوس کپڑے
کو اوڑہ لیتے باوجود ان تکالیف کے خدا و رسول کی فرمانبرداری دل و جان سے بجا لاتے اور بعد اذان سننے
کے کوئی شخص سوای نماز کے اور طرف مشغول نہ ہوتا یہانتک کہ چمڑا سینے والا اسنالی چمڑے مین چبوتا تو اوذان
کی آواز سنکر اوسے باہر نہ نکالتا اوسی طرح چہوڑ کر نماز کے واسطی راہی ہوتا اور لہار دن کے کندہون مین
ہاتہ دیکے جماعت مین شامل کرتے تہے اور کسب حلال کی بڑی جستجو رہتی تہی اور صحبت آپسمین محبت والے
تہے رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ اونکی شان ہے اور چہرون پر اون کے سجود کے نشان ہے آپسمین ایثار کرتے
تہے روایت ہی کہ حضرت علیہ السلام کے پاس ایک مہمان آیا گہر مین کچہ نتہا انصار مین سی
ایک شخص آیا اور اوس مہمان کو اپنی گہر مین لی گیا کہانا تہوڑا تہا چراغ ہنڈا کر دیا اور کہانا

اور کہانا اوسکی سامنے رکھدیا آپ جہوٹھہ موٹھہ ہاتہہ ہلاتا منہ چلاتا تہا اور کہانا نہ کہاتا تہا تا کہ وہ مہمان ہی
کہاوے دوسرے دن حضرت نے فرمایا کہ وہ خوش خلقی اور سخاوت جو تمنی مہمان کے ساتہہ کی اوس سے حق تعالے
کو تعجب ہوا اور یہ آیۃ نازل ہوئی وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ابوذر کہتے
ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک صاع جو میری غذا تہی
اور قسم خدا کی جبتک مین آپ کے پاس نہ پہونچ جاؤنگا تب تک اوس سے نہ بڑہونگا ابوذر کہتے ہین مین نے ایک شخص سے
جہگڑا کیا اور کہا یا ابن السوداء یعنی او حبشی کے بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوذر ایسی بات نہ
کیونکہ کوئی گورے آدمی کا بچہ کالے آدمی کے بچے پر فضیلت نہین رکہتا ابوذر کہتے ہین کہ مین لیٹ گیا اور اوس
شخص سے کہا کہ تو اپنا پاؤن میرے منہ پر رکھہ اوس مبارک زمانہ مین جب لوگ تائب ہو کر آتے تہے
اپنی تطہیر حد سے چاہتے تہے حضرت اونکو حد لگاتے تہے چنانچہ ماعز بن مالک حضرت کی خدمت مین حاضر
ہوئے اور عرض کیا کہ مین نے بڑا ستم اپنی نفس پر کیا کہ مجہسے زنا ہوگیا اور مین چاہتا ہون کہ آپ مجہکو اس
قصور سے پاک کرین آپ نے اونکا کہنا نہ مانا پہر جب تیسرے روز پہر عرض کیا تو آپ نے اونکے لئے
گڑہا کہدوایا اور سنگسار کروایا اور فرمایا اوس شخص نے ایسی توبہ کی کہ اگر تمام امت مین اوسکی توبہ تقسیم
کیجاوے تو منقسم ہوسکتی ہے ایسا ہی ایک عورت جو جہینہ کی قوم سے تہی بارہا حضور اقدس مین آکے اقرار کرتی
کہ مجہسے زنا ہوا ہے مجہے پاک کیجئے آخر سنگسار کی گئی حضرت نے اوسکی تعریف مین فرمایا لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً
لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ اوس مبارک زمانہ مین جو خلاف شریعت کرتا
تہا اوس پر نہایت تنگی اور تعزیر ہوتی تہی چنانچہ وہ تین صحابی جو جنگ تبوک سے پیچہے رہ گئے مشہور ہین
اور مشکوۃ مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ لایا گیا ایک مخنث حضور مین جسنے رنگا تہا ہاتہہ پانوں کو ساتھ
مہندی کے سو پوچہا حضرت علیہ السلام نے کیا حال ہے اوسکا کہنے لگے تشبہ کرتا ہے عورتون کی پس کہا گیا
یارسول اللہ آیا نہ مارین اوسکو کہا منع کیا گیا ہون مین قتل سے نمازیون کے سبحان اللہ مخنث بہی اوس وقت
نماز پڑہ لیتا تہا منافق بہی کچہہ سستی سے ادا کرتا تہا ؎ آن منافق با موافق در نماز + از پئے
استیزہ آمدنے نیاز + پر کوئی بے نمازی نہ رہتا تہا ترک نماز کو صحابہ کفر جانتے تہے اس زمانہ کے

جا بین آپ کی طرف ملتفت ہوتا آپ مجہسے منہ پہیر لیتے غرض یہ تینون اللہ کے امر کا انتظار کرتے تہے یہان تک ثابت قدم رہے کہ اللہ

مسلمانون کو کیا کہنا چاہیئے کہ اذان ہوتی ہے وہ بازار کو چلے جاتے ہین نماز نہین پڑھتے ہین اگر پڑہتے
ہین تو سستی سے بے وقت بغیر طمانیت اور جماعت کے پڑہتے ہین اور اپنی اوقات مسلمانون
اور اہل علم کی غیبت اور اہانت اور مردم آزاری مین صرف کرتے ہین نہ دل ہے سمجہنے کے لئے نہ کان مین
حق بات سننے کے لئے نہ آنکہین مین حق دیکہنے کے لئے ناحق جہگڑے اور فساد مین عمر برباد ہوتی ہے **احیاء
العلوم** مین بعض اکابر سے منقول ہے کہ آخری زمانہ مین کچہ لوگ ہون گے کہ عمل کا دروازہ اونپر بند کر دیا
جاویگا اور جدل کا دروازہ اونکے لئے کہل جاویگا اسواسطے بعض اکابر نے کہا ہے لوگون پر ایک ایسا زمانہ ہوگا
کہ اوسمین سونا اور خاموش رہنا اون کے سب اعمال سے افضل ہوگا۔ صاحب خطیرۃ القدس و ذخیرۃ الانس نے اہل زمانہ
کے باب مین بہت کچہ لکہتے ہین از انجملہ چند کلمات نقل کئے جاتے ہین۔ خیر ایشان محض شر و ہمہ از طینت بے حس
صدق و وفا در خواب۔ مکر و دغا بیدار۔ موعظ مؤثر ہستی بے اثر۔ حق منہزم۔ باطل مظفر۔ ظالم عزیز مظلوم
ذلیل۔ حرص ہا فراط قناعت تبفریط۔ نتیجہ الفت کلفت۔ حقوق مبدل بعقوق۔ علماء بے عمل زہاد ریا
از صلاح نامی بیش نیست واز فساد انبار ہاست مسلمانی در کتاب مسلمانان در گور دلہا مائل ممنوعات قدمہا
در طریق نامشروعات زبانہا گویای غیبت گوشہا شنوای مذمت چشمہا بینای عیوب دستہا در آزار قلوب
حظے کہ از شنیدن ہزلیات بردارند باستماع کلام مجید و حدیث شریف نیابند در وعظ و نصیحت بتکلیف
ہمہ لقمان در دوران ورزشتی گرد ابے تکلف ہمہ شیطان زبان خردان با بزرگان در جوش ہمسایہ با
ہمسایہ در خروش وضیع و شریف ہمہ حق پوش و از اظہار حق خاموش و ہمہ را روز جزا فراموش و ہمہ از
بادۂ مکر و تزویر بیہوش سخن مختصر ہمہ گندم نما و جو فروش چراغ ایمان این قوم بے نور
اعتقاد خانۂ زنبور و این عوام کالانعام جز این سہ کار ندانند چون گرسنہ شوند
غالب گردد و قلع کنند و چون در خشم شوند ضعیفے را برنجانند فضیل
نیاز جماعت این ظاہر پرستان بیمعنی رفتن نشود و احسان
و سلام نگوید عہد را دوست اگر تامل بکار رود از ہر سو بجز بد معاملگی [illegible] زگار کہ شاد
او غم اندوست و شربتہا و زہر آلودہ در ین چمن کہ بہار و خزان [illegible] آغوش ہست زمانہ جام بدست

عصر کی نماز کی قسم کے بیان مین اور عصر کی نماز کی فضیلت مین

وخجانہ بر دوش ہست ودیدہ ہا از وگریان وسینہ ہا از وبریان آزردہ طبع را اگر نفسے نصیبہ از تبسم بخشد عمرے
خون بگریاند عیش وبنا ر اتفاقی نیست ودیدی غنچہ را + یک تبسم کرد وعمرش در پریشانی گزشت + سوء ظن درخاطر
بجدی جا گرفتہ اگر مرد پرہیزگار را در کسوت شرع نظر کنند او را ریاکار ومکار دانند فضلا با بوالفضولی
ہمدوش علما با بے دانشی ہم آغوش بلا با خواندہ می آید وطرب نا رندہ میرود۔ اس زمانے مین اگر کوئی نیکی کرے
تو اوسکا بڑا احسان ہے چشم نیکی زکہ داریم لعہدے کہ درو + گر کسے بد نکند غایت احسان باشد +
ترمذی مین ہے خیرکم من یرجی خیرہ ویومن شرہ وشرکم من لا یرجی خیرہ ولا یومن
شرہ احادیث مین ہے یاتی علی الناس زمان تقتل فیہ العلماء یعنی آئیگا لوگون پر ایک
زمانہ جسمین علماء مارے جائینگے اور ہمت لوگون کی اون کے پیٹ کے دہندے مین ہوگی۔ لوگ
پیاز کہائینگے اور شطرنج کہیلینگے۔ مومن ذلیل ہونگے اور کوئی لائق امامت کے نہ ملیگا۔ یا قسم ہے
نماز عصر کی جسکی حفاظت کا ارشاد ہے **حدیث** من فاتتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اہلہ
ومالہ جسکی نماز عصر فوت ہو تو ایسا ہے کہ گویا اہل ومال اوسکا برباد ہوا پس چاہئیے کہ ڈرے فوت ہونے سے
مانند ڈرنے کی جاتے رہنے اہل ومال کی سے بلکہ زیادہ اوس سے مظاہر حق مین ہے کہا مظہر نے کہ جسنے تاخیر کی
نماز عصر کی آفتاب کے زرد ہونے تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنے کو ساتھ منافق کے کیونکہ منافق نہین آرزو رکہتا ہے
صحت نماز کی بلکہ پڑہتا ہے واسطے بچنے کے تلوار سے اور نہین پروا کرتا ہے تاخیر کی اسلئے کہ نہین چاہتا ہے
ثواب پس واجب ہے مسلمانون کو کہ مخالفت کرین منافق کی اور ارشاد ہے من ترک صلوۃ العصر
فقد حبط عملہ جسنے عصر کی نماز چہوڑی اوسکا عمل اکارت ہوا بسبب ترک اس نماز کے بہت ثواب
ہاتہ سے گیا اوسکو باطل ہونا عملون کا فرمایا مراد اس سے یہ کہ اس کے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا
عملون مین اور یہ مراد نہین کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہ بات اوسکے لئے ہوتی ہے کہ مرتد مرتا ہے
اتنی تہدید اسلئے وارد ہوئی کہ اوسکی فوت کرنے کے لئے کچہہ عذر نہین سوائے اشتغال دنیا کی مسلمانون
کو لازم ہے کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکہے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو جاوے اسلئے کہ ہر روز فرشتے عصر کے
وقت نامہ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین اور سر وعید کا یہ ہی کہ تحقیق تکلیف بیچ ادای نماز عصر کے اشق ہے

واسطے منہمک ہونے لوگون کے بیچ تجارات اور مکاسب اور شغلون اپنے کے ساتہ معاش اپنے کے آخر دن مین کسب
حاصل بیچ اسوقت کے مع السہو کے صلوات سے نیچ حکم خسران کے ہی اور سبب ہے واسطے خذلان کے روح البیان
اور کبیر مین ہے کہ ایک عورت چیختی تہی بیچ کوچہ مدینہ کے اور کہتی تہی دلوئی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
پس دیکہا اوسکو حضرت نے اور پوچہا کیا حادثہ ہوا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ تحقیق میرا خاوند غائب ہوا
میرے سے پس زنا کیا مینے پس جنی مین بچہ زنا سے پس ڈالدیا مینے بچہ کو مٹکے سرکہ مین یہانتک کہ مرگیا بچا
مینے اوس سرکہ کو پس آیا ہی واسطے میرے توبہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے اے پُرزنا پس اوپر تیری رجم ہے
بسبب اسکے اور قتل کی جزا جہنم ہے اور بیچ سرکہ نجس کبیرہ ہے لکن ظننت انک ترکت صلوۃ العصر لیکن
گمان کرتا ہون مین کہ تو نے ترک کی نماز عصر کی جان کہ نماز عصر اوس سے دن کی عبادت ختم ہوتی ہے پس وہ
مانند توبہ کے ہے جس سے اعمال ختم ہوتی ہین اس نماز کی بڑی بزرگی ہونے سے حق تعالی نے اوسکی قسم کہائی
اس مین اشارہ ہی کہ اگر آدمی اس نماز کی محافظت کرے تو اوسکا نقصان فائدے سے بدل جاویگا
مشرکون نے جب نبی علیہ السلام کو عصر کی نماز سے باز رکہا یہانتک کہ آفتاب زرد ہوا تب حضرت نے
فرمایا حبسونا عن صلوۃ الوسطی یعنی صلوۃ عصر سے باز رکہا اللہ اونکی پیٹہون کو اور قبرون کو آتش سے بہر دیوے بعدہ
اس نماز کو مغرب اور عشا کے درمیان پڑہی جب حضرت سلیمان گہوڑون کے دیکہنے مین مشغول ہوے عصر کی
نماز قضا ہوگئی اور آفتاب غروب ہوگیا اور وہ نماز اونپر فرض تہی حضرت سلیمان نے باذن خدا تعالی
فرشتون کو کہ آفتاب پر موکل تھے کہا کہ آفتاب کو میرے واسطے پہیر دو فرشتون نے پہیر دیا کہ حضرت
سلیمان نے نماز عصر مع ورد کے ادا کی اور گہوڑون کو قربانی کردیا تاکہ کفارہ ہو اللہ تعالی نے اون
گہوڑون کے بدلے ہوا کو حضرت سلیمان کے حکم مین کردیا کہ تخت پر بیٹہکر سیر کرتے تہے صبح کی سیر اوسکی ایک
مہینہ تہا اور شام کی سیر اوسکی مہینہ **معجزہ رد الشمس** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
موضع صہبا مین کہ ایک موضع کا نام ہے متصل خیبر کے تشریف رکہتے تہے اور آپ پر وحی نازل
ہوئی اور سر مبارک حضرت علی کے زانو پر تہا اور آپ سو گئے اور حضرت علی نے عصر کی نماز نہین
پڑہی تہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا تب آپ بیدار ہوئے آپ نے حضرت علی سے پوچہا

کہ ہمنے نماز پڑہ لی اونہوں نے عرض کیا کہ نہین آپنے جناب الٰہی مین دُعا کی کہ الٰہی یہ علی تیری طاعت مین اور
تیرے رسول کی طاعت مین مشغول تہے آفتاب کو پہیر لا سو اسما کہتے ہین کہ مینے دیکہا تہا کہ آفتاب غروب ہوگیا پہر مینے
دیکہا کہ آفتاب نکل آیا یہانتک کہ دہوپ پہاڑون پر اور زمین پر پڑی صحف ابراہیم مین ہے کہ اللہ تعالیٰ
کا حکم ہے کہ بعد نماز فجر اور عصر مجکو یاد کر کہ ان دونون وقتون مین تیری مہمات کو کفایت کرونگا
بخاری مین ہے من صلی البردین دخل الجنۃ جسنے نماز فجر اور عصر ادا کی وہ جنت مین داخل ہوا صیغہ ماضی
سے فرمانا واسطے کمال وثوق اس وعدے کے ہے اور مسلم مین ہے جسنے نماز پڑہی فجر او عصر کی لن یلج النار ہرگز
نہ داخل ہوگا آگ مین صبحکو آدمی آرام مین ہوتا ہے اور عصر کے وقت کسب و تجارت مین پس جو کوئی باوجود
ان موانع کے محافظت کرتا ہے ان دو لو نمازون کی تو ظاہر حال اوسکا مقتضی ہے کہ اور نمازون
کو بہی حفاظت سے ادا کریگا اور نمازون کی برکت سے گناہون سے بچیگا اور جنت مین داخل ہوگا حضرت نے
فرمایا عرض کی گئی یہ نماز اونپر جو تم سے پہلے تہے اونہون نے اسکو ضایع کیا سو جو کوئی محافظت کریگا
نماز کی اوسکو دوہرا اجر ملیگا مشکوۃ مین ہے کہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف چاند چودہوین
رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکہوگے اپنے پروردگار کو جیسی کہ دیکہتے ہو اس چاند کو نہین ایذا دیئے
جاؤگے تم بیچ دیکہنے اوسکے کے یا اجتماع اور ازدحام نہین کرینگے اللہ تعالیٰ کی رُویت مین بسبب کمال ظہور
کے جیسکہ چودہوین رات کے چاند مین پس اگر طاقت رکہو یہ کہ غلبہ نہ کئے جاؤ تم اوپر نماز کے یعنی صبح
اور عصر کی تخصیص ان دو وقت کی بسبب فضیلت اور شرف اونکی کی ہے کہ رُویت آخرت مین
انہین دو وقتون مین ہوگی دارمی مین ہے کہ جو شخص نماز پڑہے صبح کی و عصر کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ
کے ہے اور امان اوسکے کے ہے دنیا و آخرت مین فلا تخفروا اللہ فی جارہ پس اللہ کا قول و قرار توڑو
اسکی دی ہوئی امان مین کبیر مین ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا من حلف بعد العصر کاذبًا
لا یکلمہ اللہ عز و جل لا ینظر الیہ یوم القیمۃ جسنے جہوٹی قسم کہائی پیچہے نماز عصر کے نہین بولیگا اللہ اوس سے
دن قیامت کے اور نہ دیکہیگا طرف اوس کے یعنی نظر عنایت سے تخصیص وقت عصر کی اسلئے ہے
کہ قسمین مغلظ اسوقت کہائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو اسلئے کہ وہ وقت بزرگ ہے حدیث شریف مین ہے

جسنے قسم کھائی تاکہ لےلیوی مال کسی مسلمان کا اور وہ اس قسم مین جھوٹا ہے تو وہ ملیگا خدا سے اور کوڑی ہوگا
اور نظر نکریگا طرف اوسکی خدا اور نہ پاک کریگا اوسکو اور اوسکے لئی عذاب درد دینے والا اور قسم کھانی بیچنے مین
رواج دیتی ہے پہر کہودیتی ہے برکت کو اسواسطی قسم کھانے سے بچتے رہین **حدیث** الیمین الفاجرۃ
تدع الدیار بلاقع موضح القران مین ہے جبن بات پر قصد کرکر قسم کھائے بندہ کو پہر اوسکے خلاف ہوا
تو تین بات مین سے ایک کرے جو چاہی یا دس محتاج کو کھلانا یعنی ہر ایک کو اناج دینا دو سیر گیہون یا چار سیر جو
یا اونکو کپڑا دینا جسمین بدن کم کہلا رہے یا ایک بردہ آزاد کرنا ان تینون مین سے کسی کو مقدور نہ ہو تو
تین روزے اور اپنی قسم سے چاہئے تہامنا تا بمقدور قسم نکہا دے اور زبان کو یہ عادت نکرے
ف حنفیہ و حنابلہ کے پاس یہ روزے پے درپے رکہنا واجب ہین اور مالکیہ اور شافعیہ کے پاس
لگاتار رکہنا واجب نہین متفرق رکہنا بہی جائز ہین ۔ یا قسم ہے زمانہ کی کہ انسان کی عمر بہی اوسمین داخل ہے
جو اوسکی پونجی کی مانند ہی اعتقادات حقہ اور اعمال صالحہ اور نیک حالات کے حاصل کرنیمین انسان کی
بقیہ عمر ایسی چیز ہے کہ جسکی قیمت نہین اگر ہزار برس بہی ضایع ہوجاوین پہر لمحہ اخیرہ مین توبہ کرے
تو جنت مین ابدالاباد رہیگا چونکہ حیات مستعار کا اعتبار نہین ہر دم کو دم واپسین سمجہ کے توبہ و استغفار
کرتا ہے اور طول امل کا سبب نقصان نہ اوٹھاوے غرض بہترین اشیا عمر عزیز اور وقت ہے اسیواسطے
حق تعالی نے اوسکی قسم کہائی وقت بڑی نعمت ہی جب کسی آدمی سے شب کا وظیفہ مانند نماز تہجد
و تلاوت قرآن و ذکر و درود وغیرہا کے فوت ہو تو دن مین پڑہ لیوے اور دن کا وظیفہ
چہوٹ جاوی تو شب مین ادا کرلیوے کیونکہ رات دن ایک دوسرے کا خلیفہ ہے **قولہ تعالی**
وهو الذی جعل اللیل والنهار خلفة لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا جب زمانہ گزرتا ہے
تو آدمی کی عمر کم ہوتی ہے پس اوسکی مقابلی مین کوی کسب نیکی نہو تو عین نقصان ہے **شعر** انا
لنفرح بالایام نقطعها ۞ وکل یوم مضی نقص من الاجل ۞ یعنی ہم اپنی درازی عمر سے خوش
ہوتے ہین حال یہ ہے کہ ہر ایک دن جو گذرتا ہی گہٹتا ہے اجل سے امام شافعی نے کہا ہی مینی صوفیہ سے
دو امر استفادہ کیئے ایک یہ کہ الوقت سیف قاطع ان لم تقطعہ قطعک دوسرے یہہ کہ

ان لم تشغل نفسك بالخير شغلتك بالشر بعض اکابر صوفیہ نے کہا ہی فوت وقت سخت ہے اصحاب
حقیقت کے نزدیک فوت ہونیسی روح کے کیونکہ فوت روح سی انقطاع عن الخلق ہے اور فوت وقت سے انقطاع
عن الحق ہی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے ابی ذر کو وصیت کی اے اباذر ہوجا اپنی عمر پر بخیل بہ نسبت اپنے درہم و
دینار کے مطلب یہ کہ وقت کی حفاظت کر اور یہی کہتے ہین دانا کو فوت یک ساعت جو بے یاد خدا
گذرے سخت تر ہے غم سی اون نادان کے کہ اوسکو موت پسر سے ہو اسلیے کہ پسر کا نعم البدل ہے اور وقت کا
مثل نہین کشکول مین بعض عابدون سے منقول ہے یا ابن آدم انما انت عدد فاذا ذهب یوم
ذهب بعضك عمر تیری کیسہ زر کی مثال ہے جو کچھہ خرچا سو پھر آنا محال ہو کوہ سی تو یک تیہر ہر روز
کاٹ دیکھہ یک مدت مین خالی ہو پہاڑ پس تو ہر ہر دم کا اپنے عوض بندگی سے پائیگا تو یہ غرض
ابو سلیمان دارانی نے فرمایا کہ اگر عاقل آدمی بقیہ ایام حیات مین صرف اس وجہ سی رویا کرے کہ زمان
ماضی بدون طاعت ضایع ہوگیا تب بھی شایان ہے کہ اوسکو یہ رنج موت تک رہے تو جو لوگ کہ
بقیہ عمر بھی جہل کے باعث اونہین باتون کے مرتکب ہون جنکی زمانہ گذشتہ مین ہوی تہے اونکا کیا
حال ہوگا اور یہ اُنہون نے اس واسطے فرمایا کہ اگر آدمی عاقل کے ملک مین کوئی عمدہ جوہر آجاتا ہے اور
بے فائدہ ضایع ہوجاتا ہی تو اوسپر ضرور ہے روتا ہی اب اگر غور کرو تو ہر ایک ساعت عمر کی بلکہ ہر ایک سانس
ایک جوہر نفیس ہے کہ اوسکا کچہہ عوض اور بدل نہین اس واسطے کہ اسمین یہ صلاحیت و لیاقت ہی کہ آدمی کو
سعادت ابدی پر پہونچاوے اور شقاوت دائمی سے بچاوے پھر جب آدمی ایسی جوہر کو غفلت
مین رائگان کردے تو ظاہر ہے کہ بڑا ہی خسارہ ہے ع ایام شباب و وقت عشرت بگذشت
دوران طرب زمان راحت بگذشت + از رفتن ہر چہ رفت غم نیست مرا + افسوس ز عمر یکہ بغفلت
بگذشت + جان لے عزیز ہر ایک آدمی دنیا کمانے مین اور دولت کی آرزو مین بہت کچھہ سعی
کرتا ہی لیکن سوای مقدر کے کچھہ نہین پاتا ہے اگر آخرت کے لئے سعی کرے اور ایمان کے ساتہ عمل صالح
بجالائے تو اوسکی کوشش کو حق تعالی قبول فرماتا ہی دنیا مین بھی اوسکو نوازتا ہی اور آخرت مین
بیشمار نعمتین عنایت فرماتا ہی چنانچہ ارشاد ہی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا

ف آدمی جسنے چاہا پچھلا گھر اور دوڑ کی اوسکے واسطے جو اوسکی دوڑ ہے اور وہ یقین پر ہے سو ایسون کی دوڑ نیک لگی ہے -

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوْرًا ہمکو جو حق تعالیٰ نے ساعت ہای عمر عزیز کہ فی الحقیقت
گوہر بے بہا ہین عنایت فرمایا ہی آدمی ایک ساعت مین ہزار بار درود شریف یا ہزار بار سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ
یا ہزار بار کلا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ کی ذکر کرسکتا ہی اور ذخیرہ نجات حاصل کرسکتا ہی پہر ایسی ساعات عزیزہ کو
عبث قیل و قال و جنگ و جدال و مردم آزاری و عیب جوئی و غیبت مین صرف کرنا بڑی نادانی اور حماقت ہے
پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی ✤ کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی ✤
کرلے غافل زندگی مین نیکی جتنی ہو سکے ✤ ورنہ وقت نزع تو ارمان ہی لیجائیگا ✤ حسن رح نے
کہا ہی حق تعالیٰ نے عصر کے وقت کی قسم اسلئے کھائی کہ انتہاء تجارت اور کسب کا وقت ہے پس جبکہ
نہ کسب کرے نہ تجارت اور اپنے گہر داخل ہو تو عیال اوس سے اپنا حق طلب کرتے ہین پس اوسوقت
شرمندہ اور نقصان والون مین سے ہوتا ہے اسیواسطے اس قسم سے یہ اشارہ ہے کہ دینا کے
انقطاع کا وقت قریب پہنچا اگر توشۂ آخرت نہ لیوین تو کل قیامت کے دن تمامی نعمتون سے
اور حق دارون سے سوال ہوگا اور ہر ایک مظلوم تیرے سے مطالبہ کرے گا یعنی جسکی تونے
غیبت کی ہے یا گالی دی ہے یا ستایا ہے یا مال و متاع یا باغ زمین کھیتی گہر وار چھینا ہو تو
اوس وقت تیرا بڑا نقصان ہوگا کہ تیری تمام نیکیان وہ عیان لیوین گے اور اون کے گناہون کا
بوجھ تو اوٹھاوے گا اوس وقت تو بڑے نقصان والون سے ہوگا ✤ غفلت کی نیند مین آدمی
سوتا ہے موت کے وقت ہشیار ہوگا کسی نے کیا خوب کہا ہے افسوس کہ پہلے ہی نہ
ہشیار ہوئے ہم ✤ آرام لحد کے نہ طلبگار ہوئے ہم ✤ ہنگام اجل آنکہہ کھلی غفلت سے جب ہو نکا
وقت آیا تو بیدار ہوئے ہم ✤ اسی موافق بہاؤ الدین آملی رح کے ابیات ہین

اَلَا يَا خَائِضًا بَحْرَ الْاَمَانِيْ	هَدَاكَ اللهُ مَا هٰذَا التَّوَانِيْ
اَضَعْتَ الْعُمْرَ عِصْيَانًا وَّجَهْلًا	فَمَهْلًا اَيُّهَا الْمَغْرُوْرُ مَهْلًا
مَضٰى عُمْرُ الشَّبَابِ اَنْتَ غَافِلٌ	وَفِيْ ثَوْبِ الْعَمٰى وَالْغَيِّ رَافِلٌ
اِلٰى كَمْ كَالْبَهَائِمِ اَنْتَ هَائِمٌ	وَفِيْ وَقْتِ الْغَنَائِمِ اَنْتَ نَائِمٌ

وطرفک لا یری الا طموحا | ونفسک لم تزل ابدا جموحا
وقلبک لا یفیق من المعاصی | فویلک یوم تؤخذ بالنواصی
بحر الاثم لا تصغی لواعظ | ولو اطرنی واطنب فی المواعظ
وقلبک هائم فی کل واد | وجهلک کل یوم فی ازدیاد
ملحی تحصیل دنیاک الدنیئة | مجدا فی الصباح وفی العشیة
وجهد المرء فی الدنیا شدید | ولیس ینال منها ما یرید
وکیف ینال فی الاخری مرامہ | ولم یجهد لطلبها قدامہ

رہی یہ بات کہ کس لئے حق تعالی قرآن شریف مین قسمین کھا کر فرماتا ہے سو اوسکی وجہ اتقان مین یون مذکور ہے کہ ارادہ قسم سے تحقیق خبر اور تاکید ہے اگر کہا جاوے کہ حق تعالی کی قسم کی کیا معنی اگر مومن کے لئے ہے تو مومن تصدیق کرتا ہے بمجرد اخبار کے بدون قسم کے اور اگر قسم کافر کیلئے ہے تو اوسکو کچھہ فائدہ نہین اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن شریف لغت عرب پر نازل ہوا اور انکی عادت سے قسم ہے جسوقت کہ کسی امر کی تاکید کا ارادہ کرتے ہین قسم کھاتے ہین ابو القاسم قشیری نے یہ جواب فرمایا کہ حق تعالی نے ذکر کیا قسم کو واسطے کمال حجت اور تاکید اوسکی کے اسلئے کہ حکم دیا جاتا ہے درمیان دو کے یا بسبب گواہی کے یا بسبب قسم کے پس ذکر کیا حق تعالی نے اپنی کتاب مین دونو قسم تا کہ باقی نرہے اون کیلئے حجت پس فرمایا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ اور فرمایا قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ اور نہین ہوتی ہے قسم مگر ساتھ اسم معظم کے اور حق تعالی نے قرآن شریف مین سات جگہ ساتھ نفس اپنے کے قسم کھائی قل ای وربی - قل بلی وربی - فوربک لنحشرنهم فوربک لنسئلنهم - فلا وربک لا یؤمنون - فلا اقسم برب المشارق فورب السماء والارض انه لحق اور باقی قسم اپنی مخلوقات پر جیسے والتین والزیتون والصافات والشمس واللیل والضحی اگر کہا جاوے کسواسطے مخلوق کی قسم کھائی -

اور نہین پاتا ہے دنیا سے جو کچھ چاہتا ہے اور کیونکر پاوے آخرت مین مقصود اپنا حالانکہ نہین محنت اوٹھائی اوسکی طلب مین

ان الانسان لفی خسر

حالانکہ غیر اللہ قسم کھانے سے نہی وارد ہوئی ہے اسکا جواب کئی طور پر ہے پہلا یہ کہ قسم اوپر حذف
مضاف کے ہی یعنی ورب التین و رب الشمس اور ایسا ہی باقی مین جان لے دوسرا یہہ کہ عرب ان اشیا کو بزرگ
جانتے تہے اور اونکی قسم کہاتے تہے سو نازل ہوا قرآن اوپر جو وہ جانتے تہے غرض حق تعالی کبہی اپنی
قسم کھاتا ہے کبہی اپنی مخلوقات کی کیونکہ مخلوقات دال اوپر باری اور صانع کے ہین اصلی کہ ذکر
مفعول کا لازم ہوتا ہے فاعل کو کیونکہ وجود مفعول کا بغیر فاعل کے محال ہے حسن رضہ نے فرمایا کہ حق تعالی
قسم کھاتا ہے جسکی چاہتا ہے اپنی خلق سے اور نہین لائق ہے کسیکو کہ قسم کہائے سوائے اللہ کے ابو القاسم
قشیری نے فرمایا قسم کسی چیز کی نہین خارج ہوتی ہے دو وجہ سے یا بسبب فضیلت اوسکی کے یا
منفعت اوسکی کے پس فضیلت مانند قول اوسکے کے وطور سینین وھذا البلد الامین
اور منفعت مانند والتین والزیتون کے خدا تعالی کو اختیار ہے وہ جسکی چاہے قسم کھائی سب اوسکی
مخلوق ہے خدا کی قسم سے اوس مخلوق کو شرف حاصل ہوتا ہے اور حق تعالی قسم کہاتا ہے اوپر اصول ایمان
کے کبہی توحید کی کبہی قرآن و رسول کے حق ہونے کی اور کبہی اوپر جزاے و عدہ وعید کے اور کبہی قسم
کہاتا ہے انسان کی حال پر چنانچہ فرمایا ان الانسان لفی خسر یہ جواب قسم ہے مقرر آدمی ایک
طرح کے ٹوٹے مین ہے بسبب صرف کرنے عمر کے بیچ مطلب ناپائدار کے ۵ مدہ بہ بیہدہ نقد عزیز
عمر زدست + کہ بس زیان کنی و مر ترا ندارد سود + شعر الا انما الخسران ان یاتینا + بمر
بلا نفع وتحسب من عمري + ابوبکر بن عیاش کہتے تہے عجب دنیا مسکین ہے اگر ایک درہم اوسکا
کہین گر جاتا ہی تو سارے دن انا للہ کہتا ہی حال یہ کہ اوسکی عمر کٹتی ہے اور دین کم ہوتا ہی اوسپر
فکر نہین الانسان مین الف لام واسطے جنس کے ہی یعنی سب انسان یا مراد اس سے شخص معین ہے
ابن عباس نے کہا مراد اوس سے جماعہ مشرکین مانند ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل اور اسود بن
عبد المطلب اور کہا مقاتل نے نازل ہوئی یہ آیت بیچ ابی لہب کے اور خبر مرفوع مین ہے کہ مراد انسان
سے ابوجہل ہے مروی ہی کہ کہتے تہے ان محمدا لفی خسر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نقصان مین ہین
پس قسم کہائی اللہ نے اور گویا یون فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اونکو دعوت کی

اور وہ اعراض کئے اور نہ التفات کی طرف آپ کے پس وے بڑے نقصان مین ہین اگر محمل کرین انسان کو
او پر جنس کے ہوتی ہی معنی خسر کے ہلاک نفس اوسکی کی اور عمر اوسکی کے مگر مومن عامل نہ ہلاک ہوا مال اوسکا اور نہ
عمر اوسکی کیونکہ بعوض عمر و مال کے سعادت ابدی حاصل کرلی اگر مراد انسان سے کافر لیوین تو ہوتی ہے
مراد اوس سے ضلالت و کفر مگر جو ایمان لایا اُنہون سے اسوقت نجات پاتا ہے اس نقصان سے طرف
فائدہ کے نفی خسر فرمایا تنکیر سے تو نکرہ واسطے تفخیم کے ہے لے نفی خسران عظیم لا یعلم کنھہ الا
اللہ اسوسطے کہ راس المال اسکا کہ عمر ہے دم بدم کم ہو جاتی ہے اور سبب قرب الٰہی کے تحصیل کا اور
رضامندی اور ثواب اوسکا ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر وہی عمر گناہون کے اور شہوتون فانی
اور لایعنی کامون اور باتون کے شغل مین گذارے جو حق تعالی کی درگاہ سے دور کرنے والی
اور اوسکی غضب و رعذاب کو اپنی طرف کھینچنے والے مین تو ٹوٹے پر ٹوٹا کمایا۔ معالم مین ہے
والخسران ذھاب راس المال اور نقصان کیہ جانا اصل مال کا ہے انسان تو ہلاک ہونے مین اپنے
نفس اور عمر کے ہے یہ دونو اوسکی بڑی بضاعت ہین اور روایت کی ابن عوف نے ابراہیم سے کہ
کہا ارادہ کیا انسان کا جسوقت کہ عمر پایا دنیا مین اور بوڑھا ہوا تو نقصان مین آگیا مگر مومنین
پس اونکے لئے لکھتے ہین ثواب اونہون کا اور اونکے نیک عملون کا جو کرتے تھے بیچ جوانی اور صحت اپنی کے
بعض علماء سے ہے کہ سورہ والعصر کے معنی برف بیچنے والے سے سمجھا کہ وہ کہتا تھا ارحموا علی
من راس مالہ یذاب یعنی رحم کرو اوس شخص پر جسکی بضاعت پگہل جاتی ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ
النسان کو اس عالم مین بہیجا ہی اور بجاے اصل مال کے عمر اوسکو دی ہے کہ خود بخود گھٹتی ہے جیسا
برف آپ سے آپ گھلتا ہے اگر دست بدست بیچے تو فائدہ ہے ورنہ نقصان ویسا ہی آدمی
دست بدست نیک عمل کرے تو فائدہ ہے ورنہ نقصان سعادت انسان کی بیچ محبت آخرت
کے ہی اور اعراض دنیا سے لاکن شہوت نفسون پر ایسی غالب رہتی ہے کہ اسکے سبب اکثر لوگ دنیا
کی محبت مین مشغول رہتی ہین پس ہوتے ہین ہلاک اور خسران مین اگر کہے تو سورہ والتین
مین فرمایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ پس ثابت ہوا کہ

کہ ابتدا کمال سے ہی اور انتہا طرف نقصان کے اور اسجگہ ابتدا نقصان سے ہے اور انتہی طرف کمال کے پس
کسطرح تطبیق ہے درمیان دو نو آیتون کے کہینگے ہم سورہ والتین مین احوال بدن ہے اور اس جگہ احوال نفس
پس نہین تناقض ہے درمیان دونو قول کے عمر کو گناہون مین گہٹانا بڑا ہی نقصان ہے اگر عمر نیکیون مین مصروف
ہو تو سراپا نفع ہی حدیث شریف مین ہے اَفْضَلُ السَّعَادَاتِ طُوْلُ الْعُمُرِ فِیْ طَاعَةِ اللّٰہِ یعنی نیکبختیون
مین افضل خدا کی طاعت مین زندگی کا زیادہ ہونا ہی پس اگر ایک سانس بہی ذکر و فکر سے غافل رہیگا
تو خسارہ ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ
نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا اور کوئی نہین تم مین جو نہ پہونچیگا اوسپر ہو چکا
تیرے رب پر ضرور مقرر پہر بچاوینگے ہم اونکو جو ڈرتے رہے اور چہوڑ دینگے گنہگارون کو اوسمین اوندہے گری
اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک نفس کا گذر آگ پر تو یقینی ہوگا مگر اوس سے نجات ہونے کا یقین نہین وہان سے
رہائی جب ہو کہ خدا تعالیٰ نفس کی طہارت اور صفائی اچہی طرح کردے قیامت خسارہ کا دن کہلاتا
ہے مطیع کو خسارہ کی یہ صورت ہی کہ جب اپنی طاعات کا بدلہ دیکہیگا تو کہیگا کہ مین تو اس سے زیادہ طاعات
کرسکتا تہا مجکو بڑا خسارہ کیہ مینی اپنی عمر کے بعض اوقات مباحات مین کہو دیئے

ظاہر ہے اے صاحب ہمت جو کچہہ گذرا گذرا اس وقت خیال کر کہ اسقدر عمر تیری گذری
فعل نیک و بد اور عیش تو نے کیئے ہین دیکہہ وہ تجہکو مانند خیالات خواب معلوم ہوتے ہین
اور وہ کام کرتا کہ مرتے وقت حسرت نہ ہو اب اپنے پر ماتم کر کہ اوسوقت انگلیان حسرت کی دانتون سے
نہ کاٹے خوب غور کرنیکی بات ہی جسکو اللہ تعالیٰ حیات و عقل اور طاقت عنایت کرے پہر وہ ان
چیزون کے سبب معرفت حق کی پیدا کرے اور نہ عمل صالح البتہ وہ بے نصیب ہے اور جب اسی
حالت مین مرے پس ضائع ہوا راس مال بالکلیہ پس ہوا یہ نقصان انسان سراپا نقصان مین
کئی وجہ سے ازانجملہ حدیث مین ہے کہ بیشک بندہ کوئی ایسی بات بولتا ہے کہ جسکی سبب سے دوزخ
مین گرجاتا ہے اتنی دور سے بہی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہے پس کتنا نقصان
اور خرابی نہوگی اوس شخص کے جو مسائل خلافیہ کے سبب کسی مومن کی تکفیر کرے یا اوسپر لعنت کرے

یا غیبت اور بہتان کرے یا حقوق عباد مین خیانت اور دغابازی اور غصب مال یا زمین اپنا شعار کرے
تو قیامت کے دن ایسا شخص باوجود اعمال نیک کے مفلس محض بلکہ اوٹھانے والا دوسرونکے گناہون کا ہوگا
اور دوزخ مین جائیگا یہ صریح نقصان ہے اب جانو کہ جو کام شریعت مین ناپسند و حرام ہین اور جو بڑے
گناہ ہین اور جن کا مونہہ قرآن و حدیث مین لعنت وارد ہے ایسی کام کرنے والے بڑے نقصانین مین ہین
اور جو لوگ عقائد حقہ اہل سنت و جماعت رکھتے ہین اور اعمال صالحات بجا لاتے ہین نیک باتون کا حکم کرتے
ہین بری باتون سے منع کرتے ہین اور ہر حال مین صبر کرتے ہین وہ نفع پانے والے مراد کو پہونچنے والے
جنت مین داخل ہونیوالے ہین قرآن شریف مین جن آیات مین صریح نقصان کا ذکر آیا ہے وہ
یہی چار اصل کیطرف راجع ہین پہلی اصل کفر و شرک اور اوسمین داخل ہے جھٹلانا قیامت کا اور دوستی شیطان
کی اور پیروی اوسکی سزا اوسکی عذاب دائم اور حبط عمل اور نقصان صریح ہے وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ
حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ - قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللّٰهِ - وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ
يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ - وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا
الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ دوسری اصل قوله تعالیٰ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا
فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ کہان ہین وہ لوگ جنہونے دین اسلام کی سوا بے دینونکے
راہ ورسم پر شادی و غمی مین بگرد رپڑے یعنی بدعتون پر عمل پر جمے ہین اور ہر آئین خسارت کی بشارت نہین
اور بری بدعتون کو چھوڑین ورنہ کوئی عمل مقبول نہو - تیسری اصل اعمال صالحہ ریاکاری اور غرض
فاسد سے بجا لانا اور اخلاص سے خالی ہونا اور وہ نیکی عمل ہو چنانچہ ارشاد ہے وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا
اور اکثر اوقات لہو لعب گناہون مین مبتلا رہنا تو ایسے آدمی کا نیکی کا پلہ البتہ ہلکا ہوگا وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ
فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ چوتھی اصل مال و اولاد کی باعث اوسکی دھندے
او شغل مین لگے رہنا اور یاد خدا سے اور اوسکے فرائض سے غافل رہنا جو کوئی ایسی غفلت مین رہے وہ
بڑے نقصان والون سے ہونگے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ خسران سے مراد فوت ہونا

ثواب عظیم کا اے عزیز باقی سب بو اکب ہی پر قیاس کر لی اور بہی انسان کے اوصاف نقصانیہ مین اِنَّ الْاِنْسَانَ
لِرَبِّهٖ لَکَنُوْدٌ یعنی بیشک آدمی اپنے رب کے ناشکری کرنے والا ہے اس طور سے کہ نعمت کو دینے والی سی نسمجھے
بلکہ اوسکو دوسرے کیطرف نسبت کرے جیسی اس زمانہ کے اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہمکو بیٹا پیر نے دیا یا ہمارا او کہہ
تھا اسنے بزرگ نے کھو دیا دوسرا یہہ فائدہ اس نعمت سی نہ اوٹھاوے یعنی شکر و عبادت نکرے
بلکہ بیچ معصیت کے صرف کرے ۳ یہہ اوس نعمت مین مشغول ہووے اور نعمت دینے والے کو بہولے
اور اوس سے غافل ہووے اسی واسطے حقتعالی نے فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَکَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ۵
تحقیق انسان بڑا ناشکر ہے صریح اور فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ انسان البتہ ظلم کرنی
والا ہے کفر کرنے والا ہے یعنی ناسپاس کہ ظلم کرتا ہے اوپر نعمت کے اور شکر سے اوسکی غافل ہے اور ساتھ
حقیقت منعم کے جاہل ہے یا ظلوم ہے جو بیچ محنت کے جزع کرتا ہے اور شکایت کرتا ہے کفار ہے
کہ بیچ نعمت کے بخیلی کرتا ہے اور دروازہ خیر کا نہین کھولتا ہے وَکَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا
اور ہے آدمی تنگی کرنے والا البخیل و در جمع کرنے والا **حکایت** ابو ایوب سجستانی رح ایک مفسد
آدمی کا جنازہ دیکھکر بالاخانہ پر چڑہ گئے کہ اوسپر نماز نہ پڑہنے چاہیئے اوس مردے کو کیسی خواب مین
دیکہا پوچہا کہ حق تعالی نے تیرے ساتھ کیا کیا کہنے لگا کہ مجہپر رحمت کی یہ کہکر کہا کہ ابو ایوب سی
کہدینا کہ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ اِذًا لَّاَمْسَکْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ وَکَانَ
الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا یعنی خدا کی رحمت کے خزانے اگر تمہارے ہاتھ ہوتے تو تم بخل کے سبب سے کچھ
بہی نہ خرچ کرتے اور ہے آدمی تنگی کرنے والا اور فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا یعنی آدمی
پیدا کیا گیا ہے بے صبر جب پہنچے اوسکو مصیبت تو گہبرا جاتا ہے اور جب پہنچے اوسکو بہلائی بخل کرنے والا
ہوتا ہے اور اس نعمت کو تنہا اپنے ہی پاس رکھنے کے واسطے طرح طرح کے حیلے اور تدبیرین کرتا ہے
اور یہہ دونو صفتین یعنی بے صبری اور حرص کی زیادتی اکثر بندگی اور عبادت کی خرابی کا سبب
ہے اور فرمایا حق تعالی نے وَاِذَا اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا
مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاءٍ عَرِیْضٍ اور جب ہم نعمت بہیجین انسان پر ٹلا جاوے اور سوڑے

اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعائین کرے چوڑی یہ سب بیان ہے انسان کے نقصان کا
نہ سختی مین صبر ہے نہ نرمی و چین مین شکر اور یہی مثال ہے انسان کی سرکشی اور بدذاتی کی کہ جب
پہونچاتا ہے اوسکو اللہ تعالی نعمت تو تکبر مین ڈالتی ہے اوسکو نعمت اور ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا کبھی
محتاج و رنج رسیدہ تہا ہی نہین پس بہول جاتا ہے منعم کو اور منہ پہیرتا ہے اوسکے شکر سے اور دور
ہوتا ہے اللہ کے ذکر سے اور اوسکی دعا سے اور کوئی یون کہتا ہے کہ یہ نعمت مجکو بنا بر دانش کے کہ مجہ مین
ہے ملی ہے جیسا کہ قارون نے کہا تہا قَالَ اِنَّمَا اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ **تنبیہ** اللہ کی نعمت
پاکے ایسا کہنا اللہ کے غضب کا سبب ہے نعمت کو محض اللہ کے جانب سے جانے اور فرمایا وَیَدْعُ
الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهٗ بِالْخَیْرِ وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا اور دعا مانگتا ہے آدمی ساتہ برائی کے
مانند دعا کرنے اوسکی ساتہ بہلائی کے اور ہے آدمی جلد کرنے والا یعنی گہبراتا ہے کہ میری دعا شتاب
کیون نہین قبول ہوتی اور اوسکی دعا بعض اوسکے حق مین بری ہی جب آدمی خفا ہوتا ہے تو نفس و
مال و اولاد پر دعاے بد کرتا ہے خصوصا عورتون مین بددعا کی بڑی بری عادت ہے اگر حق تعالی
اوسکی دعا کو قبول کرے تو ہلاک ہووے وَلٰکِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ بفضلہ سو ہر طرح اللہ بہتر دانا ہے
اوسکی رضا پر شاکر رہے اور فرمایا وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا اور ہے آدمی زیادہ سب چیز
سے جہگڑنے والا بیچ باطل کے اور فرمایا اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ
مُّبِیْنٌ کیا نہین دیکہا آدمی نے کہ پیدا کیا ہمنے اوسکو نطفہ سے پس ناگہان وہ جہگڑنیوالا ہے ظاہر
پس باوجود حقارت اصل اپنی کے پروردگار سے جہگڑتا ہے اور منکر ہوتا ہے اوسکی قدرت کا
اوپر زندہ کرنے مردون کے بعد بوسیدہ ہونے ہڈیون اوسکی کے اور فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکہا اپنے تئین غنی ہوا یعنی بسبب
تونگری کے سرکشی کرتا ہے حق کو نہین مانتا ہے بعض لوگون کو ہمنے دیکہا کہ جب مالدار ہوتے
ہین تو حق تعالی کی عبادت سے الگ ہوتے ہین علما کو نظر حقارت سے دیکہتے ہین اور شریعت
کے مسئلون پر چلنے اڑتے ہین جو بات اپنی عقل کے موافق ہو اوسکو قبول کرتے ہین ورنہ

ورنہ مخالفت خصوصاً سود اور وجوہ محرمہ سے مال پیدا کرنے کی اباحت مین بہت کام کرتے ہین اللہ اونسے
ہمکو بچاوے حدیث مین ہے کہ جبکہ انسان چالیس برس کے عمر سے تجاوز کرے اور اوسکی نیکیان اوسکی
گناہونپر غالب آوین تو وہ دوزخ مین جانے کیلئے تیار ہے بزرگان دین کہتے ہین جبکہ انسان چالیس برس
کی عمر کو پہونچتا ہے اور توبہ نہین کرتا ہے تو ابلیس اوسکے مُنہ کو چومتا ہے اور کہتا ہے میرے مان باپ
فدا ہون تو کبھی بھلائی نہ پائیگا علما کہتے ہین انسان پر دو چیز بہت سخت ہین الامساک بما لا یعنیہ
و معرفۃ عیب نفسہ یعنی باز رہنا نکمی باتون سے اور پہچاننا اپنے نفس کے عیبون کو ابو حفص حداد کے
ہمسایہ مین ایک محدث درس حدیث کرتا تھا اون سے کہا گیا کس لئے مجلس حدیث مین نہین آتے
ہین فرمایا تیس سال سے کوشش کرتا ہون کہ حق ایک حدیث کا ادا کرون نہین کر سکتا ہون
وہ یہ ہے مِنْ حُسنِ اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ فرمایا اللہ عزوجل نے یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا
غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَکَ اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھکو ساتھ پروردگار بزرگوار
تیرے کے جسنے پیدا کیا تجھکو اے انسان تیرا نام تو انست سے نکالا گیا تھا کسواسطے تو نے حق کی یاد کی
النسیت نہ پکڑی اور نیکیان نہ کین تو نے اور حق کے سوا کہ سب تیرے حقمین سانپ اور بچھو تھی اونکو
جواہر خیال کرکے اون سے مانوس ہوا اور محبت کی تو نے مَا غَرَّکَ کس چیز نے فریب دیا تجھکو نفس نے
یا شیطان نے یا خلق نے یا دنیا نے یہ چارون تو آدمی کے دشمن ہین دشمن کی بات سُنکے اپنے رب کریم
جسنے تجھکو طرح طرح سے پرورش اور تربیت فرمائی کیونکر فریب کھایا وہ رب کریم جو تجھسے کرم کا
معاملہ کیا تو نے اوس کی عوض مین گناہ اور مخالفت کا داغ اپنے پر لگایا اور اپنی فضیلت جو
سب مخلوقات پر تجھکو ملی تھی برباد کی اور شرافت وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ کھوکے ذلت اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ
بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا حاصل کی بلکہ قابل قتل مستحق غضب الٰہی قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ اب مومنونکو
چاہیئے کہ جو کچھ کہ صفت مذمومہ انسان اور سبب نقصان قرآن مین مذکور ہین اون سے بچین اور اپنی عمر
لایعنی کامون اور معصیت مین صرف نکرین بلکہ طلب وجہ حلال اور عبادت ذوالجلال مین مشغول رہین
اور اللہ کے ذکر سے غافل نرہین اور سب کے حکم پر حکم خدا و رسول مقدم رکہین اور ہمیشہ دعا و تضرع

تا ابتقدور سخاوت کرین اور صدقہ دیوے اور بالغ الخیر ہوویں ہر حال مین صبر و شکر بجالاوین نعمت پر مغرور اور مصیبت پر بے صبر ہوویں اور کسی پر ظلم نہ کرین نہ ہاتھ سے نہ زبان سے الحاصل بے توفیق ضائع کرنے والی ہین عمر کو بیچ زیان کاری کے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر جو لوگ ایمان لای اور کلمہ طیبہ پڑھے اور اوسکو محرمات سے بچاے اور عمل صالح سے اوسکو سنوارے اور اپنی عمر سے فائدہ کمائی اسواسطی کہ ایمان ہی ایک طرح کی معرفت ہی اور وہ سعادت ابدی کا فائدہ دینے والا اور قرب الٰہی اور ملائکہ کے ملنی کا سبب ہے سو ایسے ایماندار نقصان والے نہین ہین حقیقت ایمان کی تصدیق کا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے دل سے اور اقرار زبان سے اور بجالانا احکام شریعت کا ساتھ اخلاص کے ہی تسہیل القاری مین ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا نہین قبول ہوتا ایمان بغیر عمل کے اور عمل بغیر ایمان کے سیوطی نے جامع صغیر مین کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اللہ جلشانہ کو سب عیبون سے پاک جانے یعنی کبھی اوسکو موت اور زوال نہین کھاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسی سے ڈرتا نہین کسیکا محتاج نہین کوئی اوسکا مددگار نہین اور سب خوبیون سے موصوف جانے یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہے ہر چیز کر سکتا ہے جہان کا تھامنے والا ہے جو چاہا سو کیا جو چاہی سو کرے اور اعتقاد کرنا اسکا کہ جو سوای اللہ کے اور صفات اوسکے کے ہی حادث ہے یعنی نو پیدا ہے قدیم نہین ہی اور استوا علی العرش مین سلف صالحین کے موافق اعتقاد رکھے کہ اللہ عرش پر مستوی ہی بلا کیف جسطرح کہ لائق اوسکی شان عظیم کے ہی ہمراہ منزہ ہونے کے اوس چیز سے جو اوسپر جائز نہین سراج العلما مولوی اسلمی نے سفینۃ النجات مین کہا ہی لاکن طریقہ سلف اسلم است اور مذہب تاویل کو کہ طریقہ خلف ہی نظر با فہام عوام احوط کہا ہی اور ایمان لانا فرشتون پر کہ بندے اللہ کے ہین فرمانبردار رات دن عبادت کرتے ہین تھکتے نہین اور کتابون پر کہ کلام قدیم اوسکی ہین بھیجی رسولون اپنی پر اور ہمین سی قرآن شریف افضل ہے سب سے اور رسولون پر کہ بھیجا انکو اللہ تعالیٰ نے واسطے خلق کے خوشی سنانی والی اس بات کے کہ جسنے اطاعت کی خدا و رسول کی اوسکو بہت ثواب ملیگا اور بہشت مین آرام سی رہیگا اور ڈر سنانے والے کہ جسنے خدا و رسول کی نافرمانی کری اور اون کے حکمونکو جھٹلایا ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور انبیا

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پاک تہی گناہون سے اور سب سے افضل ہمارے سردار محمد رسول اللہ خاتم النبیین
شفیع المذنبین ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایمان لانا کہ جو کچھ اللہ و رسول نے خبر دی ہے احوال آخرت سی حق ہے
اور ایمان لانا تقدیر پر کہ جو نیکی و بدی ہوتی ہی سب روز ازل سے لکھدی ہی اوسیکے ارادی سی ہوتی ہے
نیکی سے رضی ہی بدی سے ناراض اور بندے کو بہی کرنے نکرنے مین فی الجملہ اختیار دیا ہی اُسی پر ثواب
دیگا از راہ فضل کے تقدیر ایک بہید ہے بہیدون سے اللہ کے نہین مطلع کیا اوسپر کسی کو اور نہین
جائز ہے بحث کرنا اوسمین بطریق عقل کے عذاب قبر کا ثابت ہی کتاب و سنت سے بدون کو عذاب ہے
اور نیکون کو راحت بعضی عالمون نے کہا ہی کہ مسلمان کے گناہ کا عذاب دس چیز سے دُور ہوتا ہی
۱- توبہ کرے ۲- یہ کہ خدا سی مغفرت طلب کرے ۳- یہ کہ عمل صالح سے اوسکا گناہ دور ہوتا ہے ۴- وہ
کہ دنیا مین اوسکو مصیبت پہونچے ۵ وہ کہ قبر مین ضغطہ ہووی ۶ وہ کہ اور مسلمان اوسکی لئی مغفرت کی دُعا کرین
۷ وہ کہ مسلمان اعمال صالحہ کا ثواب بخشین ۸ وہ کہ قیامت کے دن کی سختی اوٹھاوے ۹ وہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مدد کری ۱۰ وہ کہ ارحم الراحمین کی رحمت اوسکی شامل حال ہووے
اور حساب و کتاب قیامت کے دن ہونا برحق ہے اوسدن اہل ایمان عزت پائینگی اور حساب واجبی ہوگا اور اللہ
ہی کا حکم ہوگا کوئی دم نہ مار سکے گا اور ملت حنیفہ کے سوا کسی ملت کی بات پسند نہوگی اور طاعت و
عبادت کے سوا کوئی چیز نفع نکرے گی اور اعمال کی جزا پوری ملیگی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اوسدن سارے شبہ اوٹھہ جائینگی مظلوم اپنی داد پائین گے
کسیکو کسیکی پروا نہوگی اوسدن سلطنت کا مالک خدا ہی اور شفاعت کی راہ پر سالک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
ہر ایک کا نامۂ اعمال اوڑکر اوسکے ہاتہ مین آئیگا مومن کو دائین ہاتہ مین آگے سے دیوین گے اور
بائین ہاتہ مین بُرون کو اور اعمال لوگون کے تُلین گے ترازو مین ہر ایک پلڑی مین اسقدر گنجائش
ہوگی کہ ایک پلّہ مین زمین و آسمان اور جو کچہ کہ اون کے بیچ مین ہے سما جاویگا اور پلّہ نیکیونکا
سیدہی طرف عرش کے جنت کی مقابل ہوگا اور پلّہ بدیون کا اولٹی طرف عرش کے دوزخ کے مقابل
ہوگا میزان مین بہت بہاری چیز صدقہ اور تسبیح و تحمید مومن ہی اور علم جس سے لوگونکو نفع ہوا اور کلمہ طیبہ

غرض وسین اعمال تولے جائینگی تا معلوم ہو کہ کسکا عمل ثقیل ہے اور کسکا خفیف بالجملہ جس مومن کے اعمال
بھاری نکلیں فَهُوَ فِي عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اور جسکی اعمال ہلکے ٹہیرے فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ پل صراط دوزخ کی پیٹھ
پر ہوگا وہ بال سے باریک تلوار سے تیز اوسمین کلابیب اور خطاطیف معلق ہین مومن پار ہوجائینگے
مومن کے ایمان کے نور سے آتش دوزخ سرد ہوجائیگی اور عرض کرے گی کہ اے مومن جلد پار ہوجا
یہ مرتبہ مومن کو اوسوقت حاصل ہوگا جو خدا تعالی کے حرام کامون سے ایسا پرہیز کرے اور ڈرے
جیسا آتش سے ڈرتا ہی تو مومن کی ایسی صفت چاہیئے **نظم** مصطفے فرمود از گفت جحیم +
کوز مومن لابہ گر گردد زبیم + گویدش بگذر زمن اے شاہ زود + ہین کہ نورت سوز نارم را ربود
پہلے صراط پر ہماری حضرت اپنی امت کے ساتہ گذرینگی پہر اور انبیا اپنی اپنی امت کے ساتہہ
پہر جو کوئی رہ جائیگا حضرت اپنی شفاعت سے نجات پائیگا مومن حوض کوثر آئینگے پانی اسکا
دوده سے زیادہ سفید ہی شہد سے بڑہکر شیرین مشک کی طرح خوشبو اوسکے آبخورے جیسی
آسمان کے ستارے جو ایکبار اوسکا پانی پیئے کبہی پیاسا نہوی ہماری حضرت تین مرتبہ شفاعت
کرینگی ایک محشر مین حساب کے قبل جبکہ آفتاب ایک میل پر آئیگا اور لوگ عرق مین غرق
ہونے لگین دوسری صراط پر جب کچھ لوگ کلابیب اور حسکہ مین پہنس رہین گے پس آپ اپنی
شفاعت سے اونکو پار کرین گے تیسرے جب امت کی عاصی دوزخ مین ہونگی ہمارے حضرت بنفس نفیس
آپ ہی بخشوا دینگے اور اپنی امت کے صلحا شہدا علما حفاظ سے بہی بخشوائین گے اس سے زیادہ تفصیل
دیکھئے احسن المواعظ کی جلد سوم مین لکہی ہی منقول ہے کہ سہل تستری نکلے مسجد سے اور دیکہا اونہون نے
بہت سی لوگون کو اندر مسجد کے اور باہر اوسکے پس کہا کہ اہل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بہت ہین اور
مخلص اون مین تہوڑے ہین جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ کہا امام محمد رح نے جسنے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے
فَقَدْ اَبْطَلَ قَوْلَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پس تحقیق باطل کیا کہنا لا الہ الا اللہ کا **نظم** ایک حکم شرع
را رد میکنی + راہ باطل میروی و بد میکنی + چون تو بد کردی بدی یابی جزا + پس بہ پیما جملہ با خود میکنی

روایت ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہمیشہ بندون کیطرف سی خدائتعالیٰ کے غصے کو ٹالتا رہتا ہی
جبتک کہ بندی دنیا کے معاملہ کو دین کے معاملہ پر ترجیح ندین اور اگر ایسا کرین گے اور پہر لا الٰہ الا اللہ
کہینگے تو اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ تم جہوٹے ہو اس کلمہ کے کہنے مین سچے نہین ہو سچے ایمان دار وہ ہین
جو اللہ سے ڈرتے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ
اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو ساتہ سچون کے یہ نشانی ہے کہ وہ دوستی نہین کرتی ہین
اوس شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہی اللہ کا اور رسول اوسکے کا اگرچہ ہون باپ اون کے یا بیٹے اونکے
یا بہائی اون کے یا کُنبا اونکا اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ یہ لوگ لکہدیا ہی اللہ نے
بیچ دلون اونکے ایمان فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ
اور نہین ایمان لاتے اکثر اونکے ساتہ اللہ کے مگر اور شریک لانے والے ہین یعنی مُنہ سی سب کہتے ہیں
کہ خالق مالک سب کا وہی ہی پہر اورون کو پکڑتے ہین نفع نقصان دوسرونسی جانتے
خدا ہی تعالیٰ کے ذات و صفات و قدرت مین دوسرون کو ملا دیتی ہین یہ لوگ مشرک ہین موسے
علیہ السلام نے مناجات کی کہ الٰہی تیرے لوگ کون ہین فرمایا وے دوستی رکہنے والے ہین میرے لئے
آباد کرتے ہین میری مسجدون کو اور بخشش مانگتے ہین پچہلی رات اور وے لوگ جہوتے کہ جو ذکر
کیا جاؤ مین اونکی نزدیک پاکی اور خوبی بیان کرتے ہین میری اور وے لوگ جہوتے کہ کوئی
حلال جانے میرے حرام کو تو اون سے غصہ کرتے ہین اور ٹہرے رہتے ہین اوپر رستی میری
شریعت کے فتح العزیز مین سہل تستری رح سے منقول ہے مَنْ صَحَّ اِیْمَانُہٗ وَاَخْلَصَ تَوْحِیْدَہٗ الخ
یعنی جسکا ایمان صحیح اور توحید اوسکی خالص ہووے پس وہ دوستی نکرے بدعتی کی اور نہ مل بیٹھے
اوسکے ساتھ اور نہ کہاوے اور نہ پیوے بلکہ ظاہر کردے اپنی عداوت اور جو سستی کرے حق
بات کی بیان کرنے مین بدعتی کے ساتھ چہین لیتا ہی اللہ تعالیٰ حلاوت ایمان کو اور جو
دوست رکہے بدعتی کو چہین لیا جاتا ہے نور ایمان اوسکے دل سے حضرت علیہ الصلوٰة والسلام
نے فرمایا مَنْ اَحَبَّ لِلہِ وَاَبْغَضَ لِلہِ وَاَعْطٰی لِلہِ وَمَنَعَ لِلہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ جنے محبت رکہی

باب البغض فی الدین

بدعتی سے بغض رکھنا نشان ایمان ہے

واسطی اللہ اور بغض رکہے واسطی اللہ کے اور دی واسطے اللہ کے اور نہ دے واسطی اللہ کے یعنی جو کام کری اوسیکی رضامندی کیلئی کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنی ایمان جب تین صحابیون نے جنگ تبوک سے تخلف کیا
اعراض کیا حضرت نے اون سے پچاس روز تک بات نہین کی اور لوگون سی فرمایا کہ اونکو چہوڑ دو یہانتک کہ اللہ تعالی نے اونکی توبہ قبول کی ابن عمر نے فرمایا اگر ہمیشہ روزے رکہون اور نہ افطار کرون اور ہمیشہ شب بیداری کرون اور نہ سوؤن اور خرچ کرون اپنا مال راہِ خدا مین مرون مین جسدن کہ موت آوی اس حالت مین کہ نہو میرے دل مین دوستی اہل طاعت کی اور عداوت اہل معصیت کی تو مجہکو کچہ چیز نفع نہ دیوے سب سے عمدہ کارآمد چیز اور ایمان کو کامل کرنیوالی دوستی اہل طاعت و بغض اہل معصیت ہی حدیث لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ پاس مت بیٹھ سوا مومن کے اور کہانا مت دے سوای پرہیزگار کے يُحْشَرُ الْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ آدمی دوست کے دین پر اوٹہیگا اپ خیال کرلے کسکو دوست نیار رکہا ہی مراد یہ کہ جسکا دوست صالح ہوگا وہ بہی صالح ہوگا بے شک ہر ایک دوست ناپرہیزگار یہ کہیگا اے خرابی میری کہین نہ پکڑی ہوتی مینے فلانے کی دوستی يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا کسی طرح مجہہ مین اور اوسمین فرق ہو مغرب اور مشرق کا يَا لَيْتَ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ ۵ اے فغان از یار ناجنس اے فغان ٭ ہمنشین نیک جوئید اے مہان ٭ ناریان مرناریان را جاذب اند ٭ نوریان مر نوریان را طالب اند ٭ ماربد جانے ستاند از سلیم ٭ یاربد آرد سوے نار جحیم ٭ حدیث مین ہی کہ تین خصلتین مین جس کسی شخص مین ہون گی وہ ایمان کا مزا پاویگا ایک وہ شخص جسکو اللہ و رسول دوست تر ہین ماسوا انہا سے دوسرا وہ شخص جسنے دوست رکہا کسی بندے کو نہین دوستدار ہے یہ شخص اوسکا مگر واسطے اللہ کے تیسرا وہ شخص جو مکروہ جانتا ہی عود کرنے کو کفر مین بعد اسکے کہ رہائی دیئے ہے اسکو اللہ نے کفر سے جسطرح کہ آگ مین گرنے کو مکروہ رکہتا ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن نہین ہوتا ہی کوئی شخص تم مین یہانتک کہ دوست تر ہون مین اوسکو

اوسکے باپ اور بیٹے اور سارے لوگون سے محی العلوم والسنتہ نواب سید صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ
نے زیادۃ الایمان مین فرمایا ہی کہ ایمان مین ایک شرط یہ بہی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے
زیادہ عزیز ومحبوب ہون ورنہ ایمان صحیح نہین ہے دوستی کی یہ معنی نہین کہ منہہ سے کہے کہ مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سی زیادہ چاہتا ہون بلکہ دوستی اوسکا نام ہے کہ کسی کے قول وفعل کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل پر اختیار نکرے انتہی ملخصاً اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَّکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ
وَمَالِهٖ یعنی بے شک میری امت مین سی بہت زیادہ محبت والی وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے
اون مین سے بعض ایسے کہ دوست رکہین گے کہ مجہکو دیکہین اہل ومال اپنا قربان کرکے یعنی
آپ کی امت مین بعض ایسی مشتاق فدای جمال بے مثال نبوی ہون گے کہ آپ کی زیارت
کی تمنا مین اہل وعیال اور جان ومال فدا کرنے کو طیار رہون گے جان اے عزیز کہ محبت
رسول خدا کی ایسی چیز ہی کہ قطع نظر انسان کے نباتات وجمادات پر بہی اس محبت کا
اثر اور فیض اسکا ظاہر ہوتا ہے جیسا رونا ستون حنانہ کا آپ کی مفارقت سے چنانچہ
یہہ حدیث ترمذی ودارمی مین ہے مولانا روم فرماتے ہین **نظم** استن حنانہ از ہجر رسول
نالہ میکرد ہے چو ارباب عقول + گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون + گفت جانم در فراقت
گشت خون + مسندت من بودم از من تاختی + بر سر منبر تو مسند ساختی + گفت خواہی
کہ ترا نخلے کنند + شرقی وغربی ز تو میوہ چشند + یا دران عالم حقت سروے کند +
تا تر وتازہ بمانی تا ابد + گفت آنخواہم کہ دائم شد بقاش + بشنو ای غافل کم از چوبے مباش
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت خرما کو مسلم کے ساتہ تشبیہ دی ہی جیسا پتا اوسکا نہین جہڑتا
ہے ایسا ہی مومن کا حال متغیر نہین ہوتا ہی بسبب اختلاف کرنے اہوا اہل باطل کے اور ہر حال
مین صبر وشکر کرنے کے سبب کسی طور کا نقصان نہین پہونچتا ہے اور مومن کی شان
سے ہی جسوقت کہ ادب دیا جاتا ہی تو مؤدب اور مہذب ہوتا ہے اور مومن کی مثال شہد کی

مکہی کی ہی کہ پاک کہاتی ہے اور پاک اوگلتی ہے اسیطرح مومن حلال کہاتا ہی اور اعمال صالحہ بجالاتا ہے
ایمان مانند کشتی نوح کے ہی مَن رَکِبَھَا نَجَا وَمَن تَخَلَّفَ عَنھَا ھَلَکَ جو سوار ہوا نجات پائے
او جسنے خلاف کیا ہلاک ہوا ایمان مانند تابوت سکینہ کے ہے جس کے ساتہ ہی فتح پاوے ایمان
مانند خاتم سلیمان کے ہی اوسکی ساتہ عزت ہی اوسکے گم ہونے مین ذلت ہے ایمان مانند عصائے
موسیٰ علیہ السلام کے ہی کہ جادوگرون کے عصا کو نگل گیا ایسا ہی ایمان نابود کرتا ہے شبہات
و تخیلات کو اور ہمراہ صحت ایمان کے گناہان بخشے جاتے ہین ایمان مانند پاک پانی
کے ہی پاک کرتا ہے ماقبل اور مابعد کو اوسکے اور نہین نجس ہوتا ہے یہانتک کہ متغیر ہووے
ایمان مانند حرم کے ہی وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا جو داخل ہوا امن پایا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میرا قلعہ ہے جو داخل ہوا اوسمین امن پایا میرے عذاب سے ابوحفص نیشاپوری
ایک یہودی کو دیکہکر بے ہوش ہوگئے جب ہوش آیا اون سے پوچہا تو آپ نے کہا
کہ مینے یہودی پر لباس عدل کا دیکہا اور میرے پر لباس فضل کا فَخَشِيتُ اَنْ يُنْزَعَ اللّٰہُ
لِبَاسِی عَلَیَّا سیہ پس ڈرا مین یہہ کہ بدل دیوے اللہ میرا لباس اوسکے لباس سے فَسُبْحَانَ
مَنْ حَبَّبَ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ ۔ جان اے عزیز کہ اسلام سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہے
اگر کوئی دنیا کی پیدائش سے پہلی پیدا ہوتا او شکر اسلام کا اوس وقت سے ابد تک کیا کرتا
تو بہی اسکا شکر ادا نہو سکتا پس ہرگز اسلام کی نعمت پر شکر کرنے سی غافل نہونا
چاہیئی ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے یہ سوال کیا تہا کہ تو مجکو اور میری اولاد کو مسلمان
بنائے رکھہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ پہر اپنی اولاد کو
یہ نصیحت کی تہی کہ خبردار تم مسلمان ہی رہکر مرنا اللہ نے اس دین کو تمہارے لئے پسند کرلیا ہے
يٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یوسف صدیق نے
دعا کی تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ اللہ نے اسلام کا نام دین رکھا ہی اِنَّ الدِّيْنَ
عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کون عطا اس سی فضل ہے کہ اسلام کو ہمارے لئے پسند فرمایا ہے

اور اون کے کپڑے تہے اور عمامہ ہارون علیہ السلام کا اور ٹکڑے الواح کے تہے ۱۲

ورضیت لکم الاسلام دینا اور کون نعمت اس اسلام سے بڑھ سکتی ہے حالانکہ خدا نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ وہ یون کہے انا اول المسلمین اسلام ہی کے سبب شرح صدر اور نور حاصل ہوتا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ حضرت نے یہ آیت پڑھکر فرمایا جب داخل ہوتا ہے ایمان دلمین تو کھلجاتا ہے اوسکے لیئے دل اور کشادہ ہو جاتا ہے ابو جعفر نے کہا اے رسول خدا اوسکے لئے کوئی علامت ہے فرمایا ہان الانابۃ الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور والاستعداد للموت قبل الموت یعنی رجوع کرنا طرف دار خلود کے کنارہ کش ہونا دار غرور سے تیار ہونا واسطے موت کے قبل ملاقات کے جو دل قبول حق سے بعید ہے اوسمین ایمان نہین جاسکتا یہ وہی دل ہے جسکے گمراہ کرنے کا اللہ نے ارادہ کیا ہے مسلمانی کی معنی مطیع و فرمانبرداری عجب ہے مسلمانون سے کہ نام مسلمانون کا رکہین اور کام نافرمانون کے کرین مثال ایسے شخص کی پوست بے مغز کما ہے جس مسلمان مین خدا و رسول کی فرمانبرداری نہین وہ نام کی مسلمانی کچھ کام نہین آتی ایک شخص نے وہب بن منبہ سے کہا کیا لا الہ الا اللہ مفتاح جنت نہین ہے کہا ہان لاکن کوئی ایسی کنجی نہین ہے جسکے دانت نہون سو تو اگر ایسی کنجی لائے گا جس کے دانت ہون گے تو تیرے لئے دروازۂ جنت کہلے گا نہین تو نہین کہلیگا حدیث مین ہے اسلام کی بنیاد پانچ بناے اسلام پر ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ اسلام نام ہے عمل جوارح کا اسکا مفہوم یہہ ہوا کہ تارک عمداً ان اعمال کا بلا عذر مسلمان نہین ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن نہین ہوتا ہے کوئی شخص تم مین یہان تک دوست رکھے واسطے اپنے بھائی کے وہ امر جو دوست رکھتا ہے واسطے اپنی جان کے اور فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ و زبان سے مسلمان لوگ سلامت رہین مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے خون و مال پر امن مین ہون ایک آدمی نے پوچھا اسلام کیا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کرنا ہر آشنا و بیگانہ پر اور نماز پڑھنا رات کی جس وقت کہ لوگ سوتے ہون حدیث ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا و بالاسلام

دنیا یعنی مزا چکھا ایمان کا اوس شخص نے جو راضی ہوا اللہ کو رب جان کر اور اسلام کے دین ہونے پر اور
حضرت علیہ السلام کے نبی ہونے پر جو شخص دین اسلام کے سوا اور دین کی چال چلا تو وہ اسلام کی رضامندی
کے دعوے مین سچا نہین ہے حدیث مین ہے کہ وقت زنا و شراب خواری کے اور چوری کے ایمان الگ
ہو جاتا ہے مجاہد رضنے کہا ہے کہ حق تعالی دوزخیون کو خارش مین مبتلا کریگا اسقدر کھجائین گے کہ
استخوان نکل آئین گے پھر پکارنے والا پکاریگا کہ محنت اور اذیت کیسی ہے وہ کہین گے کہ نہایت
سخت ہے جواب آئیگا کہ یہ اذیت اسی سبب ہے کہ تم دنیا مین مسلمانون کو ستاتے تھے اس زمانے
مین جو مسلمان موافق شرع شریف کے حرام کامون سے بچے اور سنتون کی پیروی کرے تو اکثر لوگ
اوس سے بیزار رہتے ہین اگر شرک و بدعت اور بڑے بڑے گناہون مین پھنسا رہے تو اوس سے
سب لوگ راضی رہتے ہین اسبات مین کوئی غور نہین کرتا عبید بن عمیر یہ کہتے تھے صدق ایمان سے
ایک پورا وضو کرنا ہے مکارہ مین رات کو دوسرے یہ کہ خوب صورت عورت سے خلوت ہو اوسکی
طرف التفات نکرے اللہ جل شانہ مومنون کی تعریف مین فرماتا ہے ایمان والے وہی ہین کہ جب
نام آئے اللہ کا ڈر جائین دل اون کے اور جب پڑھین اوسکی آیتین زیادہ آوے اون کو
ایمان اور اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین جو کھڑے رکھتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے
ہین وہی ہین سچے ایمان والے اون کو درجے ہین اپنے رب کے پاس اور معافی اور روزی
آبرو کی سو جو کوئی سچا مسلمان ہے وہ اللہ سے ڈر کر اوامر الٰہی بجالاتا ہے زواجر کا تارک ہوتا
ہے تو اوسکی جگہ جنت ہوتی ہے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی
سفیان ثوری نے کہا مین نے سدی کو سنا اس آیت مین کہتے تھے تو وہ شخص ہے کہ کوئی ظلم کرنا
چاہتا تھا یا ارادہ کسی گناہ کا رکھتا تھا کسینے اوسکو کہا کہ اللہ سے ڈر اوسکا دل ڈر گیا سچے
ایمان والون کی شان ایسی ہی ہوتی ہے پر بے ایمانون کے حق مین یہ ارشاد ہے وَمَا تُغْنِي
الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ اور نہین کفایت کرتی ہین نشانیان اور ڈرانے والے
اوس قوم کے کہ نہین ایمان لائے اور مومنون کے اوصاف حمیدہ قرآن مجید مین اسطرح ارشاد ہے

انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا وعلی ربہم یتوکلون الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقنٰہم ینفقون اولئک ہم المؤمنون حقا لہم درجات عند ربہم ومغفرۃ ورزق کریم

انفاق سو وہ شامل ہے اخراج زکوۃ وسائر حقوق عباد کو خواہ واجب ہون یا جب ساری خلق اللہ کی عیال ہے تو بڑا دوست اللہ کو وہ شخص ہے جو اللہ کی
[illegible]

سوا اسکے نہین کہ ایمان لاتے ہین ساتھ نشانیون ہماری کے وہ لوگ کہ جب یاد دلائے جاتے ہین اونکو
گر پڑتے ہین سجدے مین اور پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور وہ نہین تکبر کرتے
ہین دور ہوتے ہین کروٹین اون کی بچھونون سے پکارتے ہین پروردگار اپنے کو ڈر سے اور طمع سے اور
اوس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے اونکو خرچ کرتے ہین اور وہ لوگ کہ بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بیحیائیون
سے اور جسوقت کہ غصے ہوتے ہین وہ بخشدیتے ہین۔ وے تھوڑی رات سوتے ہین اور صبح کے وقت استغفار
کرتے ہین اور بیچ مال اونکے حق ہے واسطے سوال کرنے والون کے اور محروم کے وعظ و نصیحت سے
فائدہ اوٹھاتے ہین فلاح پائی ایمان والون نے وہ جو بیچ نماز اپنی کے زاری کرنے والے ہین اور جو
بے فائدہ بات سے مونھہ پھیرنیوالے ہین اور وہ جو واسطے زکوۃ کے ادا کرنے والے ہین اور وہ جو واسطے
شرمگاہ اپنی کے محافظت کرنے والے ہین اور وہ جو امانتون اپنی کو اور عہد اپنے کو رعایت کرنیوالے
ہین اور جو اوپر نمازون اپنی کے محافظت کرنے والے ہین یہ لوگ وہی ہین جو ورثہ لیوینگے بہشت کا
وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۵
پورا کرتے ہین منت کو اسکی اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ ہے برائی اوسکی پھیل جانے والی اور کہلاتے
ہین کھانا اوپر محبت اوسکی کے فقیرون کو اور یتیمون کو اور قیدیون کو پڑھتے ہین آیتین خدا کی اوقات
رات کی مین اور وہ سجدہ کرتے ہین خرچ کرتے ہین بیچ خوشی اور سختی کے اور بند کرنے والے غصے کے
اور معاف کرنے والے لوگون سے اور وہ لوگ جب کرین بیحیائی یا ظلم کرین جانون اپنی کو پس بخشش
مانگین واسطے گناہون اپنے کے وہ لوگ جو یاد کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون
اپنی کے اور فکر کرتے ہین بیچ پیدایش آسمان و زمین کے اور جب سنتے ہین قرآن شریف کو بہتے ہین
آنسو اونکی آنکھون سے نہین غافل کرتی اونکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد خدا کی سے مومنونکو چاہیئے ان صفتون ہین
غور کرین اور ان صفات کو اپنے مین پاوین تاکہ مومن کامل ہوویں اور خوشنودی حقتعالی کی حاصل اور امام
شعرانی علامت ایمان کامل کی یہ لکھتے ہین بہت حیا والا ایذا نہ دینے والا کثیر الخیر مفسد نہو سچا بات کا
کثیر العبادۃ راہ حق سے نہ ڈگنے والا قلیل الفضول یعنے زائد حاجت سے کلام اور کام نکرتا ہو نیک ہوتے وارو

(حاشیہ: علامت ایمان کامل — رفیق ... سوال نہین ... سے ... بیچ)

ہنت سلوک کرنے والا اور ملاپ رکھنے والا وقار رکھنے والا بڑا صبر اور توکل کرنے والا بہت راضی اللہ سے جب تنگ رزق ہو بڑا شکر گذار بردبار رفاقت کرنے والا بھائی مسلمانون سے بہت عفو کرنیوالا شفقت کرنے والا لعنت نکرنے والا محبت رکھنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ نے نو صفتین مومنین صالحین کی فرمائی ہین ابن عباس نے کہا مَنْ مَاتَ علی ھذا التسع فھو فی سبیل اللہ و مَن مَاتَ و فِیْہِ تسع فھو شھید یعنے جو مرا اوپر اس نو اعمال صالحہ کے پس وہ بیچ راہ خدا کے ہے اور جو مرا اور او سمین یہ خصائل حمیدہ ہون تو پس وہ شہید ہے التائبون توبہ کرنے والے شرک سے اور الگ رہنے والے نفاق سے اور گناہون سے بار جوع ہونے والے طرف حق تعالیٰ کے العٰبِدُوْنَ بندگی کرنے والے اللہ کی ساتھ اخلاص کے یا قائم ساتھ شرائط خدمت کے الحَامِدُوْنَ شکر کرنے والے اوپر جو پہونچتی ہے اون پر نعمت و مصیبت سے حدیث مین ہے کہ سب سے پہلے طرف جنت کے وہ لوگ بلائے جاوینگے جو شکر کرتے ہین اللہ کا خوشی و غمی مین السَّائِحُوْنَ روزہ دار یا مہاجر یا دل نہ لگانا دنیا کے مزون مین یا سیر کرنے والے طلب علم مین یا نمازی یا مجاہد فی سبیل اللہ الرَّاکِعُوْنَ رکوع کرنے والے نماز مین یا خشوع لانے والے درگاہ بے نیاز مین السَّاجِدُوْنَ سجدہ کرنیوالے بیچ خلوات کے یا طالبان قربِ رفیع الدرجات اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرنیوالے نیک بات کے جیسے ایمان و طاعت و سنت حضرت رسالت وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اور منع کرنیوالے بری بات سے شرک سے بدعت سے معصیت سے وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ تھامنے والے حدین باندھی اللہ کے یعنے نگاہ رکھنے والے احکام خدا کو خلف بن ایوب سے ہے کہ اونھون نے ایک رات اپنی عورت سے کہا کہ اسوقت دو سال پورے ہوئے پس کہا گیا اگر ارشاد ہو تو رات رات دودھ پلالون فرمایا فاین والحافظون لحدود اللہ یعنی کہان ہے وہ ارشاد اللہ کا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ خوشخبری سُنا ایمان والون کو یعنی اِن سب کے لئے وعدہ جنت ہے چنانچہ فرمایا وعدہ دیا اللہ نے ایمان والے مردون اور عورتونکو باغ بہتے ہین نیچے اونکی نہرین رہا کرین اون مین اور مکان ستھرے رہنے کے باغون مین اور رضامندی اللہ کی سب سے بڑی یہی بڑی مراد ملنی حدیث مین ہے مومن کے لئے جنت مین ایک خیمہ ہوگا

نو صفتین مومنین کی جنپر ثواب شہید کا ملتا ہے اور وعدہ جنت اور رضوان

ع وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۱۲

ایک خالی موتی کا جنت والے دیکھین گے جنت مین غرفون کو جس طرح دیکھتے ہو تم چمکتے تارے کو آسمان
مین علیؓ کہتے ہین جنت مین جھروکے ہین جنکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے ایک
اعرابی نے پوچھا اے رسول خدا یہ کسکے لئے ہے فرمایا اوسکے لئے جو اچھی بات کہے کھانا کھلائے ہمیشہ
روزہ رکھے رات کو نماز پڑھے اور لوگ سوتے ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت
مین جاچکین گے انشاء اللہ عزوجل کہیگا تم کچھ چاہتے ہو کہ مین تم کو زیادہ دون وہ کہین گے اے رب
کیا بہتر ہے اس سے جو تونے ہم کو دیا ہے فرمائیگا میری خوشنودی بڑی ہے یعنے پھر خفا نہونگا تم پر
بعد اسکے کیونکہ دوران ہر خیر وسعادت کا اسی رضاء الٰہی پر ہے یہ دلیل ہے اسبات پر کہ کوئی شے کیسی ہی
عظیم جلیل کیون نہو مماثل رضوان الٰہی نہین ہوسکتی ہے اسلئے اہل معرفت اپنی عبادت و ریاضت کا
ثمرہ رضا و مطالعہ جمال باکمال خداوند تعالی بناتے ہین ولہذا اللہ نے خاص اس رضوان کو فوز عظیم
فرمایا ہے غرض جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کئے اچھے یعنی فرائض اور سنن اور نوافل
بجالائے سو وہ نقصان والے نہین ہین بلکہ بیچ فائدے کے ہین اسلئے کہ اونھون نے بیچ ڈالے خسیس دنیا
دنیا کو بدلے مین نفیس آخرت کے اور بدل لی باقیات صالحات کو عوض مین ترہات و فوات کے پس فائز
ہوئے ساتھ حیوۃ ابدیہ اور سعادت سرمدیہ کے جسکو ایمان اور اعمال صالحہ حاصل ہو تو دنیا و آخرت مین
نقصان اوٹھاوے گا عمل صالح کی قید سے یہ معلوم ہوا کہ جنت جب ملتی ہے کہ ایمان کے ہمراہ کام بھی اچھے
ہون یہ بات نہین کہ نرا ایمان جنت دلاوے الا ماشاء اللہ قرآن شریف مین ستر جگہ سے زیادہ ایمان کے ساتھ
ذکر عمل صالح کا آیا ہے بدون عمل کے ایمان ناقص رہتا ہے گناہون سے بچنا اور ہر حال مین صبر کرنا
اور حلال کھانا عمل صالح کے کرنے پر مقدم ہے عمل صالح وہ عمل خالص ہے جو واسطے حق تعالی کے
ہو قولہ تعالی اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ طرف اوسکے چڑھتے ہین کلمات
پاکیزہ اور عمل نیک بلند کرتا ہے اوسکو خدائے تعالے جو چیز کہ متصف ہوتی ہے ساتھ قبول کے وصف
کی جاتی ہے ساتھ رفعت اور صعود کے اور عمل صالح بلند کرتے ہین اون کو کلمے طیب پس اوٹھانے والے
کلمے طیب ہوئے اور اوٹھائے گئے عمل اسلئے کہ قبول نہین ہوتا ہے عمل مگر موحد سے یا معنی عکس اسکے ہین

یعنی اوٹھاتا ہے عمل صالح کلمون طیب کو محل قبول مین اس لئے کہ نرا قول بے عمل صالح کے نافع نہین
ہے اور بقول حسن اور قتادہ کے کلم طیب ذکر خدا کا اور عمل صالح ادائی فرائض خدا کا ہے پس
جو کوئی ذکر خدا کا کرے اور فرائض خدا کے بجا نہ لاوے خدا رد کرتا ہے اوسکے کلام کو اوپر عمل
اوسکے کے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ قَوْلاً اِلَّا بِالْعَمَلِ وَلَا قَوْلاً وَلَا عَمَلاً
اِلَّا بِالنِّیَّۃِ اسی لئے عمل مین اخلاص واجب ہے اور بعضون نے کہا کہ اوٹھانے والا اللہ ہے اور اوٹھایا
گیا عمل صالح اوٹھاتا ہے اوسکو اللہ تعالی اور اوسمین اشارہ ہے طرف اوسکے کہ عمل موقوف ہے
اوٹھانے پر اور کلم الطیب چڑھتے ہین ازخود اور بعضون نے کہا عمل صالح اوٹھاتا ہے عامل کو
اور بلند قدر کرتا ہے بندے کو حدیث مین ہے نہین کوئی بندہ مسلمان کہتا ہے پانچ کلمے مگر کہ لیتا ہے
اونکو فرشتہ پس رکھتا ہے اونکو نیچے پرون اپنے کے یعنے کمال احتیاط سے رکھتا ہے اور لیکے چڑھتا
ہے اونکو آسمان پر پھر نہین گذرتا ہے ساتھہ اونکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ بخشش چاہتے ہین
واسطے کہنے والے اون کے کے یہان تک کہ تعریف کی جاتی ہے ساتھہ اونکے ذات اللہ تعالی کے یعنے
اونکو درگاہ باریتعالی مین عرض کرتے ہین تا رحمت وخوشنودی اوسکے پڑھنے والے پر متوجہ ہوجاوے
پیدائش انسانکی امتحان اور عمل کے لئے ہے لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً تو کہ آزمائے تم کو کون تم مین سے
بہتر ہے عمل مین اور عقل مین اور پرہیزگاری مین اللہ کے حرام کامون سے اور جلدی کرنیوالا اللہ کی
عبادت مین قولہ تعالی وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ اور کپڑے پرہیزگاری کے سو بہتر ہین ابن عباس
نے کہا مراد اس سے عمل صالح ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا دانا وہ شخص ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو اپنا
اور عمل کرے ایسا جو بعد موت کام آوے اور بھی حضرت نے فرمایا جب وقت اللہ تعالی ارادہ کرتا
ہے نیکی کا کسی بندے سے تو یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ توفیق دیتا ہے اوسکو عمل صالح کی جو موت اوسکو نفع
دیتی ہے حدیث مَنْ لَمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ وَحَمِدَ نَفْسَہٗ فَقَدْ کَفَرَ وَحَبِطَ عَمَلُہٗ جس نے حمد کی اللہ کی اوپر
عمل صالح کی اور حمد کی اپنے نفس کی پس ناشکری کی اور باطل ہوا عمل اوسکا عمل صالح پر جزا بھی بطریق فضل ہے
نہ بطریق استحقاق ذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُ حدیث شریف مین ہے کہ عمل صالح الست دیتا ہے اپنے صاحبکو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہ مجھکو مگر یہ کہ ڈھانپ لے مجھکو اللہ اپنی رحمت وفضل سے ۱۲

قبر مین اور خوشخبری اور کشادہ کرتا ہے قبر اوسکی اگر عمل سیئہ ہو تو ڈراتا ہے اور تاریک اور تنگ کرتا ہے قبر کو
حدیث مین ہے کہ آدمی کے بدن مین چار جواہر ہین کہوتی ہین اونکو چار چیزین لاکن جواہر سو عقل اور دین اور حیا ہی
او عمل صالح پس غصہ کہوتا ہے عقل کو اور حسد کہوتا ہے دین کو اور طمع کہوتی ہے حیا کو اور غیبت کہوتی ہے عمل صالح کو
پس آدمی کو چاہیئے کہ اپنے عمل صالح کی بڑی حفاظت کری کسیکی حق تلفی نکرے اور ظلم و زبردستی اور گالی اور غیبت سے
بہت بچے ورنہ اعمال چھینے جائینگے جو لوگ کہ دنیا مین عمل نہین کرتے ہین وہ قیامت کے دن آرزو کرینگے ربنا اخرجنا نعمل
صالحا غیر الذی کنا نعمل اے پروردگار ہمارے نکال ہم کو تا کرین ہم اچھے کام سوائے اوسکے جو تھے ہم کام
کرتے فرمائیگا اللہ تعالی اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر کیا زندگی ندی
تھی ہم نے تم کو اوس قدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین جو کوئی نصیحت پکڑنی چاہے اور آیا تمھارے پاس
ڈرانے والا یعنے پیغمبر یا قرآن یا عقل یا موت خویش و ہمسایہ کی ؎ مرگ ہمسایہ مرا واعظ شدہ ؛
کسب و دکان مرا برہم زدہ ؛ کفی بالموت واعظا۔ یا بوڑھاپا الشیب نذیر الموت بڑھاپا
ڈرانیوالا موت سے ؎ موی سفید از اجلم آرد پیام ؛ پشت خم از مرگ رساند سلام ؛ دولت اگر دولت جمشید ہی است ؛
موے سفید آیت نومیدی است غرض اون کو یہ جواب ملیگا فذوقوا پس چکھو عذاب پس نہین
واسطے ظالمون کے کوئی مددگار کہ مدد کرے اون کی یہ بھی ارشاد ہوگا ولو ردوا لعادوا لما
نہوا عنہ اور اگر پھیرے جاوین طرف دنیا کے پھر جاوین طرف اوس چیز کے کہ منع کئے گئے ہین
اوس سے حسن بصری رح نے ایک شخص سے کہا اوس حال مین کہ ایک جنازہ آیا انراہ لو رجع الی
الدنیا لعمل صالحا قال نعم کیا دیکھتا ہے تو اگر پھرے یہ میت طرف دنیا کے آیا عمل صالح کریگا
کہا ہان فرمایا فان لم یکن ھو فکن انت پس اگر وہ نکرے تو تو عمل صالح بجالا کیونکہ تیرا بھی
یہی حال ہے نوح علیہ السلام نے جب اپنے فرزند کی نجات کے لئے دعا کی قبول نہوئی یہ ارشاد ہوا
انہ عمل غیر صالح کہ اوسکا عمل ہے نالائق آپ نے اس بات کی شرم سے چالیس برس تک آسمان کی
طرف نہ دیکھا اور نادم رہے اسی ندامت کے سبب گنہگارون کی شفاعت سے میدان قیامت مین عذر
فرمائینگے عمل صالح وہ ہے کہ جس مین چار باتین ہون علم و نیت و صبر و اخلاص جس نے ایمان کے بعد

نبیین مین اون لوگون کے جو عمل صالح سے مضطر رہین

صالح موافق شرلعیت کے کیا وہ اہل جنت سے ہے اور کسی آدمی سے عمل ساقط نہین ہوتا ہے نقل ہے کہ ایک
شخص نے سید الطائفہ جنید بغدادی کی مجلس مین ایک حرف سقوط عمل کا کہا جنید نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے
پاس زناکاری اور شراب خواری سے بدتر ہے بزرگان دین عمل صالح کرتے تھے اور عدم قبولیت سے
ڈرتے تھے لقولہ تعالی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ سوا اسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ
پرہیزگارون سے وہیب بن ورد جب آیہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھتے روتے
اور کہتے اے خلیل الرحمن تم رحمن کا گھر بناتے ہو اور عدم قبول سے ڈرتے ہو یہ ویسی بات ہے کہ اللہ
جل شانہ حال مومنین مخلصین کا ذکر کیا ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ یعنی صدقات
دیتے ہین مگر دل اسبات سے خوف زدہ ہو رہے ہین کہین یہ دینا انسے قبول نہو کہتے ہین کہ غم تین ہین
ایک غم عبادت کا کہ قبول کرے یا نکرے دوسرے غم گناہ کا کہ بخشے یا نہ بخشے تیسرے ڈر برے خاتمہ کا حضرت
ابوبکر صدیقؓ نے کہا جو داخل ہوا قبر مین بغیر عمل صالح کے سو وہ سوار ہوا دریا مین بغیر کشتی کے الموت
بحر موجہ طافح ÷ تغرق فیہ الرجل السابح ÷ ما ینفع الانسان فی قبرہ ÷ الا التقی
والعمل الصالح ÷ تزود من حیاتک للمعاد ÷ وقم للہ واعمل خیر زاد ÷ ولا
تطلب من الدنیا کثیرا فان المال یجمع للنفاد ÷ اترضی ان تکون رفیق قوم
لھم زاد وانت بغیر زاد ÷ جب کسی سے کوئی گناہ صادر ہو پھر وہ بعد توبہ کے عمل صالح بجا لاوے
تو امید ہے کہ حق تعالی اوسکو بخشدیوے چنانچہ فرماتا ہے وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا
عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ جیسے اصحاب متخلفین جنگ تبوک اور ابولبابہ
رضی اللہ عنہم عمل صالح اگر قلب سے ہے تو وہ معرفت ہے جوارح سے ہو تو وہ طاعت ہے جبکہ ایمان ستر
کرتا ہے گناہ کے برائی کو دنیا مین سو ڈھانپتا ہے اللہ عیوب کو اوسکے آخرت مین اور عمل صالح اچھا
کرتا ہے حال صالح دنیا مین پس بدلہ دیتا ہے بہترین بدلہ آخرت مین صدیقؓ نے فرمایا آخرت اندھیری ہے
اور روشنی اوسکی عمل صالح ہے فائدہ عجیبہ اللہ جل شانہ نے ذکر کیا اعمال عبد دو قسم ہین
یعنے ایمان اور عمل صالح اور ذکر کیا مقابلے مین اون دو کے دو امر تکفیر سیئات اور جزا

احسن چنانچہ فرمایا لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ یعنی ایمان
کی برکت سے برائیان معاف ہون گی اور عمل کی برکت سے نیکیان ملین گی یعنے جزاے احسن اور جس کے
گناہ معاف ہون تو وہ جنت مین داخل ہووے پس جزاے احسن ہوگی غیر جنت وَهُوَ مَا لَا عَيْنٌ
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ حدیث اور بعید نہین یہ کہ ہووے رویت حق تعالی کی لقولہ تعالی لِلَّذِينَ
أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ اور فرمایا فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ یہان مغفرت جزاے ایمان ہے اور رزق کریم جزاے عمل صالح اور ایمان اور عمل صالح پر
جزاے بے حساب عنایت فرماتا ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ان سب نعمتون سے بڑی نعمت محبت
حق جل شانہ کی ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ اور ملاقات اوس کی فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا
لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا دنیا مین ہر ایک شخص ایک ایک چیز کو محبوب رکھتا ہے تو سب
مین عمل صالح کو دوست رکھے اور نفس کو ہوا و ہوس سے روکے اور جو چیز کہ راہ خدا مین دیوے
اوسکو باقی سمجھے اور تقوے کو لازم کرے کہ یہ بڑا عمدہ کمال ہے اور کسی پر حسد نکرے اور شیطان
ہی کو دشمن جانے اور روزی اللہ ہی کی جانب سے جانے اور ہر حال مین اللہ پر بھروسا رکھے
جو کوئی ان آٹھ باتون پر عمل کرے تو گویا چارون کتابون پر عمل کیا ہوگا اسیکے قریب ابو داود
سجستانی سے منقول ہے کہ اوںھون نے کہا ہے کہ لکھین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پانچ لاکھ حدیث پس اون مین سے چار ہزار حدیثین منتخب ہین اور اون سب کا خلاصہ
ان چار حدیث مین ہے إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ۲ مِنْ حسن اسلام المرء ترکہ ما لا
يعنيه ۳ الحلال بين والحرام بين ۴ لا يكون المرء مؤمنا حتى يرضى لأخيه ما يرضى
لنفسه یا یہ حدیث ازهد فی الدنیا یحبك الله ایسا ہی ہے امام سیوطی کی شرح نسائی مین
جو مذکور ہوئے اعمال صالحہ کے اصول ہین اسکو غنیمت جاننا چاہئے اور مین اللہ کا شکر کرتا
ہون کہ اس کتاب مین فوائد کثیرہ جمع ہو گئے وَلِلَّهِ الْحَمْدُ اعمال صالحہ ایسی عمدہ نعمت ہے

جس کی توفیق کے لئے سلیمان علیہ السلام نے دعا کی تھی جان اے عزیز کہ سارے اعمال اہل
جنت داخل ہین نیچے طاعت خدا ورسول کے اور سارے اعمال اہل نار داخل ہین نیچے معصیت
خدا ورسول کے چنانچہ ارشاد ہے وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا
فِیْہَا جب کہ اللہ تعالی نے اکل حلال کو عمل صالح پر مقدم کیا چنانچہ فرمایا یَا اَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوْا
مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اے رسولو کھاؤ پاک چیزین اور اچھے عمل کرو تو اوسکی بھی
کچھہ تفصیل ضرور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کہایا پاک اور عمل کیا سنت پر امن مین رہے
لوگ اوسکے شر سے وہ داخل ہوگا بہشت مین ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجئے
کہ جو مین مانگون خدا قبول کرے آپ نے فرمایا حلال کھانا کھا تیری دعا قبول ہوا ور آپنے فرمایا
جو حلال ڈھونڈھے اسواسطے کہ سوال نکرے اور اپنے گھر کی خبر لے اور اپنے ہمسایہ پر شفقت کرے تو
قیامت کے دن خدا کے سامنے آوے گا اسطرح کہ مونھہ اوسکا چودھوین رات کا ساچاند ہوگا اور
حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی حلال کمائی سے تھک کے رات کو گھر مین آوے گا تو وہ سوویگا
گناہ بخشا ہوا عبادت کے دس حصے ہین نو حصے اوسمین سے اکل حلال کا ڈھونڈھنا ہے ابن عباس سے
ہے کسب الحلال اشد من نقل الجبل الی الجبل یعنے ایک پہاڑ کو دوسرے پہاڑ کی طرف لیجانے سے کسب
حلال زیادہ سخت ہے ابن عمر نے فرمایا کہ اگر تو اتنی نماز پڑھے کہ تیری پیٹھہ خمیدہ ہو جاوے اور
اسقدر روزے رکھے کہ بال کی طرح باریک اور دبلا ہو جاوے تو جب تک حرام سے پرہیز نکرے
یہ روزہ نماز کچھہ مفید نہوگا حرام کھانے کے ساتھہ عبادت کرنی ایسی ہے جیسا کہ کوئی موج پر
عمارت بنا کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا
اَخَذَ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ رواہ البخاری یعنے لوگون پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی
کچھہ پروا نکرے گا کہ حلال سے لیا یا حرام سے اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے جو بدن کہ مال حرام سے
پرورش پاتا ہے وہ قابل دوزخ ہوتا ہے اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ یعنی اللہ تعالے

دوست رکھتا ہے ایمان دار پیشہ ور کو انبیاء علیہم السلام کسب کرتے تھے اور خلفاء راشدین اور صحابہ
رضی اللہ عنہم ہاتھ کا کام کرکر اپنی کمائی سے کھاتے تھے تجارت کرتے تھے اور باغون کے اندر کام کیا کرتے
تھے راویان حدیث اور اولیاء کرام مین کوئی تاجر کوئی زیات۔ سمان۔ خدا۔ نساج۔ خراز۔ دقاق
حداد۔ عطار۔ قصاد۔ سماک۔ حلاج۔ جمال۔ خفاف۔ جلاد تھا۔ غرض کسب اونھون کو مانع پہنچنے
سے مرتبہ ولایت کے نہوا غایۃ الاوطار مین ہے کہ اصول حلال کے دس ہین ۱ تجارت بشرط صدق
۲ اجارہ بشرط خیرخواہی مالک ۳ تحفہ برادر متقی ۴ میراث اصل طیب سے ۵ غلہ خود رو زمین غیر
مملوکہ مین ۶ خمس غنیمت ۷ شکار خشکی کا ۸ شکار دریا کا ۹ سوال کرنا سخت ضرورت کیوقت
۱۰ ویران زمین کو زراعت سے آباد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے تقیّد ان اصول کی تا حلال حاصل
ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا حلال روشن ہے حرام واضح ہے دونون کے بیچ مین کچھ امور مشتبہات
ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے سو جو کوئی بچا شبہات سے اوس نے بچایا اپنے دین وآبرو کو اور
جو شخص گرا شبہات مین وہ گرا حرام مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نہین
دیکھتا ہے طرف تمھارے جسمون اور صورتون کے لاکن دیکھتا ہے طرف تمھارے دلون کے اور فرمایا
جو شخص آیا اپنے بستر پر اور اوسکی نیت یہ ہے کہ وہ رات کو اوٹھکر نماز پڑھے گا پھر اوسکی آنکھ لگ گئی
اور وہ صبح تک سو گیا تو لکھا جاتا ہے اوسکے لئے وہ عمل جس کی اوسنے نیت کی تھی اور سو جانا اللہ کیطرف
کا صدقہ ہے حدیث ابو بکرؓ مین ہے مَنْ اَصْبَحَ ینوی للہ طاعۃ کتب اللہ لہ اجر یومہ و
ان عصاہ معاذ بن جبل کو حضرت نے یہ وصیت فرمائی خالص کر اپنے دین کو کفایت کریگا تجھکو
تھوڑا عمل خوشی ہو اخلاص والون کو یہ ہدایت کے چراغ ہین ہر اندھیرا فتنہ اون کے سبب
کھل جاتا ہے اے لوگو عمل خالص کیا کرو اللہ قبول نہین کرتا کسی عمل کو مگر جو خالص ہے اور کافی ہے اخلاص
مین حدیث بینما ثلثۃ نفر یمشون الخ خلاصہ مطلب یہ کہ تین آدمی چلے جاتے تھے مینہ کے سبب
ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اون کی غار کے موںھہ پر ڈھلک پڑا ہر ایک نے اپنے
نیک عمل کو وسیلہ ٹھہراکے دعا کرنی شروع کی ایک نے کہا کہ الٰہی ایک دن چارا بہت دور تھا جب

گھر کو آیا تو مین نے ماباپ کو سوتا پایا پھر مین نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا
سو مان باپ کے سر پاس کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اون کو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اون سے
پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے صبح تک نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو
آلہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت تیری رضامندی کے واسطے مین نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک
روزن کھولدے سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھولدیا تو اس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا
اور دوسرے نے کہا آلہی میرا ایک چچا کی بیٹی تھی مین اوسکا عاشق تھا سو اشرفیون پر راضی ہوئی
سو مین نے بڑی محنت سے جمع کین اونکو اوسکے پاس لایا جب مین اپنے مطلب کے لئے بیٹھا اوسنے
کہا یا عبد اللہ اتق اللہ ولا تفتح الخاتم الا بحقہٖ اے خدا کے بندے ڈر خدا سے
اور مہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہے آلہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی
کے واسطے ترک کی ہو تو کھولدے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اون کے واسطے
کھولدیا تیسرے نے کہا کہ آلہی مین نے ایک مزدور ٹھرایا تھا وہ بغیر مزدوری کے چلا گیا اور مین
اوس اناج کو بوتا رہا یہان تک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل جمع ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا
اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو آلہی اگر تو جانتا ہو کہ مین نے یہ امانت داری تیری رضامندی کیواسطے
کی تھی تو کھولدے خدا نے باقی رہے پتھر کو کھولدیا اس حدیث مین پانچ فائدے ہین ابو سلیمان
کہتے ہین کہ وہ شخص نیک بخت ہے جو تمام عمر مین ایک قدم اخلاص سے چلا ہو کہ خدا کے سوا اور کچھ
اوسمین نہ چاہا ہو علما نے کہا ہے کہ پہلے عمل کی نیت سیکھو پھر عمل کرو چونکہ کافرون کی نیت ہمیشہ
کفر کی تھی عذاب دائمی کے مستحق ہوئے اسواسطے حق تعالی نے جزاءً وفاقاً فرمایا حسن بصری رض
نے فرمایا بہشت دائمی اس عمل چند روزے سے نہ ملے گی نیک نیت کی بدولت ملے گی اسواسطے کہ نیت کی
انتہا نہین حدیث مین ہے کہ قیامت کے دن خلق کو اونکی نیتون پر حشر کرینگے جان کہ نیک نیت کو
نیکیون مین بڑا دخل ہے ثواب زیادہ ہوتا ہے ایک ارادہ حسنہ پر ایک نیکی ملتی ہے وہ جو معصیت
مین مبتلا ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہماری نیت بخیر ہے یہ غلط ہے جب صدق نیت دلمین آجاوے

کہدو کہ خدا نے تیرا صدقہ قبول کیا اور مجھے اتنا ہی ثواب دیا ۱۲

اوس عمل کے کرنے مین جلدی کرے **نقل** ہے کہ ایک بزرگ کو پاخانہ مین خیال آیا کہ پیراہن فقیر کو دون فورًا اپنے مرید کو بلایا اور پیراہن اوتارد یا مرید نے کہا یا شیخ باہر نکلنے تک کیون نہ صبر کیا فرمایا مین ڈرا مبادا میرے دل مین اور کچہہ آئے اور اس امر خیر سے باز رکھے علم افضل اعمال صالحہ ہے اور بعد موت بھی ثواب اوسکا جاری رہتا ہے اور علم والون کے لئے بڑے درجے ملتے ہین قولہ تعالی یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ بیضاوی مین ہے وَیَرفع العلما خاصۃ درجات ابن مسعود سے منقول ہے کہ تفاوت درمیان درجہ مومن اور عالم کے مقدار دوڑنے گھوڑے تیزرو کے ساٹھہ برس کا ہوگا اسیواسطے حدیث مین آیا ہے اکرموا العلماء فانہم عند اللہ کرماء یعنی بزرگی کرو عالمون کی پس وہ نزدیک اللہ کے بزرگ ہین اوزاعی کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ خبر دو ہم کو بہترین اعمال سے فرمایا کوئی درجہ مین نے علما کے درجے سے بلندتر ہنین دیکھا اس سے معلوم ہوا کہ علم عبادت سے بہتر ہے لاکن بندہ کو بے عبادت کے چارہ ہنین اور علم بے عمل سے کچہہ حاصل ہنین ؎ علم چندان کہ بیشتر خوانی ٭ چون عمل در تو نیست نادانی ٭ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو رکعت نماز عالم زاہد تارک دنیا کی خدا کے نزدیک بہت بہتر ہین سب عابدون کی عبادت سے جو قیامت کے دن تک کھڑے رہین بعض کتب سماویہ مین ہے اذا احب العالم الدنیا نزعت لذۃ مناجاتی من قلبہ حسن نے کہا عقوبۃ العلماء موت القلب و موت القلب طلب الدنیا بعمل الاخرۃ کعب احبار فرماتے ہین اگر علما کی مجلس کا ثواب لوگوں کو سامنے ظاہر ہوجاوے تو اوس پر کٹ مرین یہان تک کہ ہر ایک امیر اپنی امارت چھوڑ دے۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا علیکم بمجالسۃ العلماء اور فرمایا بہترین مجلس وہ ہے یلتمس فیہ الحکمۃ ویرجی فیہ الرحمۃ آنحضرت علیہ السلام دو مجلسون پر گذرے ایک تو دعا کرتے تھے دوسری مین فقہ سیکھتے تھے پھر حضرت اوس مجلس مین بیٹھ گئے اور فرمایا انما بعثت معلما اور مین بھی بھیجا گیا ہون تعلیم ہی کرنیکے لئے اور فرمایا جب تم بہشت کے باغون پر گذرو تو چرو کہا

فضیلت علم و علما و مجلس علما

۹۵ عمل ہی دریا ہے ہمیشہ اوس میں ... (marginal handwritten annotations, largely illegible)

بہشت کے باغ کیا ہین فرمایا مجلسین علم کی ابن عباس فرماتے ہین کہ علم کا تذکرہ تھوڑی سی رات
کرنا میرے نزدیک تمام رات جاگنے سے بہتر ہے عاقبت المتقین مین ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے پوچھی گئی کن لوگون کے پاس نشست برخاست کیا کرین فرمایا جس شخص کا دیکھنا تم کو
خدا کی یاد دلاوے جس کی بات تمھارا علم بڑھاوے جسکا علم تم کو یاد آخرت دلائے یعنے اچھی
صحبت مرد عالم ذاکر کی ہوتی ہے نہ شخص جاہل غافل کی علما کی صحبت سے پرہیزگاری ملتی ہے کیونکہ وے
حق تعالی سے بہت ڈرتے ہین اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ بعض اکابر کا قول ہے کہ علم
صرف خوف الٰہی ہے شعر: لو کان فی العلم دون التقی شرف : لکان افضل خلق اللہ
ابلیس : کہا شعبی نے نہین ہے عالم مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ عزوجل سے الفقیہ من یخاف اللہ
اہل علم کو وقت تلاوت قرآن رونا ضرور ہے فرمایا حق تعالی نے اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ
قَبْلِہٖ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین حدیث مین ہے کہ جو شخص علم کا ایک باب
اسلئے سیکھے کہ اوسکو لوگون کو سکھاوے تو اوسکو ستر پیغمبرون اور صدیقون کا ثواب دیا جائیگا
اور فرمایا حضرت نے اے ابوذر اگر تو صبح کو واسطے سیکھنے ایک آیت قرآن کے نکلے تو یہ بہتر ہے
تیرے لئے سو رکعت نماز پڑھنے سے افسوس ہے اس زمانے مین کہ کوئی ایک آیت قرآن کی
دریافت کے لئے نہین نکلتا عمر بھر نماز مین جو سورتین پڑھتے ہین کبھی کسی عالم سے اوسکی تحقیق
نہین کرتا باوجود اس کثرت ثواب کے کوئی علم سیکھنے کی طرف متوجہ نہین ہوتا اپنی جہالت ہی
مین رہکر فساد و فتنہ مچانا دوست رکھتا ہے مسئلہ جو کوئی پوچھا جاوے کسی مسئلہ سے اگر معلوم نہو
تو صاف کہدینا کہ مین نہین جانتا ہون ایسا کہنا نصف علم ہے شعبی سے منقول ہے کہ کہا لا ادری
نصف العلم ہے پھر جو کوئی علم حدیث سے واقف نہین صحیح حدیثون کو منسوخ کہدینا جہالت ہے
اللہ جل شانہ علم والونکو دوست رکھتا ہے بےشک فرشتے بچھاتے ہین پر اپنے واسطے طالب علم کے رضامندی سے

ے وعدہ رب ہمارے کا البتہ کیا گیا اور گر پڑتے ہین اوپر ٹھوڑیون کے روتے ہوئے اور زیادہ کرتا ہے ان کو عاجزی کرنا۔

اور استغفار کرتے ہین واسطے عالم کے وہ لوگ جو آسمان اور زمین مین ہین اور مچھلیان اندر پانی کے
فضل عالم کا عابد پر جیسے فضل چودھوین رات کے چاند کا سائر کواکب پر علما وارث ہین انبیا کے
عمر رضہ فرماتے ہین کہ ہزار شب بیدار روزہ دار عابدون کا مرجانا ایسے عالم کی موت سے کم ہے جو خدا تعالے
کے حلال اور حرام کا ماہر ہو حدیث مین ہے بزرگی کرنا حامل قرآن کی جو غالی جافی نہین ہے گویا خدا کا اجلال
کرتا ہے العلم وسیلة الی کل فضیلة اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے نعم الرجل الفقیہ فی
الدین الخ واجود ہم من بعدی رجل علم علما فنشرہ۔ نضر اللہ امرأ سمع
مقالتی اللہم ارحم خلفائی۔ حدیث من اذی ولیا فقد اذنتہ بالحرب۔
پس علما اللہ کے ولی اور رسول اللہ کے خلیفہ ہین جس نے اونکو ستایا تو گویا خدا و رسول کو ستایا
یہان سے جہال پر بڑی تنبیہ ہے کہ ناحق علما کو ستاتے ہین بہتان باندھتے ہین آپ کفر و شرک مین
ڈوبے ہین علماء کے عقائد و عمل پر حرف دہرتے ہین فرمایا امام اعظم اور امام شافعی رح نے ان لم
یکن العلماء اولیاء اللہ فلیس للہ ولی ولی وہی ہوتے ہین جو ڈرتے ہین ان اولیاءہ
الا المتقون پس تامل کر اے عزیز اس وعید شدید مین کہ جو کوئی تنقیص کرے کسی ولی کی شان
کو تو برابر ہوتا ہے گناہ مین مانند سود خوار کے اسلئے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین آمنوا
اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب
من اللہ ورسولہ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو رہ گیا سود اگر تم کو یقین ہے پھر اگر نہین
کرتے تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اوسکے رسول سے خلاصہ یہہ کہ جو کوئی عالم کو ستائے
یا سود کھائے تو وہ خدا سے لڑنے کو تیار ہوا جب اہل علم کے یہ مراتب ہون تو اون کو چاہئے کہ
کہ پہلے نیت کو درست کرین مین نے علم سے اللہ کی نزدیکی ڈھونڈھی اور دین کی تائید کرے اور شریعت
کے احکام کو پہیلاوے اور شریعت کے راستے سے بہاگنے والون کو اللہ کی طرف بلاوے اور نیت
شہرت و جاہ و استخدام کی نہ رکہے پہلے آپ ساتھہ مامور کے عامل ہووے اور منہیات سے بچے
اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کو نصب العین رکہے اور کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا

مالا تفعلون سے عبرت لیوے یا ابن مریم عظ نفسک فان اتعظت فعظ الناس و الا فاستحی
منی سے نصیحت پکڑے قال حاتم الاصم لیس فی القیامۃ اشد حسرۃ من رجل
علم الناس علما فعملوا بہ ولم یعمل ھو بہ فازوا بسببہ و ھلک کالتہ عن خلق و
تاتی مثلہ۔ عار علیک اذا فعلت عظیم شافعی و سفیان ثوری سے ہے لیس شیئ افضل
بعد اداء الفرض من طلب العلم۔ من طلب العلم کان کفارۃ لما مضی طلب علم سے کوئی
متقی نہین ہوتا ہے داؤد علیہ السلام فرماتے ہین کہ کہدے صاحب علم کو بنا لیوے عصا اور نعلین
لوہے کی اور طلب کرے علم حتی تنکسر العصا وتتخرق النعلان تا آنکہ ٹوٹے عصا اور پھٹے نعلین
علم سیکھنے مین حیا نکرے اور نہ تکبر ان دو سببون سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے مجاہد نے کہا
لا یتعلم العلم مستحی ولا مستکبر بی بی عائشہ نے فرمایا اچھی عورتین ہین عورتین انصار کی
کہ اونکو حیا پھیر نہ رکھے ان یتفقہن فی الدین یعنے دین مین عالم ہونے سے امام غزالی نے فرمایا
اگر کوئی آدمی خدا کی عبادت فرشتون کی سی کرے اور اوسکو علم نہو وہ زیان کارون مین سے
ہوگا اور غزالی رح نے فرمایا کہ حدیث مین ہے نعم العون علی الدین طلب العلم جن علمون کا
سیکھنا لازم ہے وہ علم توحید دوسرا علم تصوف تیسرا علم شریعت بقدر کفایت ضرور ہے احمد غزالی
کہتے ہین تمامی علم تیرے پاس دو بات مین لایا ہون التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی
خلق اللہ حاصل کلام علم سے دیانت اور تقویت بر و تقوی کی منظور ہے نہ تائید بدعت وفسق و فجور
علمی کہ راہ حق نہ نماید جہالت است علم اولین و آخرین مین بات پر شامل ہے ڈرنا اللہ سے باطن مین
اور ظاہر مین اور بند کرنا زبان کا خلق سے اور نہ ذکر کرے اونکا سوائے خیر کے اور دیکھ لیوے اپنی
روٹی حلال سے قیامت مین علم سے سوال ہوگا وماذا عملت فیما علمت علم پڑہنے لکھنے کا ہی نام
نہین بلکہ دینی مسائل یاد رکھین تو بھی اوسکو علم کہتے ہین وہ فضیلت علم سے محروم نہوگا واللہ
الموفق اتباع سنت۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتون پر عمل کرنا عمل صالح ہے ومن یطع
الرسول فقد اطاع اللہ۔ وما آتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا۔

یَا أَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ ۔ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ
عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَہُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ مومنونکو چاہیے کہ ان آیتون کے معانی مین
غور کرین اور اپنے نبی کریم رؤف ورحیم کی متابعت بخوشی دل کرین آپ کی پیروی مین اپنے دلمین تنگی نہ پاوین
حضرت نے فرمایا ہے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ہَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ ۔ پورا مومن نہین
ہوتا یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام وشریعت اور فرمایا
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ۔ **نظم** با نبی گفت ایزد متعال ؛ کہ بامت
رسان بلطف مقال ؛ ان تحبوا الالہ فاتبعون ؛ نیست کار از متابعت بیرون ؛ مایۂ قرب حق متابعت است
پیروان راسبق متابعت است ؛ ہر کہ من شدگم ؛ سر زد آخر ز جیب یحببکم ؛ متبع سنت محبت
مین حضرت کے کامل اور مرتبہ اوسکا بلند ہے جسکو متابعت آپ کی نہین محبت اوسکی ناقص اور مرتبہ اوسکا
پست ہے تفسیر مین والعمل الصالح یرفعہ کے آیا ہے کہ عمل صالح اقتدا کرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا
ہے اور تفسیر مین سابقوا الی مغفرۃ من ربکم کے سلمی رح نے کہا ہے کہ سبیل مغفرت متابعت حضرت کی
ہے تو متابعت مین جلدی کرو یہی سبب مغفرت ہے وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً اور
پورا کیا اوپر تمھارے نعمتون اپنی ظاہر کو وہ اتباع نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور باطن کی کہ وہ محبت ہے
وَیَہْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا مین حضرت سے مروی ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین
من بعدی حضرت علیہ السلام نے فرمایا چلو میری سنت پر اور خلفاء راشدین مہدیین کی چال پر
اوسکو دانتون سے پکڑو نئے کامون تو ایجاد سے بچو ہر بدعت گمراہی ہے اور فرمایا حضرت نے جس نے
کوئی سنت میری میرے بعد زندہ کی اوسکو اجر ملیگا برابر اون سب لوگون کی جنھون نے اسپر عمل کیا
ہے بغیر اوسکے کہ اون کا اجر کم ہو جاوے روح البیان مین ہے جس نے حفاظت کی میری سنت کی تو اکرام
کرے حق تعالی چار خصلتون سے محبت دلون مین نیکون کے اور خوف دلون مین بدکارون کے اور وسعت
رزق مین اور مضبوطی دین مین امام احمد ایک حدیث پر عمل کرنے سے درجۂ عالی کو پہونچے خواجہ معین الدین
حسن سنجری کے ملفوظات مین ہے کہ قیامت کے دن بندہ کو پہلے ایمان سے بعد اوسکے نماز سے حساب لینا ہوگا

اگر بندہ ایمان کی شرطون اور صفتون کے ساتھہ اور ادائے نماز سے عہدہ برائی کرے تو فبہا ورنہ موکلون
کے ہمراہ دوزخ مین بھیجدیا جاویگا پھر اوسکے بعد تیسری جگہ کھڑا کرینگے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
سنتون سے سوال کیا جاویگا اگر ادائے سنتون مین بھی پورا اوترگیا تو بس اور باتون مین بھی رہائی پائے
ورنہ موکلون کے ساتھہ کرکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو بھیجا جاویگا کہ یہ شخص آپ کی امت
سے آپ کی سنتون کے ادا کرنے مین اوسنے قصور کیا ہے خواجہ نے جب یہ بیان کیا ہاے ہاے کرکے رونے
لگے اور یہ فرمایا کہ واے اوس شخص پر کہ کل کے روز قیامت مین روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے شرمندہ ہوگا سو اوسکا ٹھکانا کہان ہوگا نفحات الانس مین بعض اولیا سے منقول ہے اعرف

متبعین سنت کی غربت کے بیان مین

الناس باللہ اشدہم مجاہدۃ فی اوامرہ واتبعہم لسنتہ یعنے بزرگترین اہل معرفت وہ
شخص ہے کہ ادائے شریعت مین بڑی محنت کرتا ہے اور اتباع سنت مین روح البیان مین ہے کہ حضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آویگا پرانی ہوگی سنت نئی ہوگی بدعت جو شخص سنت کی
اتباع کریگا وہ اوس زمان غریب کے طور پر رہیگا اور اکیلا رہیگا اور جو شخص لوگون کی بدعتون پر
چلیگا اوس کے پچاس مصاحب رہینگے یا اوس سے بھی زیادہ پس عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ صلے اللہ
علیک آیا کوئی شخص افضل ہوگا ہمارے سے فرمایا ہان لوگون نے پوچھا - کیا وہ لوگ آپکو دیکھینگے
فرمایا نہین کہا پس کیونکر رہینگے اوس زمانہ مین فرمایا جسطرح نمک پانی مین رہتا ہے گھل جاوینگے دل

حکایت ایک مسخرہ کی جو موسے علیہ السلام کی تشبہ کرتا تھا

اونکے جسطرح نمک پانی مین گھل جاتا ہے پھر پوچھا کسطرح زندہ رہینگے فرمایا جس طرح کیڑا سرکہ
مین پوچھا پھر کسطرح اپنے دین کی حفاظت کرینگے فرمایا جسطرح آتش ہاتھہ مین اگر رکھین تو سرد ہو جاے اور
اگر ہاتھہ مین دباوین تو جل جاے حق تعالی نے قرآن شریف مین جابجا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول فرمایا یعنے
اطاعت کرو اللہ کی اوسکے فرائض مین اور رسول کی اوسکی سنتون مین شیخ اکبر کہتے ہین کہ عامل ہوا
مین تمامی سنتون کا سوا ایک سنت کے وہ یہ کہ حضرت علیہ السلام بی بی فاطمہ رض کے گھر مین بلا تکلف
آرام فرماتے اور مجکو بیٹی نہ تھی تاکہ اوسکے گھر مین استراحت کرون جان اے عزیز کہ فرعون والون سے
ایک مسخرہ از راہ عداوت موسے کی تشبہ کرتا تھا جس سے موسی کو نہایت رنج ہوتا تھا جب سب غرق ہوئے اوسمسخرہ

غرق ہو گیا تو موسیٰ نے التجا کی کہ یا الٰہی اسمیں کیا بھید ہے فرمایا تم میرے برگزیدہ ہو جب تمھاری وضع
اختیار کی تو اوسکو مخالفوں کے مانند عذاب کرنا مناسب نہیں غور کرو اے بھائیو کہ کلیم اللہ کی تشبیہ
گو کہ عداوت سے ہوئی یہ نتیجہ ملا کہ دنیا کے عذاب سے بچا۔ حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
تشبیہ از راہ محبت کرے اور آپ کی سنتوں پر چنگل مارے تو کیا کچھ انعام نہ فرماے گا لطف ہے۔ نظم
فرعون بود ناسزا ہرزہ گو مسخ روے سخرہ بیش فرعونیان زناسزگی مثل موسے شدہ بسخرگی
ماتم غرق راچو زد جبرئیل جامۂ عمر قبطیان در نیل نشد آن سخرہ ہلاک زغرق رخت مسخرہ خوش ز درد
بغرق کاگلہ کا سازین تبہ کرد از ہمہ بیش دیدہ ام آزار وین بدین مکرمت چہ از بندہ است کہ گر
مردہ اند و زندہ است گفت حق کاے گزیدہ ولیک چند ساختے باخویش را مانند سبب بر صورت گزیدہ
ابدا بمخالفان سزاست آن تشبہ از عداوت خواست ہر کہ چون مرگ کاہ عمر افزاست آنکہ از عشق
دوستی خیزد بکس چہ داند کہ تا چہ انگیزد اس واسطے آدمی کو ضرور ہے کہ سلف صالحین کی تشبیہ اختیار کرے حضرت
نے فرمایا من تشبہ بقوم فھو منہم اصل اون جنابوں کے اقتدا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے سنے
سے پاکان توجہے مکن بہ تکلف تشبہ مکن ہر کہ در زے پاک کیش انست بے حدیث نبی اندیشانست با تو
کہ زی الشان چیست کہ توانی بزی قریشان زیست اتباع شریعت نبوی اقتدائے طریق مصطفوی
تن بآداب اودرآوردن دل باخلاق او بپروردن جب آدمی سنتوں پر عمل کرے تقرب
رسالت مآب کا ڈھونڈیگا البتہ آتش دوزخ سے بچیگا مولانا روم فرماتے ہیں۔ ع اے دل ترسندہ از
نار و عذاب با چنان دست ولیکن از شراب جان اے عزیز حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی مثال
ایسی ہے کہ ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور تیار کیا اوسمیں انواع و اقسام کے نعمتوں کو اور بھیجا اونے بلوانے
کو جس نے قبول کیا بلانے والے کو گھر میں آیا اور کھایا وہ کھانا اور جس نے اجابت نکی نہ آیا گھر میں اور
نہ کھایا وہ کھانا مراد گھر سے بہشت ہے اور بلانے والے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں فرق کرنیوالے
درمیان لوگوں کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اور تمھاری مثل اس مرد کی سی مثل ہے
جسنے آگ جلائی تو اوسمیں ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہے اور میں پکڑنے والا ہوں

اور پرہیز کیے برگناہ و ریاست سے اگر اوسکو مصیبتین ایسی پہونچین کہ جان و مال جورو بچے قوم قبیلہ آبرو حرمت سبکی بربادی ہو اور بُرے مرضون مین مبتلا ہو اور اس بلیات مین جان دیکے آخرت کے سختیون مین گرفتار ہووے تب بھی ذرہ بھر شکایت کا حرف اوسکے دلمین خطور نکرے ہان جب برداشت ان سختیونکی نکرسکے تب بسبب اعتقاد عموم رحمت و مغفرت کے خداوند تعالی کے حضور مین التجا اور زاری جتنا کرے بہتر اور بجا ہے بلکہ مقتضے کمال ایمان کا ہے فوائد الفواد مین ہے کہ قیامت کے دن محبونکو حکم ہوگا کہ بہشت مین جاوین وے کہینگے ہم بہشت نوحظ کے لئے عبادت نہین کی بلکہ تیری محبت مین کی ہے حکم ہوگا کہ بہشت مین آؤ تاکہ وعدہ دیدار وفا ہووے وہ پھر بھی نہ جاوینگے اوسوقت ملائکہ نور کی زنجیر اونکی گردنون مین ڈال کر بہشت کی طرف کھینچینگے تفسیر حسینی مین ہے اہل تصوف کہتے ہین کہ محبت حق تعالی کی بندے کے ساتھ ارادہ توفیق اور ہدایت ہے اور محبت بندے کی ساتھ خدا کے اوسکی عبادت ہے اور دور رہنا معصیت سے وحی بھیجی اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام پر اسے داؤد جو شخص میری محبت کا دعوی کرے اور رات بھر سووے سو وہ جھوٹا ہے وکلا یصلح اور میری جنت کے لائق نہین جیسے بن معاذ نے کہا ہے کہ رائی برابر اللہ کی محبت محبوب تر ہے میرے نزدیک عبادت سے ستر سال کی إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا جَعَلَ لَهُ زَاجِرًا مِنْ قَلْبِهٖ جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالی کسی بندے کو کرتا ہے اوسکی لئے منع کرنے والا اوسکے دل کو یعنے اوسکے دلمین برائی بری تکی ڈالدیتا ہے کہ وہ اوسکو برا جانتا ہے امام غزالی نے فرمایا کہ خدا کی محبت ایک گوہر عزیز ہے اور محبت کا دعوی کرنا آسان نہین پس آدمی کو اپنے تئین محبون مین شمار کرنا بجا نہین کیونکہ علامتین محبت کی سات ہین (۱) موت سے بیزار نرہے کیونکہ موت اللہ کی ملاقات ہے (۲) جبتک اپنی جان و مال کو راہ خدا مین صرف نکرے محبوبیت کے درجے کو نہ پہونچیگا (۳) ذکر الہی مدام اسکے دلپر گذرے (۴) قرآن کو اور رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور ہر ایک چیز کو جو اونسے نسبت رکھتی ہو دوست رکھے (۵) خلوت و مناجات پر حریص رہے اور شب کا منتظر (۶) کہ عبادت کرنی اوسپر آسان ہو اور اوسکا بھاری پن جاتا رہے یہ ایسے دل ہین کہ اللہ کے یاد سے چین

علامات محبت سات ہین

پائے ہوئے ہین کسی عابد نے کہا ہے کہ مین بیس برس تک تکلف اور محنت سے رات کی نماز ادا کرتا تھا پھر بیس
برس آرام کے ساتھ خدا کے سب فرمانبردار بندون کو دوست رکھے اور مہربان رہے گنہگارون سے عداوت
رکھے شعب الایمان مین ہے سہل تستری نے فرمایا علامت خدا کی محبت کی محبت قرآن کی ہے اور علامت محبت
قرآن کی محبت پیغمبر علیہ السلام کی ہے اور علامت محبت پیغمبر کی محبت سنت ہے اور علامت محبت سنت کی
محبت آخرت کی ہے اور علامت محبت آخرت کی بغض رکھنا دنیا سے مگر بقدر حاجت مائۃ المسائل مین ہے
جو کوئی دعوی محبت آپکے کا کرے اور عمل اوسکا خلاف سنت رسول اللہ کا ہو وہ شخص جھوٹا ہے جان کہ سبب محبت
کمال وحسن ہے یا احسان یہ سب اسباب ثابت ہین حق سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جو کوئی ایکبار اپنے پر احسان کرے تو دوست رکھتے ہین اوسکو کیونکر دوست نہ رکھے ایسے جناب کو
کہ انکے سے نعمات دائمی پائین ہین اور بلیات سے نگاہ رکھا گیا ہے اور علامات محبت سے ہے کہ دل لگائے
رہے آپ سے اور بہت درود پڑھتے رہے اور دوست رکھے دیدار مبارک آپکے کو اور متخلق ہونا ساتھ
اخلاق آپکے اور اعراض ابناے دنیا سے اور غفلت اور کھیل بازی سے اور محبت رکھنی فقرا و مساکین سے
اور علما و صلحا و متبعین سنت سے اور بغض رکھنا فساق و اہل بدعت سے اور لذت پانی ساتھ
ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیخ عبد الوہاب متقی فرماتے ہین کہ خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی محبت کو اپنے دل اور روح اور جان اور بشرہ اور بال بال مین اسطرح پاتا ہون جیسے
کہ پانی سرد کا سریان اوس کے پینے وقت تشنگی اور گرمی مین پاتا ہون جب بلال کو نزع کا وقت
ہوا اون کی عورت رونے لگے بلال نے کہا مجھے خوشی ہے کل فجر کو حضرت سے ملون گا **نظم** چون بلال
از ضعف شد ہمچو ہلال ؛ رنگ مرگ افتاد بر روے بلال ؛ گفت جفتش الفراق اے خوش خصال ؛
گفت نے نے الوصال است الوصال ؛ گفت اے جان و دلم وا حسرتا ؛ گفت نے نے جان من وا فرحتا
جنگ احد مین ایک عورت انصاری کی باہر نکلی اور لاش اوسکے بھائی کی اور بیٹے اور خاوند کی
آگے اوسکے آئی کچھ التفات نکیا ملکہ پوچھتی تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب حضرت کو دیکھا
کہا کل مصیبۃ بعدک جلل یعنی ہر مصیبت آپ کی سلامتی کے بعد آسان ہے اور آثار حضرت کے

غلام بے حضرت کو نہ دیکھنے تو رنگ اون کا متغیر ہوجاتا حضرت نے اون کا حال دریافت فرمایا عرض کیا
یا رسول اللہ جسوقت آپکو نہین دیکھتا ہون تو ایسی ہی میری حالت ہوتی ہے اور حضرت کے دیدار سے
کمال مسرت ہوتی ہے بعد اوسکے آخرت کو یاد کرتا ہون تو ڈرتا ہون شاید کہ وہان آپکو نہ دیکھون کیونکہ
آپ اعلیٰ مقام مین رہینگے اور مین ادنی مقام مین پڑا رہونگا اور بڑی فکر یہ ہے کہ اگر اوس جہان مین
دوزخیون مین سے ہونگا تو آپکو کیونکر دیکھونگا حق سبحانہ نے یہ خوشخبری بھیجی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ اگرچہ یہ آیت ثوبان کے حق مین خاص ہے پر عام ہے واسطے جمیع مومنین کے جو خدا اور رسول
کی فرمانبرداری کرتے ہین ایک شخص نے حضرت علیہ السلام سے کہا کہ مین آپکو دوست رکھتا ہون فرمایا
آفت و بلا کے لئے مستعد رہ محبت تین قسم پر ہے ایک محبت دنیا کی وہ جڑ ہے سب گناہ کی مآل اوسکا حسرت
ہے دوم محبت دین کی کہ نفع اوسکا بہشت ہے یہ شیوہ عاملان ہے سوم محبت الٰہی کہ مایۂ شادی
ہے یہ کام اولیا کا ہے پس اگر بے غمی چاہیے تو ایسا یار طلب کر کہ ہلاک اوسکا ممکن نہو سردار سب اعمال
صالحہ کی نماز ہے نماز کی فضیلت بے حساب ہے احسن المواعظ کی جلد اول مین مرقوم ہے حضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تم کو وہ چیز کہ محو کردے اللہ بسبب اوسکے خطایا کو اور بلند
کرے درجات کو کہا ہان اے رسول خدا فرمایا پورا وضو کرنا مکارہ پر اور بہت سا چلنا طرف مساجد
کے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے آب وضو کے ہر قطرہ کے ساتھ ہر ایک عضو کے گناہ نکلجاتے
ہین قیامت کے دن آثار وضو سے اس امت کی چمکتی پیشانی نورانی ہاتھ پاؤن ہونگے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم اس نشانی سے پہچانینگے حضرت علیہ السلام نے فرمایا جانو لوگو کہ سب سے بہتر عمل تمہارا ایک
نماز ہے نہین محافظت کرتا وضو پر مگر مومن ہر وضو و غسل کے بعد نماز نفل پڑھنی اور ہمیشہ
باوضو رہنا موجب ہے دخول جنت کا حضرت بلال کے انہی دو عمل کے سبب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
شب معراج مین اون کے چلنے کی آواز سنی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب داخل ہو کوئی
تم مین مسجد مین تو چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور فرمایا خوشخبری دے اندھیرے مین چلنے والونکو

طرف مساجد کے پوری روشنی کی دن قیامت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین ہے کوئی شخص کہ وہ
گناہ کرے پھر اوٹھکر طہارت کرے یعنے وضو پھر نماز پڑھے یعنے دو رکعت پھر اللہ سے مغفرت مانگے لاکن اللہ
اوسکو بخشدیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو نماز کہ مسواک کرکے پڑھی گئی ہو اس نماز سے جو کہ
بے مسواک کرکے پڑھی گئی ہو فضیلت مین ستر درجے زیادہ ہے جو ابتدا مین وضو کے بسم اللہ اور بعد وضو
کلمہ شہادت پڑھتا ہے اوسکے لئے آٹھون دروازے بہشت کے کھولدئے جاتے ہین جہان تک کہ اذان
کی آواز جاتی ہے - ہر خشک و تر اوسکے لئے مغفرت مانگتا ہے اور اوسکو اجر ملتا ہے برابر ان کے
جو ہمراہ اوسکے نماز پڑھتے ہین موذن دن قیامت کے مشک کے ٹیلون پر ہون گے اذان سنتے ہی
کلمۂ شہادت اور رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا
کہا تو اوسکے گناہ بخشدینگے اور جواب اذان مثل موذن کے کہے پھر درود بھیجے اور دعاء وسیلہ پڑھے کہ
یہ موجب شفاعت کی ہے اور دعا بعد اذان مقبول ہوتی ہے جس نے بنائے مسجد چاہتا ہے اوس سے اللہ
ذات کو تو بنا وے گا اللہ واسطے اسکے ایک گھر جنت مین اور مسجد سے کچھر کوڑا نکالنا عمل صالح ہے مسجد کی آبادی
وہی کرتا ہے جو ایمان دار ہے حضرت علیہ السلام فرماتے ہین اوسکے لئے ایمان کی گواہی دو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بچاؤ اپنی مسجدون کو لڑکون اور دیوانون سے خرید فروخت کرنے سے جھگڑے
کی باتون سے آواز کے بلند کرنے حدود کے قائم کرنے تلوار کھینچنے سے حدیث مین ہے جو کوئی گیا طرف
مسجد جماعت کے تو ہر ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے دوسرے قدم ایک نیکی لکھی جاتی ہے آنے جانے
نبی علیہ السلام نے فرمایا جو صبح و شام مسجد کو جاتا ہے اللہ اوسکے لئے صبح و شام مہمانی تیار کرتا ہے جسکا
دل مسجد مین لگا رہتا ہے وہ سایہ عرش مین رہے گا حدیث مین آیا ہے المسجد بیت کل تقی مسجد گھر ہے
ہر متقی کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک نہر ہو تمھارے دروازے پر کوئی تم مین کا اوسمین
ہر دن پانچ بار نہایا کرے تو کچھ میل کچیل باقی رہیگا کہا نہین فرمایا یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی
محو کردیتا ہے اللہ بسبب اوسکے خطاؤن کو چاہئے کہ طمانیت اور حضور قلب سے نماز پڑھنے مین
کوشش کرین چونکہ نماز بغیر حضور دل کے اعتبار نہین رکھتی ہے اسلئے مستحب ہے کہ ہر رکن مین

اسعد رہے کہ ایک لحظہ حضوری میسر ہووے اور تکبیر کہنے کے وقت اللہ کے جلال و عظمت کو دل پر لاوے ابراہیم ادہم نے فرمایا جس نے اپنے دل کو تین جگہ مین نہ پایا تو یہ نشانی اس بات کی ہے کہ اوس پر دروازہ سعادت کا بند ہے ایک وقت قراءت قرآن دوسرے وقت ذکر تیسرے وقت نماز ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ کی رفاقت چاہتا ہون جنت مین فرمایا اعانت کر میری اپنی جان پر کثرت سجود سے ثوبان نے حضرت سے پوچھا تھا ایسا کام بتاؤ جو جنت مین لیجاوے فرمایا علیک بکثرۃ السجود تو جو کوئی سجدہ اللہ کو کرے گا لاکن بلند کرے گا اللہ بسبب اوسکے ایک درجہ اور مٹائے گا ایک گناہ سنت اور نفل نماز گھر مین پڑھنی فضل ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا نوروا منازلکم بالصلوٰۃ وقراءۃ القرآن روشن کرو گھرون کو اپنے ساتھ نماز اور تلاوت قرآن کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان رمضان تک مکفرات ہین اون گناہون کی جو اون کے درمیان ہوئے ہین فضل اعمال نماز پڑھنا اول وقت مین ہے آدمی جنگل یا میدان مین ہو تو ہر نماز کے لئے اذان و اقامت کہے تو اوسکے پیچھے خدا کا ایک لشکر نماز پڑھتا ہے جسکے دونون سرے نظر نہین آتے یہ نماز جماعت کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے جماعت سنت موکدہ بلکہ واجب ہے جماعت کا پچیس گنا اجر ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عشا جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک قیام کیا جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی گویا ساری رات قیام کیا حدیث مین ہے افضل نماز آدمی کی اوسکے گھر مین ہے مگر نماز فرض تم بزرگی دو اپنے گھرونکو کچھ نماز پڑھکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز صبح جماعت سے پڑھکر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کیا پھر دو رکعت اشراق پڑھی اوسکو برابر حج و عمرہ کے اجر ہو گا گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور ایسا ہو تا ہے جیسے کہ اوسکی مان نے اوسکو جنا تھا انسان مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہے یہ دو رکعتین اون سے کفایت کرتی ہین جسنے پڑھی دو رکعتین ضحے کی نہین لکھا گیا وہ غافلون مین جسنے پڑھی چار رکعتین لکھا گیا وہ عابدون مین یہ نماز دو رکعت سے بارہ تک ہے جتنا زیادہ پڑھے اوتنی فضیلت ہے حدیث مین ہے کہ ایک

فضیلت جماعت

نماز صبح و اشراق

صلوٰۃ الاوابین

للرجل فی رکعتی الضحی الف الف حسنۃ یعنی لکھا جاتا ہے واسطے آدمی کے ثواب بین دو رکعت ضحی کی لاکھ لاکھ نیکیان حدیث ہے کہ جس نے پڑھین چھہ رکعتین بعد مغرب کے برا کلام نکیا اون کے بیچ بین تو یہ برابر بارہ سال کی عبادت کے ہوگا مغرب کے نماز نفل کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم انی استودعتک دینی فاحفظہ علی فی حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی تاکہ ثابت رکھے اللہ تعالی اوپر ایمان کے اور امن دیوے گھبراہٹ سے اور خواری سے کشکول بین بعضے صحابہ حال سے مروی ہے کہ اوسنے کہا لو انی خیرت بین دخول الجنۃ وبین صلاۃ رکعتین لاخترت صلاۃ الرکعتین اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان دخول جنت اور درمیان دو رکعت نماز کے البتہ اختیار کرون مین دو رکعت نماز کو کیونکہ جنت مین اپنے حظ مین مشغول رہونگا اور دو رکعت مین اپنے رب کے ساتھ مشغول رہونگا اور اسکو اوس سے کیا نسبت ہے نماز تہجد افضل نماز بعد فرض کے تہجد ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعت تہجد کی بہتر ہین دنیا و ما فیہا سے ولو لان اشق علی امتی لفرضتہا علیہم اگر امت پر مشقت ہوتی تو اوسکو مین فرض ٹھہراتا اور یہی حدیث مین ہے صل من اللیل نماز پڑھ رات کی اگرچہ مقدار دودھ دوہنی بکری کے عوارف مین ہے کہ ہوتا ہے یہ اندازہ بقدر چار رکعت کے اور کہا گیا مقدار دو رکعت کے ایک رکعت تہجد کی بہتر ہے ہزار رکعت سے پس طالب کو چاہئے کہ اوسکے ادا کرنے مین سستی نکرے ؎ اے خواجہ چہ جوئی زشب قدر نشانی، ہر شب شب قدر ست اگر قدر بدانی ؛ حق تعالی نے نماز تہجد کی ترغیب مین اور تہجد گذارون کی تعریف مین ارشاد فرمایا کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون. تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم الآیہ ومن اللیل فاسجد لہ وسبحہ لیلا طویلا ان ناشئۃ اللیل ھی اشد وطاء واقوم قیلا والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے تہجد کے لئے اپنے تئین بیدار کیا اور کلمہ توحید اور الحمد للہ وسبحان اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ کہکے اللھم اغفرلی کہا یا دعا کی اوسکی دعا قبول ہوتی ہے پس اگر وضو کرے اور نماز پڑھے نماز اوسکی مقبول ہوتی ہے اللہ تبارک وتعالی ہر رات آسمان

دنیا پر اوترتا ہے جبکہ ثلث آخر شب کا باقی رہتا ہے فرماتا ہے کون مجکو پکارتا ہے کہ مین اوس کی
دعا قبول کرون کون مجھسے مانگتا ہے اوسکو دون کون مجھ سے استغفار کرتا ہے کہ مین اوسکو بخشون
حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے تم رات کو اوٹھا کرو یہ عادت ہے اون صالحون کی جو تم سے پہلے تھے
تمہارا قرب ہے رب سے کفارہ ہے گناہون کا مانع ہے گناہون سے عائشہ رضؓ نے کہا تو قیام لیل
کو مت چھوڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اسکو نچھوڑتے اگر بیمار یا کسلمند ہوتے بیٹھکر پڑھتے۔
عاقبۃ المتقین مین ابن عمر سے مرفوعا ہے جس نے دس آیتین پڑھین وہ غافلون مین نہین لکھا جاتا
ہے جسنے سو آیتین پڑھین وہ قانتین مین ہوا جس نے ہزار آیتین پڑھین وہ مقنطرین مین ہے
یعنے اوسکو ایک قنطار اجر ملیگا حافظ منذری نے کہا سورۂ تبارک سے آخر قرآن تک ہزار آیتین
ہوتی ہین اللہ تعالی رحم کرے حافظ منذری و صاحب عاقبۃ المتقین پر کہ فائدہ عجیبہ سے ہم کو
خبر دی کہ یہ دو خبر یاد ہین اور پڑھنے مین نماز تہجد کے آسان ہین اور اجر اسکا بے حساب اللہم
وفقنا لما تحب وترضی حدیث مین ہے رات کو ایک ساعت ایسی ہوتی ہے اگر کسی مسلمان
کو ملجاوے وہ اللہ سے سوال خیریت دنیا و آخرت کا کرے تو اللہ اوسکے سوال کو پورا کرے جسوقت
کہ بندہ نماز کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو کہتا ہے پروردگار کہ دیکھو میرے بندے کی طرف نکلا اپنی
چادر سے اور چھوڑ دیا اپنی خوبصورت عورت کو مناجات کرتا ہے مجھ سے گواہ رہوا اے فرشتو تحقیق
کہ مین نے بخشا اون کو جس نے پڑھی دو رکعت اندھیرے گھر مین سات رکوع و سجود پوری پوری
کے واجب ہوتی ہے اوسکے لئے جنت بغیر حساب اور عذاب کے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا
جو کوئی نماز تہجد گذارے مین اوسکو بہشت مین لاؤن اور ساتھ وسطی اور سبابہ کے اشارہ فرمایا
کہ مین اور تہجد گذار ایسا ملے رہین ابوہریرہ کی حدیث مین ہے کہ تہجد گذار پر حق تعالی کی رحمت جیسے
اور موئے نازل ہوتی ہے یہان تک بیان احادیث ہے اب ہم اولیاء اللہ کے اقوال کو نقل
کرتے ہین شاہ عبدالقدوس گنگوہی فرماتے ہین دولت بیداری شب بیداران شنیدہ اند کہ ایشان
زندہ دلانند تجافی جنوبہم مدح ایشانست مردہ دلان کہ غافل انداز دولت بیداری شب

چہ دانند کہ شب چیست و چہ نور دارد ۞ دولت جاوید خواہی خیز شبہا زندہ دار ۞ خفتہ نابینا بود دولت
بہ بیداران رسد ۞ جامی فرماتے ہین ۞ دوست بیدار و مرد عشق آئین ۞ سر راحت نہادہ بر بالین
حی قیوم پیش تو قائم ۞ تو گرفتار مردگان دائم ۞ چند باشی درین معاملہ گرم ۞ شرم بادت درین
معاملہ شرم ۞ فضیل کہتے ہین کہ ہر شب حق تعالی فرماتا ہی این المدعون لمحبتی فی النھار کہان
ہین دعوی کرنے والے میری محبت کا دن مین آیا ہنین دوست رکھتا ہے ہر ایک خلوت کو اپنے
دوست کے سوا مین اپنے دوستون پر مطلع ہون اور فرداے قیامت مین اون کی آنکھہ
ٹھنڈی رکھونگا قشیری رح تفسیر تعلیم خائنۃ الاعین مین فرماتے ہین کہ محبون کے آنکھون کی
خیانت یہ ہے کہ مناجات کے وقت نیند کو آنکھہ کے قریب آنے دین مَن نام عنی نام عنہ وصالی
۞ خواب را با دیدۂ عاشق چہ کار ۞ چشم او چون شمع باشد اشکبار ۞ چشم ہاے عاشقان را خواب
نیست ۞ نمک لفس آن چشم ہاے آب نیست ۞ قطعہ آنرا کہ غم یار بود چون خسپد ۞ چشمیکہ در و خار بود چون
خسپد ۞ ای دل تو گنہ مے کنی و مے خسپی ۞ آنکس کہ گنہگار بود چون خسپد شعر عجب للمحب کیف
ینام در بیل نوم علی المحب حرام ۞ جو ازل مین سعید ہے اور محبت آلہی اوسکے دلمین جاگیر ہو گئی
کبھی سستی نکریگا ۞ جس نے دیکھا خواب خوش روز ازل ۞ وہ نہین لاتا ہے طاعت مین خلل ۞ بار محنت
کو اوٹھاتا ہے بیان ۞ بے قصور و بے فتور و بے تکان ۞ ۞ بقدر الکد تکتسب المعالی ۞ ومن
رام العلا سہر اللیالی ۞ تروم الغر ثم تنام لیلا ۞ یغوص البحر من طلب اللالی ۞
نماز تہجد بہترین تحفہ ہے نزدیک جناب باری جل شانہ کے نظم حشر مین پوچھے گا بندون سے خدا ۞
پیشکش میرے لئے لائے ہو کیا ۞ کیا تمھارے پاس دستاویز ہے ۞ ارمغان کیا روز رستاخیز ہے ۞
واسطے حق کے تو کم کر خورد و خواب ۞ ہے یہ از بس ارمغان پر ثواب ۞ ہو قلیل النوم ما یہجعون ۞
صبح کے دم ہو تو از یستغفرون ۞ آل داؤد علیہ السلام رات دن کی ساعتون کو تقسیم کرتے تھے یعنے
ہر ساعت مین ایک اونھون مین سے واسطے عبادت کے قائم ہوتے حسن بصری رح فرماتے ہین کہ فی
قیام شب اتنا فرماتے کہ قدم مبارک سوج جاتے تھے بزرگان دین جیسے عثمان بن عفان سعید بن

حبیب تمیم داری اور امام اعظم رضی اللہ عنہم ہر رات مین ایک قرآن شریف ختم کرتے تھے اور امام اعظم کی چالیس
سال عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنا مشہور ہے اور بزرگان دین سے تھوڑے وقت کے عرصہ مین بڑے
بڑے کام ہوئے ہین جیسے ایک شب مین چار ختم قرآن تو ایسی باتون پر انکار نکرے یہ منجملہ کرامات ہے اور اصل
اسکی قصۂ معراج ہے جنید بغدادی کو کسینے خواب مین دیکھا اور پوچھا کہو کہ اللہ نے تمہارے ساتھ
کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا بے کار ہوگئین عبادتین اور نیست ہوگئین اشارتین اور کام نہ آیا کچھ الا
رَکَیعَات رَکَعْنَاهَا فِی جَوْفِ اللَّیْلِ مگر چند رکعتین جو آدہی رات کو ہم نے پڑھی تہین نقل ہے
کہ ایک بزرگ کی ایک شب نماز تہجد کی فوت ہوئی سو دن کو گھوڑے پر سے گر پڑے اور پاؤن ٹوٹ گیا جب
اون بزرگ نے غور کیا کہ آیا مجہسے کون ایسی خطا ہوئی جو یہ نتیجہ ملا ہاتف غیبی نے آواز دی کہ تم سے
آج نماز تہجد فوت ہوئی یہی سبب ہے بعض بزرگون کا قرآن شریف بے وضو چھونے کے سبب ہاتھ
کٹ گیا اور بعض کا دست چپ سے قرآن شریف لینے کے سبب تنبیہ ہوئی مطلب یہ کہ ابرار کا معاملہ
بہت دشوار ہے بہ نسبت اشرار کے اشرار کو مہلت ملتی ہے وہ باعث شقاوت ہے ابرار کو آناً فآناً
تنبیہ ہوتی ہے اوسمین اون کی سعادت ہے جو شخص نماز تہجد پر مداومت کرتا ہے تو بھی اپنے انجام
سے بے فکر ہونا نہ چاہئے اور ہمیشہ خاتمہ کا ڈر رکھے کیونکہ بسا عابد مثل برصیصا و بلعام باعور کے
مردود ہوگئے شعر ؎ یا راقد اللیل مسرورا باولہ ؎ ان الحوادث قد یطرقن اسحارا ؎
لا تامن بلیل طاب اولہ ؎ فرب اخر لیل اجج النارا ؎ تہجد گذار کو چاہئے کہ صبح کی نماز
کی حفاظت کرے جماعت سے گذارے ایسا نہ ہو کہ تہجد کی ماندگی سے صبح کی نماز قضا کرتا رہے یا تنگ
وقت مین بے جماعت پڑھے ابو العالیہ کہتے تھے اعظم ذنوب یہ ہے کہ آدمی قرآن سیکھ کر سو رہے
نماز تہجد مین نہ پڑھے ابراہیم ادہم نے بیت المقدس مین یہ سنا کہ اوٹھنا رات کا بچاتا ہے شعلۂ دوزخ
سے اور ثابت رکھتا ہے قدم کو صراط پر فلا التساہل فی قیام اللیل پس قیام شب مین سستی نکر
سلیمان علیہ السلام کی مان نے کہا اے بیٹے نہ سو تو رات مین پس جو کوئی سویا رات بھر جائے یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ وَهُوَ مُفْلِسٌ مِنَ الْحَسَنَاتِ آئیگا قیامت مین اسحال مین کہ مفلس ہوگا نیکیون سے۔

کسی نے بہت بے بغیر چھوئے ۱۲۱۲۱۲۱

اویس قرنی رض ایک شب سجدہ مین لبسر کرتے اور ایک شب رکوع مین ۵ رات کو جبکہ لوگ سوتے ہین ؛
اہل دل جاگتے ہین روتے ہین ؛ کاٹتے گاہین رکوع مین رات ؛ لاکھ زاری و سوخشوع کے ساتھ ؛
کبھی رہتے سجودمین ہین پڑے ؛ صبح کرتے ہین گہہ کھڑے ہی کھڑے ؛ سفیان بن عیینہ کہتے تھے جب
میرا دن سفیہ کا سا دن اور میری رات جاہل کی سی رات ہو تو پھر مین اس علم کو جسے مین نے لکھا
ہے کیا کرون حسان بن عطیہ نے کہا کہ جو شخص قیام لیل کو طویل کرے گا اللہ اسپر طول یوم القیمۃ
کو آسان کر دے گا ابراہیم ادہم نے کہا ہے میزان مین بہت بھاری وہ عمل ہین جو بدن پر بہت
بھاری ہین پس تہجد سے کوئی عمل ثقیل تر نہین جو شخص تہجد کے لئے بیدار رہو اپھر نیند کے غلبے
سے سو گیا تو اوسکی میزان مین ایک حسنہ لکھین گے جسکے سبب قیامت مین اوسکی نجات ہوگی تہجد
کی بارہ رکعت ہین اور آٹھ بھی جسقدر قرارت قرآن میسر ہو پڑھنے مین بڑی فضیلت ہے
جیسے سورہ طٰہٰ سجدہ یٰس زمر دخان انا فتحنا واقعہ حدید حشر ملک مزمل بعض ہر دوگانہ مین آیۃ الکرسی سے
و آمن الرسول پڑھتے ہین آسان طریقہ یہ ہے کہ بعد فاتحہ تین تین بار قل ہو اللہ پڑھے اور رکوع
و سجود کی تسبیح ہوسکے تو پانچ یا سات بار کہے جیسا طول قیام مین ثواب ہے ویسا ہی طول سجدہ مین بھی
فضیلت ہے امی لوگونپر یہہ بہت آسان عبادت ہے طاقت کھڑے رہنے کی نہو تو بیٹھکر پڑھین
اگر نیند کے غلبے والا اور بے توفیق ہے تو سونے سے پہلے پڑھ لے اگر نزلہ کے سبب پانی سے ضرر ہو یا
پانی نپاوے تو تیمم کرلے اگر نماز نہ پڑھ سکے تو قبلہ رخ بیٹھکے لا الہ الا اللہ سو بار سبحان اللہ
وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ سو بار درود سو بار پڑھ لیوے جو شخص طالب آخرت ہے اور
ہشیار ہے اوسکو یہ باتین ضرور ہین اس زمانہ غفلت مین پنجگانہ اوسکے شرائط کے ساتھ ادا کرین تو
بس ہے نماز تہجد کہان ادا ہوسکتی لاکن بعض احباب میرے ایسے ہین کہ قیام لیل کے شائق ہین
اونھین کی ترغیب کے لئے مین نے یہان لکھا ہے ہر حالمین حضور قلب چاہئے خواجہ بندہ نواز فرماتے
ہین ۵ دل اگر خفتہ بود دیدہ بیدار چہ سود ؛ خانہ ویران چہ شود رونق بازار چہ سود ؛ ای ہمین
شستن و برخواستنت نیست نماز ؛ دل چو حاضر نشود جنبش بے کار چہ سود ؛ جب توفیق حق سے

نماز تہجد میسر ہو تو خود پسندی و عجب نکیا چاہیئے اگر ایسا خیال فاسد آوے تو بزرگان دین کے حالات کو یاد کرنا چاہیئے تاکہ یہ عجب دفع ہو ؎ از دل و از دیدہ ات بس خون رود؛ تا ز تو این معجبے بیرون رود؛ بسا لوگ ہین کہ دو چار روپیون کے لئے ساری رات بیدار رہتے ہین وہ خود پسندی نہین کرتے اور خیال کرے کہ اسوقت کتنے آدمی جنگل اور میدان اور دریا مین اور شہرون مین ڈرنے والون اور عاجزی کرنے والون سے اوٹھے ہون گے اور خدا تعالی کے دروازے پر کھڑے ہون گے دل بریان چشم گریان اور زبان پاک رکھتے ہونگے پس میری نماز لائق اوس پادشاہ بزرگ کے کیسی ہوگی یہ سوچکے اپنے عمل صالح کو محض حق تعالی کی توفیق سے سمجھے جو اپنے عمل کو بڑا جانے اوسکے نیک عمل بگڑ جاتے ہین اور عجب ہے اس سے جو نہین ملاحظہ کرتا ہے نظر کو اوسکے جس نے اقرب الیہ من حبل الورید ہے اور نہ التفات کرتا ہے طرف اچھا جاننے اللہ کے اور اوسکے ملائک اور ابنیا اور اولیا اوسکے کے اور نہ مشغول ہوتا ہے ساتھ اعمال صالحہ اور التفات کرتا ہے طرف اچھا جاننے اقربا اور احباب اور اعدا اوسکے کے پس جبکہ انسان عمل سے ارادہ نمائش کا کرتا ہے تو وہ سبب ہے واسطے عذاب کے چونکہ مین نے پہلے ہی سے وعدہ مختصر کا کیا تہا اسلئے باقی اعمال صالحات کو اختصار کے ساتھ لکھتا ہون روز جمعہ دوسرے دن کے موافق بیکار نہ چہوڑے درود اور سورہ اخلاص اور کلمہ تمجید زیادہ تر پڑہے سورہ یس اور کہف بھی غسل کرے سویرے مسجد کو جاوے ہو سکے تو صلوۃ التسبیح پڑھے جمعہ کی مقبول ساعت مین دعا مین مشغول ہووے خاص کر کے عصر سے غروب آفتاب تک دعا مین ذکر مین اور درود شریف مین مشغول ہووے حدیث مین ہے تم روز جمعہ مجھپر بہت درود بھیجا کرو درود مجھپر عرض کئے جاتے ہین جس نے دیا دن جمعہ کے اوسکے سارے گناہ بخشے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عمل ابن آدم کا دوچند ہوتا ہے ایک حسنہ سے دس گنا سات سو گنے تک ہوتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اوسکی جزا مین دونگا روزہ سپر ہے آگ دوزخ سے جس نے افطار کرایا صائم کو اوسکو برابر صائم کے اجر ہوگا اور صائم کے اجر سے کچہ کم نکیا جاوے گا جس نے پانی پلایا کسی روزہ دار کو اللہ میرے حوض سے اوسکو پلاوے گا پھر وہ پیاسا نہ ہوگا جبتک کہ جنت مین جاوے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے

روز جمعہ

روزہ رمضان

فضیلت روزہ

ثواب روزہ

عبادت شب قدر

رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگے گا اور نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوین گے شب قدر مین اکثر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ حضرت نے یہ دعا بی بی عائشہ کو سکھلائی تھی شب قدر کے قیام کا اجر برابر ہزار رات کے ہے ماہ رمضان مین ہر فرض کا ادا کرنا برابر ستر فرض کے اجر رکھتا ہے اعتکاف عشرہ اخیرہ رمضان مین مسنون ہے اوس سے آتش دوزخ سے نجات ملتی ہے جس نے اعتکاف کیا ایک دن اللہ کے لئے کریگا اللہ درمیان اوسکے اور نار جہنم کی تین خندق دور تر خافقین سے صدقہ فطر دینے سے روزہ قبول ہوتا ہے ابن عباس کہتے ہین فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو واسطے پاک ہونے صائم کے لغو و رفث سے مساکین کے کھانے کو سو جس نے ادا کیا اوسکو پہلے نماز سے تو یہ زکوۃ مقبولہ ہے روزہ ستہ شوال برابر صیام دہر کے ہے ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے آدمی گناہون سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا آج اوسکی مان نے اوسکو جنا ہے صاحب قربانی کو بدلے ہر بال کے ایک نیکی ملتی ہے صاحب قربانی ذبح کر سکے تو قربانی کے پاس رہے حضرت نے فرمایا اے فاطمہ تو اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جو قطرہ خون کا گرے گا تیرے اگلے گناہ بخشے جاوینگے کہا یہ خاص میرے لئے ہے یا سبکے لئے فرمایا ہمارے لئے اور سارے مسلمانون کے لئے ہے قربانی واجب ہے ہر مسلمان مقیم غنی پر قربانی دبلی اور آدھی دم کٹے ہوئی یا آدھا کان کٹا ہوا نہو اور جائز نہین وہ بکری جو لنگڑی ہو اور کانی اور بیمار جو گھانس کھا نہ سکے اور وہ جو جاتی رہے بینائی آدھی سے زیادہ (فضیلت عشرہ ذیحجہ) حدیث خدا کے نزدیک کوئی عمل صالح کسی زمانہ مین ایسا محبوب نہین ہے جو ان ایام عشرہ مین ہے پوچھا کیا جہاد بھی انکے برابر نہین فرمایا ہان جہاد بھی نہین ہے تین بار یہی ارشاد کر کے فرمایا مگر یہ اور بات ہے کہ کوئی آدمی اپنی جان و دولت لیکر نکلے پھر واپس نہ آوے ان دنون مین روزہ رکھنے کا بڑا ثواب ہے روزہ آٹھوین ذیحجہ کا کفارہ ہے ایک برس کے گناہون کا حدیث مین ہے جس نے شب بیداری کی چار رات واجب ہوئی اوسکے لئے جنت یا مغفرت آٹھوین شب ذی حجہ کی اور رات عرفے کی اور رات عید قربان کی اور رات عید فطر کی جو ان راتون مین بیدار رہے قیامت کے ہول و وحشت سے امن مین رہے

اعتکاف
صدقہ فطر
روزہ ستہ شوال
قربانی
فضیلت عشرہ ذیحجہ
روزہ آٹھوین

عرفے کا روزہ دو سال کے گناہون کا کفارہ ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے اِن ایام عشرہ مین تسبیح تحمید تہلیل تکبیر بہت کہا کرو ہر دن کا روزہ برابر روزہ ایکسال کے ہر رات کا قیام برابر شب قدر کے اجر رکھتا ہے باوجود اتنی فضیلت کے لوگ غافل رہتے ہین عرفے کے دِن بہترین دعا کلمۂ توحید کی کثرت ہے اور تکبیر تشریق کہنی واجب ہے اور عمل صالح لقوله تعالیٰ وَاذکروا الله فی ایام معدودات حدیث مین ہے زَیِّنُوا اَعْیَادَکُمْ بالتکبیر یعنے زینت دو اپنی عیدون کو بسبب کہنے تکبیر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن اعمال عرض کیے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ جب میرے عمل عرض کیے جاوین تو مین روزہ دار رہون اوس اِن دونون دنون مین اللہ ہر مسلمان کو بخشتا ہے مگر مہاجرین کو فرماتا ہے اونکو چہوڑ دو جبتک کہ یہ باہم صلح کرین جمعرات کے ساتھ جمعہ کا روزہ بھی ملالیا تو اوسکے لیے جنت مین محل بنایا جاتا ہے حضرت علیہ السلام نے ابوہریرہ کو اور ابودردا کو وصیت کی تھی کہ ہر مہینے مین تین روزے رکھا کرو یہ تینون روزے برابر صوم دہر کے ہین یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ مین ہر دن دس گناہ مٹ جاتے ہین ہر نیکی دس گنی ہوجاتی ہے ہر ایک دن کا محرم مین روزہ رکھنا برابر تیس دن کے ہے روزہ دن عاشورے کا کفارہ ہے ایک سال کا اوسکے ساتھ ایک روزہ ملائے تنہا نہ رکھے مسلم کی روایت مین ہے کہ نوین دسوین کو رکھو حضرت نے فرمایا جس شخص نے وسعت کی اپنے اہل وعیال پر دن عاشورے کے وسعت کریگا اوسپر خدا سارے برس حدیث مین ہے جب شب نصف شعبان ہو تو تم رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو اللہ اوس رات غروب آفتاب سے طرف آسمان دنیا کے نازل ہوکر فرماتا ہے هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِر۔ آیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ مین اوسکو بخشون کون ہے رزق مانگنے والا کہ مین اوسکو رزق دون کون ہے مبتلا کہ مین اوسکو تندرست کرون یہان تک کہ فجر ہو اور ساری خلق کی مغفرت کرتا ہے مگر مشرک وکینہ ور اور قاتل نفس کی آدمی کو چاہیے کہ اِن گناہون سے توبہ کرے اور بزرگی والے رات دن مین اور دنون کے سرلکا غافل نہ رہے لا الہ الا اللہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیه اور درود بہت پڑھے قوله تعالیٰ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ قرآن شریف مین جابجا نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی تاکید ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنیاد نماز کی پانچ چیزون پر ہے منجملہ اون کے ایک زکوٰۃ ہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے

کوئی بندہ جو نماز پنجگانہ پڑھتا ہے رمضان کا روزہ رکھتا ہے زکوۃ نکالتا ہے کبائر ہفتگانہ سے بچتا ہے مگر اوسکے
لئے دروازے جنت کے کہول دئے جاتے ہین کلام مجید مین زکوۃ نماز کے ساتھ بیاسی جگہ مذکور ہے زکوۃ کے
معنے ہین بڑھنا اور پاک کرنا زکوۃ سے مال بڑھتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکالنے حق فقرا کے اور واجب
ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہان تک کہ گنہگار ہوتا ہے اسکی تاخیر سے بلا عذر نصاب زکوۃ
ساڑھے باون روپے ہین ہر پانچ اونٹ مین ایک بکری - ہر تیس گاے یا بھینس مین تبیعہ یعنے جس بھینس یا گاے
یا نر کا دوسرا برس شروع ہو بکریان جب چالیس ہون تب ایک سو بیس تک ایکسالہ ایک بکری دے اوس
جب زیادہ ہون تب دو بکری دے دو سو تک کہیتی جو برسات سے ہو دسوان حصہ اوسمین زکوۃ ہے اور جو
پانی ڈول سے دیوے تب بیسوان حصہ زکوۃ ہے حدیث مین ہے کہ اللہ تعالی پالتا ہے تمھاری ایک کہجور ایک
لقمے کو جس طرح کوئی تم مین بچا گھوڑے یا اونٹنی کا پالتا ہے یہان تک کہ وہ برابر کوہ احد کے ہوجاتا ہے
اور فرمایا حضرت نے بڑھگیا ایک درہم لاکھ درہم پر یعنے امیر کا لاکھ روپیہ دینا فقیر کا ایک پیسہ دینا اجر مین
برابر ہوتا ہے حضرت نے فرمایا بچو تم آگ دوزخ سے اگرچہ آدھی کہجور کے صدقہ سے - صدقہ بجھاتا ہے اللہ کے
غضب کو دور کرتا ہے بری موت کو صدقہ دوستون پر صدقہ وصلہ دونون ہوتا ہے افضل صدقہ وہ ہے جو ذی
رحم دشمن پر ہو اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی دن بندے صبح نہین کرتے مگر دو فرشتے آسمان سے
اوترکر یہ کہتے ہین کہ ای اللہ عوض دے خرچ کرنے والے کو دوسرا یہ کہتا ہے کہ اے اللہ تلف کر کنجوس کو اور اپنی
حیات مین ایک درہم دینا بہتر ہے اوس سے کہ بعد موت کے سو درہم دیوین اور جمیع انواع صدقات کو غنیمت
جانے از انجملہ راستہ گم کئے ہوئے کو راستہ بتلانا - لوگون سے اذیت کی چیز کو دور کرنا بھلی بات کا حکم کرنا منع کرنا
بری بات سے ہاتھ پکڑ کر اندھے کو لیجانا حدیث مین ہے اسماع الاصم صدقۃ سنا دینا بہرے کو صدقہ ہے
پیٹ بھر دینا ایک بھوکے کا اپنے اہل پر ثواب کی توقع سے خرچ کرنا اور مراد کسی شخص کی کہ قاصر ہے اس کے
بیان سے دوسرے کو سمجھا دینا تسبیح وتکبیر وتہلیل کہنی اپنی عورت سے پارسائی کے لئے صحبت کرنی زنا سے باز
رہنا مدد کرنا آدمی کا اوسکے سامان اوٹھانے مین اپنے سواری پر درمیان دو شخص کے عدل کرنا دور کرنا
کسی چیز کا ضرر یا پایہ ہے ہر قدم جو واسطے نماز کے اوٹھاتا ہے نفقہ کرنا اپنے اہل پر تبسم کرنا اپنے بھائی کو

انواع صدقات

دیکھہ کے اور درخت پیر نا اور زراعت کرنی تاکہ اوس سے طالب رزق روزی کھاوے سکھانا علم نافع کا کھودنا نہر اور چاہ کا بنا کرنا مسجد کا مصحف مجید جو اپنے واسطے رکھہ چھوڑے اور جمیع مومنین کی بخشش مانگنی درود شریف پڑھنا اور فرزند جو بعد موت والدین کی بخشش مانگے اور عاریت دینا جانورون کا عاریت دینا ڈول کا اور صلاح کروانا درمیان مین مسلمانون کے مدد کرنا کسی حاجت مند ملہوف کی صدقہ ہے غرض انواع صدقات اعمال صالحات سے ہین انکو غنیمت جانے اور تا بمقدور بجالاوے اور بدترین صدقہ وہ ہے جو اپنے صدقہ کو واپس لیوے اور وہ حدیث کہ جس کے پاس صدقہ نہو تو وہ یہود پر لعنت کرے سو موضوع ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تدارکوا الھموم والغموم بالصدقات الخ یعنے تدارک کرین اندوہ وغم کو ساتھہ دینے صدقون کے دور کرے اللہ تعالی تم سے نقصانون کو اور رد دیوے تم کو تمھارے دشمنون پر اور ثابت رکھے وقت سختی کے تمھارے قدمون کو داؤد علیہ السلام نے دعا کی کہ الہی میزان دکھون اللہ نے خواب مین بتلایا اوسکی عظمت سے بے ہوش ہوگئے جب ہشیار ہوئے تو عرض کی الہی من الذی یقدر ان یملاء کفتہ من الحسنات الہی کون شخص اسکے پلے کو حسنات سے بھر سکتا ہے فرمایا اے داؤد جو وقت خوش ہوتا ہون مین اپنے بندے سے تو ایک کھجور کی خیرات کے ثواب سے بھر دیتا ہون حضرت علیہ السلام نے فرمایا سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے بعید ہے آگ دوزخ سے جاہل سخی دوست ہے اللہ کو عابد بخیل سے حدیث ہے جو کوئی مسلمان کپڑا پہناوے یا کھلاوے یا پلاوے پہناوے گا اللہ اوسکو بہشت کے سبز لباسون سے اور کھلاوے گا بہشت کے میوون سے اور پلاوے گا اوسکو اللہ شراب مہر کی ہوئی ۵ تا ماتان باشی زقہر کردگار ؛ صدقہ میدہ در نہان و آشکار ؛ افضل عمل حج مبرور ہے یعنے جس مین کوئی معصیت واقع نہو کسی نے کہا مبرور وہ حج ہے کہ بعد اوسکے پچھلا حال اگلے حال سے اچھا ہووے یہ علامت ہے قبول ہونیکی جس کا حال بعد حج کے بہتر ہو جاوے تو یہ علامت ہے مردود ہونے کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے حج کیا پھر فحش نکیا فسق نہ کیا وہ اپنے گناہون سے ایسا پھرا جیسے آج اوسکی مان نے اوسکو جنا ہو حج مبرور کی جزا سوا جنت کے کچھہ نہین ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نکلا حج کو پھر مرگیا لکھا ہے اللہ تعالی نے اوسکے لئے اجر حاجی کا قیامت کے دن تک حدیث مین ہے کہ نفقہ حج مین مثل نفقہ کے راہ خدا مین سات سو گنا

قوله تعالی واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما اس آیت مین زیارت کرنی حضرت کی سنت اور قربت ہونے کی دلیل ہے درۃ المضیۃ اور جذب القلوب مین بہت احادیث لکھی ہین از انجملہ جو کوئی خاصکر میری زیارت کرے وہ قیامت کو میرے ہمسایہ مین رہے گا من زارنی وجبت له شفاعتی جس نے زیارت کی میری واجب ہے اوسکے لئے شفاعت میری جس نے زیارت کی میری بعد میری موت کے اوسنے گویا زیارت کی میری حیات مین۔ جو کوئی مرسکے مدینے مین تو وہین مرے مین شفاعت کرونگا اوسکی جو وہان مرے گا جو حضرت علیہ السلام کی زیارت کرتا ہے حق تعالی اوسکے گناہون کو بخشتا ہے اور وہ شفاعت کا مستحق ہوتا ہے اور سلام اسطرح پڑھے السلام علیك یا رسول الله السلام علیك یا حبیب الله السلام علیك یا خیر خلق الله السلام علیك یا صفوة الله السلام علیك یا خیرة الله السلام علیك یا سید المرسلین السلام علیك یا امام المتقین السلام علیك یا من ارسله الله رحمة للعلمین السلام علیك یا شفیع المذنبین۔ السلام علیك یا مبشر المحسنین السلام علیك یا خاتم النبیین وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین والملائكة المقربین وعلی اٰلك واهل بیتك واصحابك اجمعین وسائر عباد الله الصالحین اعظم سلام علی احمد المرسل؛ سلام علی الاجمل الاكمل؛ سلام علی زبدة العلمین؛ سلام علی نخبة المتقین؛ سلام علی اشرف الكائنات؛ سلام علی صاحب البینات؛ سلام علی افضل الانبیاء؛ سلام علی سید الاصفیاء؛ سلام علی خاتم المرسلین؛ سلام علی شافع المذنبین؛ سلام علی ذی المقام العلی؛ سلام علی عالی الدرج فی السماء؛ انا عبدك المذنب یا رسول؛ تقبل سلامی بحسن القبول؛ اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی اٰل محمد كلما ذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكره الغفلون یا ارحم الراحمین بجاه سید المرسلین اس مسکین کو حج و زیارت رسول کریم سے مشرف کر اور جو صاحب ہمت مجکو اس سفر مین تائید کرتے ہین اونکو دونون جہان مین جزاے خیر عنایت فرما آمین۔

اجر تلاوت کا بے حساب ملتا ہے ماہر قرآن ہمراہ سفرۂ کرام بررہ کے ہوگا اور جو محنت سے قرآن شریف

سیکھتا پڑھتا ہے اوسکو دوہرا اجر ملیگا قیامت کے دن قرآن اوسکی شفاعت کریگا ابن عباس نے فرمایا کہ حق تعالی کفیل
ہوا واسطے اوس شخص کے جو قرآن پڑھے اور اوسپر عمل کرے تو وہ نہ گمراہ ہووے دنیا مین نہ بدبخت ہووے عقبے مین پھر
اس آیت کو پڑھا فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی حدیث مین ہے جسنے پڑھا قرآن اور حافظ ہوا پھر اوسکے
حلال کو حلال اوسکے حرام کو حرام جانا تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین اور شفیع بنائیگا اوسکو دس گھروالون
مین اوسکے وہ سب ایسے ہونگے جنکے لئے دوزخ واجب ہوچکی ہر مومن کو چاہئیے کہ چالیس روز مین ایک ختم
قرآن کرے بعد نماز صبح کیس اور بعد نماز عشا سورہ تبارک الذی پڑھ لے اور سورہ اخلاص تہجد اور نماز نفل
مین پڑھتے رہین مولف نے ابواب قرآن کو فیض الرحمن فی آداب القرآن مطبوع میور پریس دہلی مین
بخوبی لکھا ہے جو چاہے اوسمین دیکھے اکثر لوگ قرآن شریف کی تلاوت سے غافل ہین اسمین بڑی وعید آئی
ہے چاہئیے کہ تدبر و تفکر سے تلاوت کرین قولہ تعالی فاذکرونی اذکرکم یاد کرو مجھکو یاد کرونگا مین تم کو
جسکو خدا یاد کرے وہ دوزخ مین نجاوے گا اللہ کا یاد کرنا بندے کے حق مین بڑی نعمت ہے جو کوئی خدا کو یاد
نہین کرتا اسکا ذکر خدا بھی نہین کرتا ذکر الہی شہادت اور صدقہ دینے سے افضل ہے دولتمند جو مسند پر
بیٹھے ہوئے ذکر الہی کرتے ہین بہشت مین داخل ہونگے ذاکر کو فرشتے گھیر لیتے ہین رحمت خدا کی اون کو ڈھانپ
لیتی ہے اللہ اپنے پاس کے لوگون مین اون کا ذکر کرتا ہے سب سے زیادہ نجات دینے والا عذاب سے یہی ہے
لا الہ الا اللہ سے رطب اللسان رہے اصل ذکر یہی ہے کہ جب کوئی گناہ سامنے آوے تو خدا کو یاد کر کے اوس سے
بچ جاوے سہل بن عبد اللہ کہتے ہین ہر روز حق سبحانہ ندا کرتا ہے اے میرے بندے بڑی بے انصافی ہے
اذکرک وتنسانی مین تجھکو یاد کرتا ہون اور تو بھول جاتا ہے اور بلاتا ہون تجھکو اپنی طرف اور جاتا ہے
تو طرف غیر کے اور مین تجھ سے بلاؤن کو دور کرتا ہون اور تو معتکف ہے گناہون پر پھر کیا جواب دیگا
تو مجھکو قیامت کے دن اللہ جل شانہ نے قرآن مین ذکر کثیر کا حکم فرمایا ذکر کثیر کے یہ معنے ہین کہ مومن تہ دل سے
اللہ کو یاد کرتا ہے پس چین پاتے ہین تمامی اعضا اوسکے پس باقی نہین رہتا ہے کوئی عضو مگر باطن مین
ذاکر رہتا ہے تو جس وقت کہ ارادہ کرتا ہے اپنے ہاتھ کو طرف کسی چیز کے جو اللہ نے منع کیا ہے پس کھینچ لیتا ہے
ہاتھ کو اور جس وقت پھیلاتا ہے قدم کو طرف کسی چیز کے یاد کرتا ہے اللہ کو پس روکتا ہے قدم کو مگر اوس

نماز و روزہ اور نیک عمل طبرانی مین ہے کہ تحقیق کہ جنت بنائی جاتی ہے بسبب ذکر کے پس جس وقت کہ باز رہتے ہین ذکر سے باز رہتے ہین بنانے سے یعنی

چیز مین جس مین اللہ کی خوشنودی ہے یہی حال ہے نظر کا اور سمع کا اور زبان کا اور اعضا اوسکے نگاہ رکھے گئے ہین
ساتھہ مراقبہ اللہ تعالی کے اور رعایت مین حکم آلہی کے اور حیا نظر سے اللہ تعالی کے پس یہی ہے ذکر کبیر ایسا ہی
طہارت القلوب مین حدیث مین ہے اعظم الناس درجة الذاکرون اللہ یعنے بڑے درجے والے لوگون مین ذکر
کرنے والے ہین بازار مین جو کوئی کلمہ توحید پڑھتا ہے اوسکے لئے لاکہہ نیکیان لکھی جاتی ہین لاکھہ برائیان
مٹائی جاتی ہین لاکھہ درجے بڑھتے ہین لوگ اس فضیلت سے غافل ہین ضرور ہے کہ دوکاندار بھی فرصت
کے وقت یہ کلمہ پڑھا کرین سبحان اللہ وبحمدہ جو سو بار کہے اوسکے لئے ہزار نیکیان لکھی جاتی ہین
حدیث مین صبح وشام سو سو بار اس تسبیح کے کہنے کی بڑی فضیلت آئی ہے کلمہ تمجید یعنے سبحان اللہ و
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم کہنا گناہون کو ایسا
جہاڑتا ہی جسطرح درخت اپنے پتونکو گراتا ہے جو کوئی تین سو ساٹھہ بار ہر روز اسکو پڑہے تو نور عظیم پائے دعا مغز عبادت ہے تقدیر
کو کوئی چیز پھیر نہین سکتی مگر یہی دعا ایسے وقت مین دعا مانگے جو قبولیت کا وقت ہے جیسے آدہی رات اور بعد نماز فرض اور بعد
اذان اور وقت افطار کے سجدے کی حالت مین جو خدا سے دعا نہین مانگتا او سپر اللہ غصہ فرماتا ہے جسکی دعا اللہ کو خوش معلوم
ہوتی ہے اوسکی اجابت مین تاخیر کرتے ہین جو لوگ مال حرام کہاتے ہین یا امر معروف نہین کرتے ہین اونکے
دعا مقبول نہین ہوتی ہے جسکو یہ بات خوش لگے کہ اللہ اوسکی دعا وقت سختی ومصیبت کے قبول کرے تو
اوسکو چاہیئے کہ حالت آسانی مین بہت دعا کرے جب کوئی آدمی اپنے بھائی کے لئے اوسکی پس پشت دعا کرتا
ہے فرشتے یہ کہتے ہین ولک مثل ذلک حقیقت مین کسی مومن کے حق مین دعائے خیر کرنا گویا اپنے حق مین دعا
ہے ۔ ریاض الانس مین ہے جو شخص ایکبار رسول علیہ السلام پر درود بھیجتا ہے تو وہ شخص دس عطیات
سے مشرف ہوتا ہے (۱) رحمت خدا کی (۲) شفاعت حضرت کی (۳) اقتدا فرشتون کی (۴) مخالفت منافقین
کی (۵) مغفرت گناہون کی (۶) بر آمد حاجات (۷) ظاہر وباطن کے اسرار منکشف ہوتے ہین (۸) نجات
جہنم سے (۹) دخول بہشت (۱۰) سلام اور درود الہی درود خوان کے نصیب ہوتی ہے سب سے زیادہ نزدیک
حضرت کے قیامت کے دن درود خوان ہوگا پلصراط پر اوسکو نور ہوگا بہشت مین بڑے عمدہ درجے پائے گا اگر
اور کچھہ نہو تو یہ کیا کم ہے کہ جو ایکبار درود پڑھتا ہے خدا اوسپر دس بار رحمت بھیجتا ہے اللہ کی طرف سے

یہ بدلا ملنا ایک بڑی فوز عظیم ہے بغایت اولین و آخرین ہی ایک رحمت ہے حق تعالی سے بلکہ اگر عاقل کے لئے
کہا جاوے کہ کونسی چیز محبوب ہے تری طرف یہ کہ ہووے تمامی خلائق کے اعمال تیرے صحیفے مین یا یہ کہ ہووے ایک
رحمت اللہ سے تجھپر سو اختیار نکریگا عاقل بجز رحمت الٰہی کے ایک رحمت لاکھہ نیکیون سے بڑھجاتی ہے کثرت درود
مغنی ہے ساری مرادات کو گناہون کی بخشش اور غم و الم کے دور ہونے کو اذا یکفے ھمك ویغفر ذنبك
لوگ درودخوانی مین بہت کمی کرتے ہین سو دو سو پر بس کرتے ہین ہزار کے عدد سے گھبراتے ہین جب محبت سے
سرور عالم کی درودخوانی مین مشغول ہون گے تو اونپر آسانی ہوگی ماں باپ کی خدمت مقدم ہے عبادت
نافلہ پر ماں باپ کو ایک نظر رحمت سے دیکھنے مین ثواب بقدر ایک حج مقبول کے حاصل ہوتا ہے ایک شخص نے آکر
کہا اے حضرت میرے پاس مال و اولاد ہے میرا باپ محتاج ہے میرے مال کا فرمایا اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ
یعنے تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہے ایک شخص نے آکر کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مینے ایک
بڑا گناہ کیا ہے میرے لئے توبہ ہے یا نہین فرمایا تیری ماں ہے کہا نہین فرمایا خالہ ہے کہا ہان فرمایا اوسکے
ساتھہ نیکی کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک پڑے اوسکی ناک پر کہا کسکی ناک پر فرمایا جس نے پایا ماں باپ
کو بڑھاپے مین یا ایک کو اون دو مین سے پھر داخل نہوا جنت مین اس زمانے کی اولاد کو ہم نے دیکھا کہ
بعوض احسان رنج دیتے ہین وہ اون کی اولاد سے ویسا ہی بدلہ پاوینگے حدیث۔ آدمی اگر اپنی اولاد کو
ادب سکھائے تو یہ ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے بہترین ادب نماز کی تعلیم ہے حدیث مین ہے جبوقت
کہ پہچانے لڑکا دہنے اپنے کو بائین سے تو حکم کرو اوسکو نماز کا اور چاہئے کہ برابری کرے سب اولاد مین یعنے
کسیکو زیادہ یا کم نہ دیوے۔ اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے جس نے عیال داری کی دو لڑکیون کی یہان تک کہ
جوان ہو تو آویگا وہ دن قیامت کو اور مین یون پھر ملایا اپنے اونگلیون کو یہی حکم ہے دو بہنون کے پرورش
کا حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب خرچ کیا مرد نے اپنے اہل خانہ پر اللہ کے لئے اور وہ امید اجر کی رکھتا ہے
تو یہ نفقہ اوس مرد کے لئے ایک صدقہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت مرگئی اور شوہر اوسکا
اوسکا اوس سے راضی ہے وہ بہشت مین جاوے گی حدیث مین ہے کہ حاصل نہ کی مومن نے کوئی چیز
بعد تقوی اللہ کے بہتر زوجہ صالحہ سے اگر اوسکو حکم کیا تو اوسنے اوسکو خوش کیا اگر اوسکو قسم دلائی تو

احسان بالوالدین

نفقۂ اہل خانہ

اوس نے پوری کی اگر وہ اوسکے پاس سے کہین چلا گیا تو پیچھے اوسکے اپنی جان مین اور اوسکے مال مین خیرخواہ رہے اور عورت اپنے بچے کو دودہ پلانے مین اور حاملہ ہونے مین اور شوہر کی خدمت مین ثواب نماز تہجد اور روزے کا اور قربانی کا پاتی ہے صلۂ رحم سے یعنے ماں باپ کے دوستون سے اچھا سلوک کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اوسکے رزق مین کشائش اور اوسکی اجل مین دیر ہو وہ صلۂ رحم کرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تجکو نہ دے تو اوسکو دے اور جو تجہسے توڑے تو اوس سے جوڑ اور جو تجہپر ظلم کرے تو اوسکو معاف کر فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ يَدْخُلُكَ الْجَنَّةَ جب تو یہ تینون کام کریگا تو پھر بہشت مین جاویگا فوائد صلۂ رحم دس ہین (۱) خوشنودی اللہ کی (۲) خوشی فرشتون کی (۳) تعریف مسلمانون مین (۴) داخل کرنا خوشی کا مومن کے دل مین (۵) غم ابلیس (۶) زیادتی عمر (۷) برکت رزق مین (۸) سرور اموات وزیادتی اجر بعد موت (۱۰) زیادتی مروت مین۔ اس زمانے مین ہم جدھر دیکہتے ہین اقارب عقارب ہو گئے تھوڑی سی غرض دنیا کے سبب محبت عداوت سے مبدل ہو گئی رحم کرے اللہ اون بندون پر جو دوستون کی بدسلوکی پر نظر نہ کرکے حقتعالی کے لئے دوستی رکہتے ہین اگر عداوت دین کے سبب ہو تو جبکہ وہ باعث زائل ہو تو دوستی بحال رہے اون کے برے عمل سے بیزار رہے حدیث مین ہے يَا اَنَسُ مَا اٰمَنَ بِيْ مَنْ بَاتَ وَجَارُهٗ جَائِعًا یعنے نہین ایمان لایا مجھپر جسنے شب گذاری اوس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بہوکا ہے ابن عمر کے لئے ایک بکری ذبح کی تہی گھر والون سے کہا تم نے ہمارے یہودی ہمسایہ کو بھی حصہ بھیجا کہا نہین فرمایا بھیجدو پھر کہا مینے سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل مجکو وصیت ہمسایہ کی کرتے رہے۔ یہان تک کہ مینے گمان کیا کہ وہ اوسکو وارث بناوینگے اور فرمایا حضرت نے جبوقت کہ شوربا پکاوے زیادہ کر اوسمین پانی اور خبر لے ہمسایہ کی ہمسایہ کو بہت خوش رکھے کسیطرح کا رنج نہ دے اوسکی خوشی غمی مین شریک رہے جبتک کہ خلاف شرع نہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوڑنے والا کام پر بیوہ اور مسکین کے مثل مجاہد کے ہے راہ خدا مین یا مثل اوس شخص کے ہے جو دن بھر روزہ رکھتا ہے رات بھر نماز پڑھتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یتیم کو داخل کرے طرف کھانے پینے کے تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین

صلۂ رحم

احسان ہمسایہ

احسان بانان بیوہ

احسان بایتیم

اور کافل یتیم جنت مین حضرت کے ساتھ رہے گا حدیث - جو کوئی پیار سے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو اوسکے
واسطے جتنے اس یتیم کے سر پر بال ہونگے اوتنے ہر بال کے حساب سے ایک ایک نیکی لکھی جاوے گی اللہ تعالے
نے موسے علیہ السلام سے فرمایا اے موسے یتیم کے لئے باپ کے مانند شفیق ہو جا یتیمون کے سر پر شفقت سے ہاتھ
پھیرنے کے سبب دل نرم ہوتا ہے یتیم کے رونے سے عرش کانپتا ہے جو کوئی یتیم کی خاطر داری کرے اور رونے
سے خاموش کرے تو گویا عرش کو ہلنے سے ٹھہرایا ؎ الا تا نہ گرید کہ عرش عظیم ÷ بلرزد ہمی چون بگرید یتیم ÷
برحمت بکن آبش از دیدہ پاک ÷ بشفقت بیفشانش از چہرہ خاک ÷ حدیث مین ہے خیر بیت فی المسلمین
بیت فیہ یتیم یحسن الیہ یعنی اچھا گھر وہ ہے جسمین یتیم کے ساتھ نیک سلوک کرین برا گھر وہ ہے جس مین یتیم
سے برائی کرین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ ور دن آخرت پر وہ اکرام کرے
اپنے مہمان کا مہمانی ایک دن رات کا کہانا ہے ضیافت تین دن تک ہوتی ہے سنت سے ہے یہ کہ نکلے اوسکے
ہمراہ مہمان کے دروازے تک خلاصۃ الفقہ مین ہے کہ صدقہ کے پانچ مراتب ہین پہلا غنی کو دیوین تو
ایک کو ایک ثواب ہے فقیر اور مسکین کے دینے مین ایک کو دس دوستون کے دینے مین سو حصہ ثواب
ہے بیوہ عورت کو دینے مین ایک کو نو سو حصے ثواب ہے عالم اور حافظ کے دینے مین ایک کو ایکہزار
سات سو حصے ثواب ہے قولہ تعالی مَن ذَا الَّذِی یُقرِضُ اللّٰہَ قَرضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ
لَہٗ اَضعَافًا کَثِیرَۃً کہا ابو ہریرہ نے مجکو یہ بات پہونچی ہے کہ اللہ تعالی بندہ مومن کو ایک نیکی پر لاکہ
نیکیان دیتا ہے جب ابو عثمان نے ان سے تحقیق کی تو کہا اے ابو عثمان تم اسکا کیا تعجب کرتے ہو پھر پڑہی
یہ آیت مَن ذَا الَّذِی اور فرماتا ہے فَمَا مَتَاعُ الحَیٰوۃِ الدُّنیَا فِی الاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیلٌ ابو امامہ کی حدیث مین ہے کہ ایک آدمی
جنت مین گیا اور دیکھا کہ اوسکے دروازہ پر لکھا ہے صدقہ دس گنا ہوتا ہے قرض اٹھارہ گنا اور فرمایا کوئی مسلمان کسی مسلمان کو
ایکبار قرض نہین دیتا مگر وہ برابر دو بار صدقہ کرنیکے ہوتا ہے یعنے اجر مین جسنے آسانی کی تنگدست پر آسانی کریگا اللہ اوس پر دنیا و آخرت
مین جسنے مہلت دی کسی تنگدست کو یا چہوڑ دیا اوسکو قرض اپنا اللہ اسکو دن قیامت کے اپنے عرش کے سایہ مین رکھیگا اور
اونکو جو اللہ کیلئے دوستی دشمنی رکہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری اون کے لئے جو میرے سبب سے آپس مین
محبت رکہتے ہین باہم اوٹھتے بیٹھتے مین ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہین میری راہ مین خرچ اوٹھاتے ہین

حدیث مین ہے جب اللہ جلشانہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اوسکی محبت سب کے دلون مین ڈالدیتا ہے
لاکن فاسقون کی عداوت کی کچھ پروا نہین وے ہمیشہ دینداروں سے اور علماے تقوی شعار سے بھی
معاملہ کرینگے اور کہین گے کہ فلانے کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ اور بہتان باندھینگے اور فاسقون کے
اقوال کذب کو سند لائینگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہین دو مسلمان کہ باہم ملاقات کرین پھر
مصافحہ کرین لاکن بخشدیا جاتا ہے اونکو قبل اوسکے کہ دونون جدا ہون جب دو مومن ملتے ہین پھر
سلام کرکے ایک دوسرے کا ہاتھ مصافحہ کے لئے پکڑلیتا ہے تو دونو کی خطائین ایسے جھڑ جاتے ہین جیسے
درخت کے پتے حدیث مین ہے افضل الاعمال ان تسلم الناس من لسانک یعنے بہترین عمل یہ کہ
سلام کرے لوگون کو زبان سے یہی سنت ہے جو لوگ کہ فقط ہاتھ سے اشارہ کرتے ہین یا آداب بندگی
کہتے ہین یہ سب خلاف شریعت ہے حدیث نہین ہے کوئی شخص کہ عیادت کرے کسی بیمار کی شام کو
لاکن نکلتے ہین ساتھ اوسکے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہین واسطے اوسکے صبح تک اور ہوتا ہے اوس
شخص کے لئے ایک باغ جنت مین یہی حال ہے اگر صبح کو عیادت کرے حدیث قدسی مین آیا ہے کہ حقتعالی فرماویگا
مرضت فلم تعدنی اے بیٹے آدم کے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے مجکو نہ پوچھا بندہ کہے گا اے میرے رب
مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا رب ہے خدا فرمائے گا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا
فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجکو معلوم نہین کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی
کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا یعنے میری رحمت اور ثواب کو پاتا اسیطرح فرماوے گا مین بھوکا پیاسا تھا
الحدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چھپایا عیب کسی مسلمان کا چھپائے گا اللہ عیب اوسکا
دنیا و آخرت مین اللہ مدد مین ہے بندے کے جبتک کہ مدد مین ہے بندہ اپنے بھائی کی اور جسنے دور کی
کسی مسلمان سے کسی سختی کو دور کرے گا اللہ اوس سے سختی کو دن قیامت کے جسنے رد کیا اپنے بھائی کی آبرو سے
رد کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ دوزخ کی قیامت سے اور مدد کریگا اللہ ایسی جگہ جہان کہ وہ اپنی مدد
کو دوست رکھتا ہے ابرار عیب پوشی کرتے ہین اور اشرار عیب جوئی اور خوبیون کو دفن کرتے ہین
ایسون کی مثال مکھی کے مانند ہے کہ زخم پر بیٹھکے کاٹتی ہے اور پرہیز کرتی ہے موضع صحیحہ سے اور مقطع

کسی کی حاجت روائی مین سفارش کرے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اشفعوا تؤجروا یعنی سفارش کیا کرو
لوگون کی ثواب پاؤگے عقبہ بن عامر نے کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نجات کس بات مین ہے فرمایا
روک اپنی زبان کو سمائے تجکو گھر تیرا رو اپنی خطا پر اور فرمایا اکثر خطا ابن آدم کی اسی زبان سے ہوتی ہے
جو خاموش رہا وسنے نجات پائی اور فرمایا جو شخص بیٹھ رہا اپنے گھر مین غیبت نہین کرتا کسی انسان کی تو وسکا
ضامن اللہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خاکساری کی واسطے اللہ کے ایک درجہ بلند
کرتا ہے اللہ اوسکا یہان تک کہ اوسکو اعلی علیین تک پہونچاتا ہے حدیث۔ جس نے چھوڑا پہننا
عمدہ کپڑے کا عاجزی کے لئے سامنے اللہ کے اور وہ اوسکا مقدور رکھتا ہے تو بلاوے گا اللہ دن قیامت
کے سامنے ساری خلق کے اوسکو اختیار دیگا کہ جونسا حلہ ایمان کا چاہے پہنے دوسری حدیث مین ہے
پہناوے گا اوسکو اللہ حلہ کرامت کا یوسف بن اسباط نے کہا غایۃ تواضع یہ ہے کہ جس سے ملے اوسکو اپنے سے
بہتر جانے تواضع تین قسم پر ہے تواضع ساتھ خدا کے وہ نہ پھیرنا گردن کا اللہ کے حکم سے (۲) تواضع دین
وہ یہ کہ راہ نہ دینا عقل کو بیچ مصالح امر ونہی کے اور نہ پوشیدہ کرنا حق کو اپنے دشمنون سے (۳) تواضع دوستان
وہ زیادہ کرنا اون کی قدر کا ہے تا بمقدور اور اونکے حق مین ظن فاسد نکرنا ان بعض الظن اثم۔
منصور بن عمار کو خواب مین کسینے دیکھکے پوچھا ما فعل اللہ بک اللہ نے تمھاری سے کیا معاملہ کیا کہا اپنے
روبرو کھڑا کرکے پوچھا کہ اے منصور ہمارے لئے کیا لایا عرض کیا کہ تین سو ساٹھ ختم قرآن لایا ہون فرمایا
قبول نہین ہوا تجسے ایک بھی عرض کیا اڑتیس حج کئے ہین فرمایا اوس سے بھی کوئی مقبول نہوا پھر پوچھا
ہمارے لئے کیا لایا عرض کی کہ عجز و نیاز لایا ہون فرمایا اب جا ہم نے تجکو بخشدیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نرمی کسی شے مین نہین ہوتی مگر اوسکو زینت دیتی ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا رحم کرے
اللہ اوس بندے پر کہ جب بیچتا ہے تو نرمی کرتا ہے جب مول لیتا ہے تو نرمی کرتا ہے تقاضا کرتا ہے تو
نرمی کرتا ہے اور جو بعد بیع اقالہ کرتا ہے تو اوسکا بڑا ثواب ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن
حسن خلق کے سبب سے درجہ صائم قائم کا پالیتا ہے حسن خلق یہ ہے کہ غصہ نکرے جسے ہوسکے جو شخص پی گیا
غصے کو اور وہ اوسکے جاری کرنے پر قادر ہے تو اللہ اوسکو سامنے ساری خلق کے بلا کر اختیار دیگا کہ

تواضع

حسن خلق

جس حور عین کو چاہے پسند کرلے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا بڑا کامل مومنون مین ایمان کی راہ سے بڑا
نیک خلق مین ہے بہتر تمھارے وہ لوگ ہین جو بہتر ہین ساتھ گھروالون کے اور فرمایا نہین ہے کوئی شے بھاری
میزان مین مومن کے خلق حسن سے حدیث مین ہے افضل الحسنات تکرمۃ الجلساء یعنے بہترین نیکیان
تعظیم کرنی ہے ہم نشینون کی قولہ تعالی خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ خو کر معاف
کرنے کی اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلون سے عقبہ بن عامر کہتے ہین یعنے حضرت سے ملکر ابتداءً اونکا
ہاتھ پکڑا کہا خبر دو مجکو اے رسول خدا افضل اعمال سے فرمایا اے عقبہ صلہ رحم کر اوسکو جو قطع رحم کرے
تجسے اور دے اوسکو جو محروم رکھے تجکو درگذر کر اوس سے جو ظلم کرے تجپر اور فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا
إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ادب سے مراتب علیہ حاصل ہوتے ہین حسن ادب ظاہر عنوان حسن ادب باطن ہے
کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو خشع قلبہ لخشعت جوارحہ جریری فرماتے ہین منذ عشرین
سنتما مددت رجلی وقت جلوسی فی خلوۃ فان حسن الادب مع اللہ اولی اسیواسطے کہتے ہین
التصوف کلہ ادب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خبر دون مین تم کو اوس عمل کی جو افضل تر ہے
درجۂ صیام وصلوۃ وصدقہ سے کہا ہان فرمایا اصلاح ذات البین کیونکہ فساد ذات البین کا حلق دین
کرتا ہے یعنے دین برباد ہوتا ہے اور حدیث مین ہے افضل الصدقۃ اصلاح البین اس زمانے مین ہر چند
اہل علم اور عقلمند صلح کرواتے ہین پر لوگ مانتے نہین اوسوقت مانتے ہین کہ کوئی اہل حکومت سے خواہ
کافر ہو یا مشرک کوئی حکم کردے تو اوسکو بسر وچشم قبول کرتے ہین افسوس ہے ایسی دینداری پر وَالَّذِينَ هُمْ
لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا لا ایمان لمن لا امانۃ
لہ ہر چیز کی امانت ہوتی ہے چنانچہ آنکھ کی امانت یہ ہے کہ نا دیدنی نہ دیکھے علی ہذا القیاس کان زبان
دل ہاتھ پاؤن شرمگاہ دل کی امانت یہ کہ ذنوب قلب مین مبتلا نہ ہو اعضا کی امانت یہ ہے کہ گناہ
سے اس عضو کے محفوظ رہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین چار چیزین ہین جب تجھہ مین ہون تو اب کچھ بھی
دنیا سے فوت ہو جاوے تجکو ڈر نہین ایک امانت دوسری سچی بات تیسری اچھی عادت چوتھے

عفت طعام مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر امین سچا ہمراہ نبیین وصدیقین وشہداء وصالحین کے ہوگا آدمی چار خصلت سے غافل نرہے آ صدق قول مین (۲) صدق عمل مین (۳) صدق مودت مین (۴) صدق امانت مین قیامت کے دن سچون کے لئے بڑا ہی نفع ہے فرمایا اللہ جل شانہ نے یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ اور فرمایا اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور ہو جاؤ سچون سے حدیث ۔ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکی کے اور نیکی راہ دکھاتی ہے طرف جنت کے حیا ایمان سے ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ تم شرماؤ خدا سے حق شرمانے کا کہا اے نبی ہم شرماتے ہین والحمد للہ فرمایا یہ بات نہین ہے حیا اللہ سے حق حیا یہ ہے کہ نگاہ رکھے تو سر کو اور اوس چیز کو کہ سر مین ہے یعنے سر کو نہ جھکاوے سوا ہے خدا کے اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور زبان اور آنکھ اور کان کو اوسکے گناہون سے بچاوے اور چاہئے محافظت کرے پیٹ کی اور اوس چیز کی جو جمع کیا ہے پیٹ نے یاد کرے تو موت کو اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے آخرت کا چھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ جو کہ مذکور ہوا فقد اسْتَحْیٰ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا امام نووی نے فرمایا کہ اکثر اوقات اس حدیث شریف کا مذاکرہ کرنا مستحب ہے روایت ہے کہ اللہ تعالی نظر کرتا ہے بوڑھون کے مونھ ہر روز پچاس بار پس فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے تیری عمر بڑی ہوگئی اور تیرے ہاتھ سست ہوگئے تیری اجل قریب آگئی فاستحی منی کما استحی منک فانی استحی ان اعذب ذا شیبة اللہ جل شانہ عدل و انصاف کرنے والونکو دوست رکھتا ہے ؎ از تو گر انصاف آید در وجود ؛ بہ کہ عمرے در رکوع و در سجود حضرت نے فرمایا اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ یعنے بلاشبہ عدل کرنے والے نزدیک خدا تعالی کے نور کے ممبرون پر ہونگے حدیث یا اباھریرة عدل یوم واحد افضل من عبادة ستین سنة حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک گھڑی کا عدل ساٹھ برس کی عبادت دن کے روزے اور رات کی عبادت سے بڑھکر ہے ہر آدمی غیرون سے انصاف چاہتا ہے اپنے نفس میں فراموش کرتا ہے نفس کے مابین انصاف یہ کہ اوسکو عبادت مین مشغول رکھے اور جو چیز کہ غیرون سے آپکو پسند نہ آتی ہے ویسا معاملہ دوسرون سے نکرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی امن سے

حیا

عدل و انصاف

زہد و قناعت و قصر امل

اپنے نفس مین عافیت سے اپنے بدن مین اوس کے پاس قوت ہے ایک دن کا اوسکے لئے گویا ساری دنیا جمع کردی گئی اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے نہین ہے ابن آدم کا حق سوا ان تین چیزون کے ایک گھر جس مین رہے دوسرا کپڑا جس سے ستر چھپاے تیسری سوکھی روٹی اور پانی اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خوشی ہو اوس شخصکو جسنے راہ پائی طرف اسلام کے اور ہے عیش اوسکا کفاف اور قناعت کی اوسنے حدیث القناعۃ کنز لایفنی و قال ابن مسعودؓ ما من یوم الا و ملک ینادی من تحت العرش یا ابن آدم قلیل یکفیک خیر من کثیر یطغیک سفیان ثوری نے کہا الزھد فی الدنیا قصر الامل قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ازھد فی الدنیا یحبک اللہ و ازھد فیما عند الناس یحبک الناس جسکو اللہ دوست رکھے پس وہ بیچ اعلی درجات و اشرف مقامات کے ہے فضیل بن عیاض کے پاس ذکر زہد کا آیا آپ نے فرمایا وہ دو بات ہین بیچ کتاب اللہ کے لاتاسوا علی ما فاتکم و لا تفرحوا بما اتاکم اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کون متکفل ہوتا ہے میرے لئے اس بات کا کہ سوال نکرے لوگون سے کسی شے کا مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا حضرت نے فرمایا فاطمۃ اصبری علی مرارۃ الدنیا یعنے اے فاطمہ صبر کرا وپر تلخی دنیا کے حق تعالی متوکلون کو دوست رکھتا ہے ان اللہ یحب المتوکلین اور فرمایا وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنے خدا پر توکل کرو اگر تم ایمان والے ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ حق تعالی پر ایسا توکل کرو جیسا توکل کرنے کا حق ہے تو حق تعالی تمھین اسطرح روزی پہونچاوے کہ جسطرح پرندون کو پہونچاتا ہے جو صبح کو بھوکے جاتے ہین اور شام کو شکم سیر آتے ہین حدیث مین ہے کہ جو منترا ور داغ اور فال بد کرنیوالے نہین ہوتے بلکہ خدا کے سوا کسی پر بھروسا نہین کرتے اور وہ ستر ہزار آدمی بے حساب جنت مین جاوینگے حظیرۃ القدس مین ہے کہ زبان رحمت بیان اشارت سے فرماتی ہے کہ خلق عالم تیرے حق مین چہار گروہ ہین اول وہ جو تیرے پہلے حال مین کام آتے ہین جیسے ماں باپ (۲) وہ جو زندگانی مین ہاتھ دیتے ہین مانند اولاد و احفاد کے (۳) وہ لوگ جو علانیہ تیرے ساتھ زندگانی کرتے ہین جیسے یاران و دوستان (۴) وہ جو پوشیدہ تیرے ساتھ رہتے ہین جیسے عورتین اور کنیزکان رب العالمین فرماتا ہے—

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنے انپر اعتماد مت کراور کارساز اپنا مت سمجھہ کیونکہ مین ہی
تجکو عدم سے وجود مین لایا ہون اور اسرار حقائق تیرے دلمین امانت رکہے ہین ابن عمر کہتے ہین ایک
انصاری نے کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کون آدمی بڑا عقلمند ہوشیار ہے فرمایا جو موت کو
بہت یاد کرتا ہے موت کے لئے بڑی تیاری کر رہا ہے یہ لوگ ہین بڑے دانا دنیا کا شرف آخرت کی کرامت
بھی لیگئے کہا ابن عباس رضنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملنے دیکھتے ہے اور تیمم کرتے تہے پس کہتا
یا رسول اللہ اِنَّ الْمَاءَ مِنْکَ قَرِیْبٌ یعنی پانی آپکے نزدیک ہے فرماتے لعلی لا ابلغہ شاید اوسکو نہ پہونچون حدیث
مین ہے کہ میت کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہین اگر نیک مرد ہے تو کہتے ہین نکل آ اے نفس مطمئنہ تو پاک
بدن مین نکل محمود ہوکر بشارت لے روح وریحان کی پہر اوسکو آسمان پر لیجاتے دروازہ کہولدیا جاتا ہے
کہ فلان ہے مرحبا نفس طیبہ کو جو جسد طیب مین تہا پہر علیین مین پہیر دیجاتی ہے اگر بد مرد ہے تو کہتے ہین
نکل اے نفس خبیث اور کہا جاتا ہے آسمانون مین کہ لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ پہر جا مذموم ہوکر تیرے
لئے دروازے آسمان کے کہولے نجاوینگے وہ آسمان سے چہوڑ دی جاتی ہے پہر سجین مین پہیر دیجاتی
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیارت کر گور کی وہ تجکو آخرت کی یاد دلاوے نہلا مردے کو بیشک کام
کرنا خالی بدن کا ایک بڑی موعظت ہے نماز پڑھہ جنازے پر شاید یہ نماز تجکو غمگین کرے غمگین آدمی
خدا کے سایہ مین ہوتا ہے ہر چیز کے سامنے آتا ہے جس نے نہلایا کسی میت کو پہر چہپایا اوسکے عیب کو بخشیگا
اللہ چالیس کبیرہ جس نے کفن کیا کسی میت کو پہناویگا اوسکو اللہ سندس واستبرق جنت کا جو شخص
جنازے پر حاضر ہوا اور نماز پڑہی تو اوسکو ایک قیراط ثواب ملیگا جس شخص نے حاضر ہوکر دفن بھی کیا
اوسکو دو قیراط ملین گے پوچہا دو قیراط کیا ہین فرمایا مثل دو پہاڑون کے ہین اور ہر نیک وبد پر نماز
جنازہ پڑہے حدیث مین ہے لیصلے علی من مات من اھل القبلۃ عمر بن عبد العزیز جمع کرتے تہے فقہا
کو اور ذکر کرتے تہے موت اور قیامت کا پہر روتے تہے اسطرح کہ گویا اون کے روبرو جنازہ ہے اور حسن
بصری نہین ذکر کرتے تہے اپنی مجلس مین سواے موت اور آخرت اور دوزخ کے سفیان ثوری کہتے تہے
جسنے زیادہ یاد کیا قبر کو پائیگا ایک باغ جنت کے باغون سے اور جو غافل ہوا اوسکی یاد سے وجدا ہا حفرۃ

مِنَ النَّارِ پاویگا اوسکو ایک گڑھا دوزخکے گڑھون سے حدیث مین ہے یَکْفِیْکُمْ مِنَ الْعِظَۃِ ذِکْرُ الموت اور بعض
زہاد سے پوچھا مَا اَبْلَغُ العظات فقال النظر الی الاموات یعنے بہترین مواعظ کیا ہین فرمایا دیکھنا طرف مُردون
کے اور بعض بزرگان دین جب اپنے دلمین سختی پاتے تو طرف قبور کے جاتے جس نے تعزیت کی کسی مصیبت زدہ کی
اوسکو اجر ہے برابر اوسکے یعنے مصیبت زدہ کے جسنے تعزیت کی کسی ایسی عورت کی جسکا بچہ مرگیا ہے تو اوسکو جنت
کی ایک چادر اوڑھا دینگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زیارت کی اپنے ماباپ کی یا ایک کی اون مین سے
دن جمعہ کے بخشے گئے گناہ اوسکے اور لکھا گیا بار یعنے نیکی والا شرح صدور مین ہی جس نے سورۂ اخلاص پڑھی
سات بار واسطے میت کے تو وہ میت بخشی جاتی ہے وَان کان المیت مغفورا غفر القارِی اگر میت مغفور
ہو تو پڑھنے والا بخشا جاتا ہے ثمار التنکیت مین ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم من دخل المقابر ثم قرء فاتحۃ الکتاب وقل ہو اللہ احد والہاکم التکاثر ثم
قال اللہم انی جعلت ثواب ما قرءت من کلامک لاہل المقابر من المومنین والمومنات
الا کانوا شفعاء لہ الی اللہ اخرجہ القاسم بن سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ ؛
اسرار العارفین ہی کہ جب کوئی شخص قبرستان مین گذرتا ہی تو مردے کہتے ہین کہ اے غافل اگر تجکو معلوم ہو
کہ تجکو کیا پیش آنی ہی تو تو سرد ہو جاوے اور تیرے بدن کا گوشت اور پوست پانی ہوکر مارے خوف کے بہ جاوے
یزید رقاشی کہتے تھے جو گذرا قبور پر اور نہ عبرت لی اوس سے فہو من البہائم پس وہ بہائم سے ہے پس کیا
خرابی ہوگی اون لوگون کی جو عبرت لینے کے مقام مین فسق و فجور مین مبتلا ہوتے ہین ناچ کراتے ہین اور [illegible] امیر
آتشبازی اور عورتون کا جمع ہونا ایسے واہیات نزدیک اہل قبور کے ہوتے ہین کسیکو خوف خدا نہین باوجود
اسکے آپ کو مسلمان کامل سمجھتے ہین اللہ توفیق دیوے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی کوئی بندہ
کہ ہو ایسے شہر مین جہان طاعون ہی پھر وہ اوسجگہہ ٹھہرا رہے وہان سے باہر نہ نکلے صابر و محتسب ہوکر وہ
جانتا ہی کہ نہین پہونچیگی اوسکو کوئی مصیبت مگر وہی جو لکھی مگر ہوگا اوسکے لئے اجر برابر شہید کے قولہ تعالی وَلِمَنْ
خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب آدم ہی کی اولاد ہو کسیکو کسی پر کچھ فضیلت
نہین ہی مگر دین اور عمل صالح سے ان اکرمکم عِنْدَ اللہ اَتْقٰکُمْ بڑا بزرگ تم مین نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے

جو بڑا متقی پرہیزگار ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ ایک منادی کو حکم دیگا کہ پکار دے مین نے ایک نسب مقرر کیا ہے تم نے اور نسب مین نے تمھارے متقی تر شخص کو بزرگ تر ٹھرایا ہے مگر تم نے نہ مانا ہی کہا کہ فلان بن فلان بہتر ہی فلان بن فلان سے سو آج مین اپنے نسب کو اونچا کرون گا تمھارے نسب کو نیچا بلاو متقی کہان ہین تب متقیون کو بڑی عزت ہوگی چنانچہ فرماتے ہین یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا یعنے قیامت کے دن متقیون کو ایسی حالت مین اوٹھاینگے کہ سوار ہون بہشت کے اونٹون اور ہلنکاوینگے گنہگارون کو دوزخکے طرف ایسے حال مین کہ پیاسے ہون غرض متقی جب گور سے باہر آئیگا اوسی جگہ براق اور تاج او خلعت دیکھیگا پس لباس پہنکر سوار ہوگا اور جبین سے بہشت کی طرف جائیگا اور گنہگار اپنی گور سے باہر آویگا تو دیکھیگا فرشتہ عذاب کا مع عذاب حاضر ہے اوس بدبخت کو کھینچتے دوزخ مین لیجاوے گا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یاد کیا اللہ کو پھر بہے آنسو اوسکے ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ زمین پر گرے وہ دن قیامت کے معذب نہوگا حدیث مین آیا ہے حرام ہے آگ اوس آنکھ پر جو روے ڈر سے اللہ کے ہر چیز کا ترازو مین ایک مقدار و وزن ہی مگر آنسو کہ یہ آگ کے دریا کو بجھا دیتا ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا واللہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور مزا نہ اوٹھاؤ عورتون کے بچھونو پر اور نکل بہاگو طرف رستون کے پناہ مانگتے ہوئے اللہ سے اللہ تعالی فرماتا ہے نکالو آگ سے اوس شخص کو جس نے یاد کیا مجکو ایکدن یا ڈرا مجہسے کسی جگہ مین خطیرۃ القدس مین ہی آب دنیا بر دو قسم ہست یکے از چشمہ ہا دیگر از چشمہا آب چشمہا از برائے شستن جامہاست و آب چشمہا از برائے شستن نامہاست از چشمہ ہا برای جامہا وا ز چشمہا برائے نامہ اشکے مولانا روم فرماتے ہین نظم کور ظاہر کو نجاست ظاہری: کور باطن کور ہے دلمین بھری: یہ نجاست ظاہری پانی سے جاے: وہ نہ جائےگی بجز آنسو بہاے: ابوبکر بن مریم نے ورقار بن اشبر حضرمی کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہی اوںھون نے کہا کہ بڑی جانکاہی کے بعد چھٹی ملی مین نے پوچھا کہ تم نے کون سے عمل کو افضل پایا اونھون نے فرمایا کہ خدائے تعالی کے خوف سے رونے کو اللہ جلشانہ نے اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا مین اون متقیون کا ذکر فرمایا ہی جن سے وعدہ ثواب جمیل کا کیاہی پہلا وصف اونکا صبر ہے یعنے قائم لطاعات تارک محرمات ہین (۲) وصف

صدق ہی یعنے وہ سچے مومن ہین مومن نہ ہوتے تو یہ اعمال شاقہ کیون بجالاتے (۳) وصف قنوت ہے معنی طاعت وخضوع (۴) وصف صرف مال ہی طاعات وصلہ ارحام اور نیکیون مین اور حاجت مندون کی حاجت مین۔ پانچوان وصف استغفار ہی توبہ واستغفار امن ہی دنیا و آخرت مین جب آیہ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوۡءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ نازل ہوئے ابلیس نے اپنے سر پر خاک ڈالی اوسکے یاران نے یہ تسلی دی ہم بنی آدم کے لئے دروازے ہوا کے کھولدینگے پھر وہ توبہ نہ کینگے نہ استغفار ابلیس اسبات سے اون سے راضی ہوا حدیث مین ہی جسکو یہ بات دوست ہو کہ اوسکا نامہ اعمال اوسکو خوشدل کرے تو اوسکو چاہئے کہ استغفار بہت کیا کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ہر روز ہزار بار پڑھ دیوے تو بڑا درجہ ملتا ہی نور علی نور ہی حضرت علیہ الصلوۃ والسلام اکثر اوقات اس تسبیح کو پڑھا کرتے تھے ایسا ہی ہے ریاض الصالحین مین۔ کوئی عمل صالح توبہ کو نہین پہنچتا توبہ کرنے والا ابرار متقی سے ہو جاتا ہے جیسا اللہ تعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہی وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ توبہ کرنے والون کو بھی دوست رکھتا ہی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ۔ اَلتَّائِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ توبہ کرنے والا گناہ سے مانند بے گناہ کے ہی ہر حال مین توبہ لازم ہی وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا سب بنی آدم خطاوار ہین بہتر خطاوارون مین بہت توبہ کرنے والے لوگ ہین حدیث مین ایک شخص کا قصہ آیا ہی جسنے سو خون کئے تھے آخر توبۃ النصوح اور اوس مین اشرار سے نکلنے کے باعث رحمت خدا شامل حال اوسکے ہوئی اللہ توبہ سے بندے کے بہت خوش ہوتا ہے حدیث مین ہی جسکو یہ بات خوش آوے کہ وہ ایک محنتی عابد سے بڑھجاوے اوسکو چاہئے کہ گناہون سے باز رہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تجہسے کوئی بدی ہوجاوے تو اوسکے لئے توبہ کرے چھپے گناہ کی چھپی توبہ کھلے گناہ کی کھلی توبہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہی کہ فاسق معلن جیسا کوئی ناچ نچاتا ہی اور مزامیر کا مرتکب ہی یا شراب پیتا ہے یا سود کہاتا ہے علی ہذا القیاس ان سب لوگون کو علانیہ توبہ کرنا چاہئے جبتک علانیہ توبہ نکرین اونکے ساتھ معاملہ فاسق معلن کا سا کیا جاوے گا استغفار کرنے والا گناہ سے جبکہ اوس گناہ پر مصر ہی تو مانند مسخری کرنیوالے کے ہے اپنے رب سے بندگان دین فرماتے ہین اندا خلق توبہ بیزار

درزمان آئندہ خود یکی گناہ ست پیری امت سابقہ مرشد این راہ آمدہ مخیل لکم وحبہ ابیکم وتکونوا من بعدہ قوما صالحین حکایت این حال ست ونشان این افعال ابودردا نے کہا مجکو کچہ وصیت فرمائیے فرمایا جب تجسے کوئی بدی ہو جاوے تو بعد اسکے نیکی کر یہ حسنہ اوس سیئہ کو مٹادے گا اگر تم نے اتنے گناہ کئے ہین کہ آسمان تک پہنچے پھر توبہ کی تو قبول ہوگی نیک بخت وے ہین جو گناہ کو مانند پہاڑ کے سمجہتے ہین اور رات دن توبہ کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ مرے کوئی تم مین مگر گمان نیک رکھتا ہوا اللہ عزوجل سے اور فرمایا اور فرمایا اللہ نے مین پاس گمان اپنے بندے کے ہون۔ حدیث مین ہی جو آنکہ باز رہے محارم خدا سے وہ آنکہ آگ نہ دیکھے گی اللہ تعالی فرماتا ہی جس نے اوسکو ترک کیا یعنے نظر بد کو میرے ڈر سے مین دون گا عوض اوسکے وہ ایمان اوسکو کہ جسکی لذت وہ اپنے دلمین پاویگا اے جوانو قریش کی تم نگاہ رکھو اپنی شرمگاہونکو زنا نکرو جسنے بچایا اپنے ستر کو اوسکے لئے جنت ہی اللہ تعالی فرماتا ہی نہین چھوڑتا کوئی بندہ میرے بندون مین سے پینا شراب کا میرے ڈر سے لاکن پلاؤن گا اوسکو حظیرۃ القدس سے یعنے شراب طہور جنت کی اللہ جل شانہ نے فرمایا قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ کہہ واسطے مسلمان مردون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ اور کہہ واسطے مسلمان عورتون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی اس سے معلوم ہوا کہ نامحرمون سے آنکھہ بند کرنا واجب ہی تا کہ اونکی زینت اور موضع زینت پر آنکھہ نہ پڑے اس زمانے مین اکثر عورتین ایسا لباس پہنتی ہین جو سوا اپنے خاوند کے اور کسیکے سامنے جانے قابل نہین ہوتی ہین مسلمانونکو چاہئے کہ اسباب مین احتیاط رکہین اور عورتون کو تاکید کرین کہ مطلق نامحرمون کے سامنے نہ آوین اور جو بضرورت کسیکے سامنے آئین تو سر پاؤن سارا بدن اچھی طرح چادر سے ڈھک کر آئین ورنہ گناہ گار ہون گے فرمایا اللہ جل شانہ نے وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا۔ اور باقی رہنے والی نیکیان بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب مین اور بہتر ہے آرزو رکھنے مین یعنے صاحب اوس عمل کا جو کچہ امید رکھے حق سبحانہ سے آخرت مین پاوے ٭ بدنیا سرفراز و نام دارند ٭ بعقبے کامدار و کامگارند ٭ مال و اولاد دنیا کی کھیتی ہین اور اعمال صالحہ آخرت کی کھیتی ہی قتادہ کا قول ہی کہ باقیات صالحات سے اعمال صالحات ہین اور اذکار حضرت نے فرمایا زیادہ کرو باقیات صالحات سے کہا گیا وے کیا ہین فرمایا تکبیر تسبیح تحمید

احتیاط

زنا

شراب

باقیات صالحات

اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور کہتے ہین پانچ کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا تین کلمے ہین لا الہ الا اللہ واستغفر اللہ
وصلے اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ یا نیک باتین کہ سبب فرح قلوب ہی یا بنات پسندیدہ جو سبب قبول
اعمال کے ہوتے ہین امام قشیری نے فرمایا وہ عمل ہی جو خالصاً للہ کیا جاوے تاکہ نتیجہ اوسکا ہمیشہ طرف بقا
کے موسوم ہوسکے منجملہ باقیات صالحات ایک علم ہی جسکو سیکھا اور پھیلا دیا ہی (۲) اولاد کو تربیت کر کے صالح
چھوڑ جاوے (۳) قرآن شریف ہی جسکو ترکہ مین دیگیا ہے جسکے پاس قرآن ہوتا ہے وہ اسمین تلاوت کرتا
ہے اجر تلاوت مالک قرآن کو بھی ملتا رہیگا (۴) مسجد کو بنا گیا (۵) سرای جو واسطے مسافر کے بنائی (۶) نہر یا
کنوا کھدوانا (۷) وہ صدقہ ہی جسکو اپنی صحت وزندگی مین اپنے مال سے نکالکر دیگیا ہے (۸) نالے ندیون کے پل بنا
کرنا (۹) درخت باغ لگاوے جسکا میوہ سب آدمی چرند پرند کھاوین ان سب کامون کا اجر ہمیشہ اوسکو بعد مرنے
کے قیامت تک ملتا رہیگا امام عادل جوان عابد وہ آدمی جسکا دل مسجد مین لگا رہتا ہی وہ دو آدمی جو خدا
کے لئے محبت رکھتے ہین وہ آدمی جسکو کسی عورت خوبصورت نے بلایا اوسنے کہا مین خدا سے ڈرتا ہون وہ آدمی
جسنے چھپا کر صدقہ دیا ہی وہ آدمی جسنے تنہائی مین خدا کو یاد کیا پھر رویا جسنے مہلت دی نادار کو یا قرض چھوڑ دیا
جس عورت کا شوہر یتیم بچے چھوڑ گیا اوسنے اونکی پرورش کے لئے دوسرا نکاح نہ کیا جسنے اچھا کھانا پکایا
پھر کسی یتیم یا مسکین کو بلاکر کھلایا حاملان قرآن شریف - وہ آنکھ جو محارم سے بچے رہے وہ آدمی جسنے
کسی غمگین کا غم دور کر دیا وہ آدمی جس نے کسی سنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ کیا وہ آدمی جسنے
بہت درود پڑہے اہل تقوی پڑھنے والا تین آیتون کا اول سورہ انعام سے یعنے بعد نماز صبح الحمد للہ الذی
وتعلم ما تکسبون تک پڑھنے مین بڑی فضیلت ہی وضو کرنا ٹھنڈی رات مین پورا پورا موذن کی آواز پر
اشہد ان لا الہ الا اللہ سنکر یہ کہنا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا دو رکعت
نماز اشراق پڑھنا صلوۃ التسبیح پڑھنا رمضان مین روزہ رکھنا تراویح کی نماز پڑھنا لیلۃ القدر کی
تلاش مین قیام کرنا نہم ذیحجہ کو روزہ رکھنا خالص اللہ کے لئے حج کرنا آخر سورہ حشر کو پڑھنا اولاد کو قرآن
شریف پڑھوانا - سو سو بار تسبیح تکبیر تہلیل پڑھنا اندھے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لیچلنا کسی مسلمان آدمی کے

کام مین سعی کرنا غربت و مسافری مین بیمار ٹہرنا آس پاس کوئی نظر نہ آوے جو خدمت کرے مصافحہ کرنا اللہ کی
محبت سے پھر درود بھیجنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد پہننے لباس و تناول طعام کے حمد خدا کرنا اسلام مین
زیادہ عمر پانا آخر عمر مین جب اعمال صالحہ ہوتے ہین خاتمہ اوسکا بالخیر ہوتا ہے جمعہ کے دن بعد سلام امام کے
پانوُن بدلنے سے پہلے سورہ فاتحہ تینون قل سات سات بار پڑھنا سوا سورہ قلیا کے حضرت علیہ السلام نے
فرمایا جو شخص ضامن ہو میرے لئے اون گناہون کا جو اوسکی زبان و شرمگاہ سے ہوتے ہین مین ضامن
ہوتا ہون اوسکے لئے بہشت کا اور فرمایا کہ جسکو خدا نے شر سے اوس چیز کے بچایا جو درمیان اوسکے
دونون جبڑون اور دونون پاؤن کے ہے تو وہ بہشت مین داخل ہوگا اور فرمایا تم ضامن ہو اپنے
سے چھہ چیزون کے مین ضامن ہوتا ہون تمھارے لئے جنت کا سچ بولو جب بات کہو وفا کرو جب وعدہ
کرو ادا کرو جب امانت رکھو شرمگاہ کی حفاظت کرو آنکھہ کو نامحرم مرد و عورت سے بند کرو ہاتھہ کو دو
یعنے خلاف شرع چیز کو ہاتھہ نہ لگاؤ جو کوئی کسی کا ضامن ہوتا ہے وہ ضمانت والے کی طرف ہر امر کا ذمہ وار
سمجھا جاتا ہے اوسکو بھی اپنی ضمانت کا بڑا پاس ہوتا ہے یہان تو ضامن آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ہین
اگر یہ شخص ایسا کریگا تو ضرور ہی جنت مین جائیگا نماز پنجگانہ و زکوۃ و صوم و حج و تلاوت قرآن شریف
اور عمل اوسپر ماں باپ سے نیکی کرنا لڑکیان آگ دوزخ سے اوٹ ہو جاوینگے اگر اون کے ساتھہ احسان
کیا ہو اونکو اچھی طرح پالا ہے یتیم کا کفیل ہمراہ حضرت علیہ السلام کے جنت مین ہوگا کانٹے کا راہ مین سے
دور کرنا قرضدار آسودہ کو مہلت دینا تنگدست کو قرض چھوڑ دینا کثرت سے قل ہو اللہ پڑھنا رونا ڈر سے
خدا کے دوزخ کو حرام کر دیتا ہے جس نے لڑنا جھگڑنا چھوڑ دیا اور وہ ناحق پر تھا اوسکا گھر جنت کے آس پاس
بنتا ہے اور جو حق پر تھا تو بیچا بیچ جنت کے بنتا ہے جو خوش خلق ہو اوسکا گھر جنت مین اونچی جگہ بنتا ہے۔
خوش خلقی اوسکو کہتے ہین کہ تحمل ایذا کرے آپ کسیکو نہ ستاوے کسیکا دل نہ دُکھاوے مگر خلاف شرع امر
مین اللہ سے ڈر کر گناہ چھوڑنا تسبیح و تہلیل اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا اور بہت درود پڑھنا جنت مین
لیجاتا ہے بہت سے سجدے کرنے والا جنت مین حضرت علیہ السلام کا رفیق ہوگا اذان کا جواب دینا اور مسجد کو
جانا اور بچون کے موت پر صبر کرنا اندھے ہو جانے پر صبر کرنا جنت مین پہونچاتا ہے گناہ سے توبہ کرنا

باوجود قدرت کے اپنے غصہ کو پی لینا پاک رزق کہانا سنت پر عمل کرنا بہشت مین پہونچاتا ہے جو لوگ رات کو بستر
پر سے اوٹھکر نماز پڑھتے ہین وہ بے حساب بہشت مین جائینگے کسیکو ایذا نہ پہونچانا ستانے سے باز رہنا جنت مین
لیجاتا ہے لوگون سے احسان کرنے والے سب سے پہلے جنت مین جاوینگے بہوکے کو کھلانا پیاسے کو پلانا ننگے کو
پہنانا موجب دخول جنت ہے عمر رض نے فرمایا حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا یعنے خود اپنا حساب
کیا کرو قبل ازین کہ تمہارا حساب کیا جائے اور وزن کرو اپنے اعمال کو پہلے تولے جانیکے حضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا ہشیار وہی ہے جو اپنا حساب کرتا رہے اور وہ کام کرے جو بعد موت کے کام آوے اصل مراقبہ
یہ ہے کہ آدمی یقین کرلے کہ حق تعالی کو میرے افعال اور خیالات کی اطلاع ہے جو یہ سمجہا اوسکے ظاہر و
باطن دونون ادب سے آراستہ ہوجائینگے حدیث مین ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ بہشت عدن اون لوگون
کے واسطے ہے جو کسی گناہ کا قصد کرین اور میری عظمت یاد کرکے شرمائین اور اوس گناہ سے باز رہین
محاسبہ وہ ہے کہ شب کو سوتے وقت بندہ تمام دن کا حساب اپنے نفس کے ساتہہ کرے تاکہ معلوم ہو کہ
سرمایہ مین کسقدر نفع اور نقصان ہوا فرائض تو سرمایہ ہے اور نوافل اسکا نفع سب بات مین اپنے
نفس سے حساب لینا چاہئے کہ تونے یہ کیون کیا اور کسواسطے کیا جب عمر رض رات کو تشریف لاتے اپنے
پاؤن میدرہ مارتے اور کہتے کہ آج تونے کیا کیا حق تعالی نے قرآن شریف مین تفکر تدبر نظر اعتبار کا
حکم فرمایا ہے ایک ساعت کا تفکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے داؤد طائی رح ایک رات چھت پر
چڑھے ہوئے ملکوت آسمان مین تفکر کر رہے تھے رونے روتے پڑوسی کے گھر مین گر پڑے اور اون کو
خبر نہ تھی۔ خطیرۃ القدس مین ہے غافل آنست کہ بہرہ از تفکر ندارد وتلک الامثال نضربہا للناس
لعلہم یتفکرون وعاقل آنست کہ تدبرش ہر دم بے تاب دارد وما یعقلہا الا العلمون
فکرت در صنائع خداوندی مورث آثار حکمت است الم یروا کیف خلق اللہ سبع سموات طباقا
وفکرت در نعم تازہ وآلائے بے اندازہ او سبحانہ موجب محبت ہست وفکرت در افعال خویش وادب شریعت
سبب تعظیم فرمان واجب الاذعان است ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب
وفکرت در عیوب خود مصدر حیاء وندامت وفکرت در ماجرائے عرض نامۂ اعمال منشاء بیم است ان اللہ

عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ و فکرت در نصوص کتاب و ادلہ سنت حامل بر حصول مرتبہ احسان و عرفان است وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۔ قضای الٰہی پر راضی رہنا بہت بلند مقام ہی علامت ایمان کامل ہی ایسے لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت مین چلے جائینگے فرشتے پوچھینگے تم نے کیا عمل کیا تھا جو یہ بزرگی پائی کہینگے کہ ہم مین دو خصلتین تھین ایک یہ کہ خلوت مین حقتعالی سے شرما کر ہم گناہ نکرتے تھے دوسرے یہ کہ تھوڑے رزق پر ہم راضی رہے ملائکہ کہینگے کہ پھر کیون نہو یہ درجہ تمہارا ہی ایثار یعنے ایک چیز کی حاجت ہونے کے باوجود راہ خدا مین دیدینے کو ایثار کہتے ہین اسکا بڑا درجہ ہی فرمایا حق تعالی نے وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ اور صبر و شکر کا بیان آگے آویگا فنسال اللہ من فضلہ ان یجعلنا ممن یعمل الصالحت الی الممات دون السیئات ای عزیز جب یہ اعمال صالحات بجالایا تو قیامت کے دن کہینگے اِنَّ ھٰذَا کَانَ لَکُمْ جَزَآءً وَّکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا اور قاصد رب العالمین تیرے پاس بہشت کے باغون کی خوشخبری لیکر آوینگے اور سناوینگے کہ تیرا رب تجھسے راضی ہی اوس جگہ اپنے نفس ضعیف کو بڑی بادشاہت پر دیکھیگا پس کیا خوب یہ بندہ ہے اور کیسی اچھی یہ نعمت ہے جسکے سبب یہ مرتبہ ملا اگر نفس اعمال صالحہ سے کاہلی کرے تو عبادت کی طرف رغبت دلاوے اور معصیت سے بچاوے اور خیال کرے کہ حق تعالی نے قرآن شریف مین ایمان اور عمل صالح کی ترغیب اور توصیف مین ستر جگہ سے زیادہ بیان فرمایا ہی اور کیسے کیسے انعام و اکرام کا وعدہ فرمایا ہے اور جو برے عمل کرتے ہین اون کی بہت مذمت کی ہی ہم ان آیتون کو تفصیل سے اسلئے لکھتے ہین تاکہ ہر ایک آدمی خوب جان لے کہ حق جل شانہ کو عمل صالح بہت محبوب ہی اور برے عمل مبغوض اور جب اللہ جل شانہ عمل صالح کے بیان مین یہ اہتمام فرماوے تو ہم کو لازم و واجب ہے کہ تا مقدور عمل صالح بجا لاوین

نمبر	سورۃ	لفظ آمنوا و عملوا الصالحت صیغہ جمع اور واحد سے	جزائے اعمال صالح جنت کے لفظ سے	جزای عمل صالح سوا جنت کے درجات وغیرہ
۱	البقرۃ	وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْھٰرُ	"
۲	"	مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا	"	فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ
۳	"	وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ	"

نمبر	نام سورۃ	لفظ آمنوا وعملوا الصالحات صیغہ جمع اور واحد سے	جزائے اعمال صالح جنت کی نعمتوں سے	جزای عمل صالح سوائے جنت کے درجات وغیرہ سے
۴	بقرۃ	اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	″	″
۵	نسا	وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	″
۶	نساء	ایضا	ایضا	″
۷	نسا	فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	″	فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ
۸	مائدۃ	وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	″	لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ
۹	مائدۃ	مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا	″	فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ
۱۰	اعراف	وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا	اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	″
۱۱	یونس	لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ	.	جزائے خیر
۱۲	یونس	اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	.	یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ
۱۳	ہود	اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	″	اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ
۱۴	ہود	اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ	اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	″
۱۵	رعد	اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	″	طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ
۱۶	ابراہیم	وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ تَجْرِیْ	″
۱۷	نحل	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ	″	فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً
۱۸	بنی اسرائیل	وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ	″	اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا
۱۹	کہف	ایضا ایضا	″	اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا
۲۰	کہف	اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	.	اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا
۲۱	کہف	″ ″	كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا	″
۲۲	مریم	اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ	″

نمبر	سورۃ	لفظ آمنوا وعملوا الصالحات الخ	جزاء جنت الخ	جزاء مغفرت الخ
۲۳	مریم	اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	فاولٰئک یدخلون الجنۃ	سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۔
۲۴	طٰہٰ	وَمَنْ یَّاْتِہٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ	″	فَاُولٰٓئِکَ لَھُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی
۲۵	طٰہٰ	وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اھْتَدٰی	″	مَغْفِرَتْ
۲۶	انبیاء	فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَھُوَ مُؤْمِنٌ	″	سعی مشکور
۲۷	حج	اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	جنت تجری	″
۲۸	حج	″ ″	یُحَلَّوْنَ فِیْھَا	″
۲۹	حج	فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	″	لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ
۳۰	حج	″ ″ ″	″	فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ
۳۱	فرقان	اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	″	فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ
۳۲	فرقان	وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا	″	فَاِنَّہٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا
۳۳	شعراء	اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	″	ہدایت
۳۴	قصص	فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	″	فَعَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ
۳۵	عنکبوت	وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	″	لَنُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ
۳۶	″	″ ″	″	لَنُدْخِلَنَّھُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ
۳۷	عنکبوت	وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	لَنُبَوِّئَنَّھُمْ مِّنَ الْجَنَّۃِ غُرَفًا	″
۳۸	روم	فَاَمَّا الَّذِیْنَ ″		فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ
۳۹	سجدہ	اَمَّا الَّذِیْنَ ″	فَلَھُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی	″
۴۰	سبا	لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ ″	″	اُولٰٓئِکَ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ
۴۱	سبا	اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	″	فَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ
۴۲	فاطر	اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ	″	″

نمبر	نام سورۃ	لفظ آمنوا وعملوا الصالحات	جزای جنت	جزای مغفرت
۴۳	ص	الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات	وقلیل ما ھم	״
۴۴	ص	ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض		״
۴۵	مومن	ومن عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن	فاولئک یدخلون الجنۃ	״
۴۶	مومن	وما یستوی الاعمی والبصیر والذین آمنوا وعملوا الصالحات	״	״
۴۷	حم سجدہ	ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات	״	لھم اجر غیر ممنون
۴۸	״	ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا	״	״
۴۹	شوری	والذین آمنوا وعملوا الصالحات	فی روضات الجنات	״
۵۰	״	ذلک الذی یبشر اللہ عبادہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات	״	بشارت
۵۱	شوری	ویستجیب الذین آمنوا وعملوا الصالحات	״	ویزیدھم من فضلہ
۵۲	جاثیہ	ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات		״
۵۳	״	فاما الذین آمنوا وعملوا الصالحات	״	فیدخلھم ربھم فی رحمتہ
۵۴	محمد صلعم	والذین آمنوا وعملوا الصالحات وآمنوا بما نزل علی محمد		کفر عنھم سیئاتھم
۵۵	״	مانند ستائیسویں آیت سورۂ حج کے جو اوپر گذری	وھو الحق من ربھم	
۵۶	فتح	وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منھم	״	مغفرۃ واجرا عظیما
۵۷	تغابن	ومن یومن باللہ ویعمل صالحا یکفر عنہ سیاتہ	ویدخلہ جنت تجری	״
۵۸	طلاق	لیخرج الذین آمنوا وعملوا الصالحات	من الظلمات الی النور	״
۵۹	״	ومن یومن باللہ ویعمل صالحا	یدخلہ جنت تجری	״
۶۰	انشقاق	الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات	״	لھم اجر غیر ممنون

عدد	نام سورہ	لفظ آمنوا و عملوا الصالحت	جزا ے جنت	جزاے مغفرت
۶۱	بروج	اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ	”
۶۲	والتین	اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	”	لَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ
۶۳	بینۃ	اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	”	اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ
۶۴	والعصر	اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ		”
۶۵	مائدہ	لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا		
۶۶	”	وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا		”
۶۷	نور	وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ		”
۶۸	قصص	ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	”	”

فائدہ رہی یہ بات کہ لوگ شرک وکفر اور فسق وفجور مین مبتلا رہتے ہین اور سمجھتے ہین کہ آپ بھی آخرت مین مانند ایماندار نیک عمل والونکے چین وآرام مین برابر ہو جائینگے اسلئے عمل کرنا نکرنا دونون بات برابر ہے اسی خیال فاسد پر عمل سے دست بردار ہو کے جو دل چاہے کرتے ہین تو حق تعالیٰ نے اونکے زعم فاسد اور دعوی ناحق کے رد مین جابجا قرآن شریف مین تہدید بیان کی ہے ازانجملہ فرمایا اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَھُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاھُمْ وَمَمَاتُھُمْ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ کیا خیال رکھتے ہین جنھون نے کمائے ہین برائیان کہ ہم کر دینگے اون کو برابر اونکے جو یقین لائے اور کئے بھلے کام ایک سا اون کا جینا اور مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین فضیل سے منقول ہے کہ وہ پہونچے اس آیت پر پس شروع کیا بار بار پڑھنا اوسکا اور روتے تھے اور کہتے تھے یا فُضَیْلُ لَیْتَ شِعْرِیْ مِنْ اَیِّ الْفَرِیْقَیْنِ اَنْتَ اے فضیل کاشکے جانتا مین اپنے تئین کہ کون سے فرقے مین سے ہون دونون فرقون مین سے ایک شب ہارون رشید ہمراہ عباس کے فضیل بن عیاض کی ملاقات کے لئے نکلا پس جبکہ اونکے دروازے پر پہونچا سنا کہ فضیل یہی آیت پڑھتے تھے پس رشید نے عباس سے کہا ان انتفعنا بشیٔ فبھذا اگر فائدہ لیوین تو یہی تب ہے جب فضیل سے مصافحہ کیا تو فرمایا ما الین ھذہ الکف

صالحین اور فاسقین برابر نہین ہوسکتے کسی دونون حال مین

لو نجا من النار کیا لازم ہی یہ باتہہ اگر بچے آتش سے اور نصیحت کی رشید نے بہت رویا اور ہدیہ دینا چاہا آپنے قبول نفرمایا (۲) اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ مَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ کیا پس کر دیوین ہم مسلمانون کو مانند گنہگارون کے کیا ہوا تم کو کیسی بات ٹہراتے ہو اگرچہ دنیا مین مومن صالح پر مصیبتین پڑتے ہین مثل نقصان آبرو و عزت و جان و مال کے اِن مصیبتون مین گنہگارون کے ساتھ شریک ہونا گویا اون کے واسطے عبادت اور ریاضت کی قسم سے ہوا اسلئے کہ اُنکا دنیا کی رنج مین شریک ہونا اللہ تعالے کے نزدیک انکے مرتبون کے ترقی کا سبب ہوتا ہے اور برابری درمیان تابعدار اور گنہگار کے آدمی کی طبع دانست و بوجھ کے خلاف ہے پھر یہ خیال برابری زعم فاسد ہی (۳) اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا لَا یَسْتَوٗنَ کیا پس جو شخص کہ ہو ایمان والا مانند اُس شخص کے ہی کہ ہو نافرمان نہین برابر ہوتے شرف و رتبہ و ثواب مین کیونکہ مومن صالح فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی یعنے واسطے اونکے بہشتین ہین جنت الماوٰی نام ایک بہشت سیدھی جانب عرش کے اور جو لوگ کہ فاسق ہین پس جاگہ رہنے کی اونکی دوزخ ہے (۴) اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کَالْفُجَّارِ کیا کرینگے ہم اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے مانند مفسدون کے بیچ زمین کے کیا کرینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے یعنے ایسا نہین ہونے کا ابوذر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جیسے کہ نہین چنے جاتے درخت خاردار سے انگور یعنے کوئی درخت خاردار سے انگور کا میوہ نہین پاتا ایسے ہی نہین پاتے بدکار منازل نیکون کے نظم تخم زامیکار و آب ہم بپاش ÷ تا بری یوم الحصاد از غلہ باش ÷ ور بمی کاری چہ برداری ازو ÷ روز محشر اے عقل واے عتو ÷ ہیچ من بعد از آن خوانده ÷ اینچنین کاہل چرا وا ماندهٔ ÷ ہست حکم پاک او شرایره ÷ باز بہر صالحان خیر ایره ÷ عجائب القصص مین ہی کہ لقمان کی آزادی کا یہ سبب تہا کہ خواجہ نے اونکو کہا کہ فلانی زمین مین گیہون بووے تو خواجہ وقت ادراک محصول کے بر سر مزرعہ گیا دیکھا کہ مزرعہ جو ہی لقمان کو کہا کہ کیون ایسا کیا تونے لقمان نے کہا مین نے اس سبب سے جو بوئے کہ تصور کیا مین نے کہ گیہون حاصل ہووے خواجہ نے کہا کہ منشا اس تصور باطل کا کیا ہے انہون نے کہا کہ جو تم کو دیکہا مین نے کہ باوجود افعال ناقصہ اور اعمال

حکایت آزادی لقمان

سعید کی امید کہتے ہو کہ حضرت باری جل ذکرہ اوپر تمہارے رحمت کرے اور روضۂ رضوان مین تم کو جگہ دے اندیشہ
کیا مین نے کہ اگر افعال ناپسندیدہ منتج مغفرت اور وصول جنت کے ہین تو ممکن ہی کہ کچھ دا اوگے خواجہ کو اس حدیث
سے انتباہ حاصل ہوا اور اون کو آزاد کیا ہ از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جو ز جو ہ ایچنین
گفتہ ست پیر معنوی ہ کای برادر ہر چہ کاری بدروی ہ ابو حازم کہتے تھے عجب ہی ایک قوم سے کہ عمل کرتے
ہین واسطے اس گھر کے جس سے ہر روز دور ہوتے ہین اور چھوڑ دیتے ہین عمل کو اوس گھر کے جس سے ہر روز نزدیک
ہوتے ہین (۵) وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ نہین برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا اور نہ اندھیرا اور
نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دھوپ اور نہین برابر ہوتے زندے اور نہ مردے (۶) اور نہین برابر ہوتے دو دریا
جو یہ ہی شیرین پیاس بجھانے والا آسانی سے گذرنے والا ہے گلے مین سے پانی اوسکا اور یہ کہاری ہی کڑوی
(۷) قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ تو کہہ کوئی برابر ہوتے ہین سمجھ والے اور بے سمجھ
مراد یہ کہ جیسے کہ نہین برابر ہوتے ہین عالم و جاہل اسیطرح نہین برابر ہین مطیع و عاصی ۔ (۸)
وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اور برابر نہین نیکی نہ بدی کوئی سخت کلام
کہے یا برا معاملہ کرے تو اوسکے مقابل کر جو اس سے بہتر ہو ابن عباس سے ہی کہ کہا حکم کیا اللہ تعالی نے
مومنون کو ساتھ صبر کرنیکے وقت غضب کے اور ساتھ علم کے وقت جہل کرنے کیکی اور ساتھ عفو کے نزدیک
برائی پہونچانے کیکے پس جب کرینگے یہ تو بچاوے گا اونکو اللہ شیطان سے اور جھک جاویگا اون کے لئے
دشمن اونکا کہ وہ دوست قرابتی ہے حاصل یہ ہے کہ کوئی برائی کرے تو تو اوسکے جواب و مقابلے مین سلوک
کر۔ اوس سے یہ بڑی عالی حوصلگی کی بات ہی معنی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ کے یہ ہین کہ دفع کر برائی کو ساتھ اوس
خصلت کے کہ وہ بہتر ہے جیسے کہ غضب کو دفع کر ساتھ صبر کے اور جہل کو ساتھ حلم کے اور برائی پہونچانے کو
کو ساتھ عفو کرنیکے (۹) لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ برابر نہین ہین اہل دوزخ
اور اہل بہشت۔ اہل بہشت مطلب کو پہونچنے والے ہین ۔ اہل دوزخ ہلاک ہونے والے ہین۔

اہل دوزخکو جھگڑا اور عذاب دوام ہے۔	اہل جنت کو آپس مین مبارکبادی اور سلام ہے
اونکو لباس آتشین اور قطران ملے گا	انکو لباس سندس و حریر کا ہوگا

وَمَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ

نہین برابر ہین اہل دوزخ و بہشت ان بیان ۱۲

یہ طعام و آب و شراب اور میوے جس قدر کہاوے پیئے ہضم ہو جاوے۔

یہ روشن مونہہ ازواج مطہرہ کے ساتہہ تختون پہ خوشی کرتے ہوئے بیٹھے رہین گے

ان کا حسن روز بروز زیادہ ہوگا دیدار الٰہی سے مشرف ہون گے اور خوشنودی خدا حاصل کرینگے

یہ جوار انبیا صدیقین شہدا و صالحین مین چین و آرام سے حمد الٰہی اور شکر گذاری مین مصروف رہین گے

انکو کہین گے رفعت عنکم الاحزان والهموم۔ اوٹھائے گئے تم سے درد اور غم۔

اہل جنت کو یہ شرف ہے جس وقت کہ کہے ایک جنتی کسی چیز کو کُن یعنے ہو جا۔ فیکون پس وہ ہو جاتی ہے پس اوس سے بہت خوش ہوتے ہین

جو کوئی یہ رتبہ عالیہ چاہے تو اوسکو لازم ہے کہ حق کی فرمانبرداری مین کسیطرح کی کجروی نکرے

اہل جنت کو بے طلب نعمتین عنایت فرماوین وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا۔ والحمد لله

وہ حمیم و غساق اور غسلین اور زقوم کہاوے اور پیوے اور انتڑیان کٹ کٹ کر عذاب مین رہے۔

وہ سیاہ رو غمگین طوق و زنجیر مین جکڑے ہوئے رہین گے

اونکا عذاب روز بروز زیادہ ہوگا فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا فَذُوْقُوا الْعَذَابَ و دیدار الٰہی سے مہجور ہونگے۔ اور نیز غضب الٰہی ہوگا

وہ ہمسایہ مین شیاطین کے اور دوزخ مین ہمراہ ابلیس کے جائین گے اور گدھون کے سر لگا لدائینگے

اون کو کہین گے داخل ہو تم دوزخ مین بیچ فکر اور غم اور درد کے ہمیشہ۔

اہل دوزخ کا یہ حال ہے کہ ہزار سال گریہ زاری کرین تو بھی کوئی اون کی فریاد کو نہین پہونچتا ہے وہ کہین گے سَوَاءٌ عَلَيْنَا اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ؞

اہل دوزخ جنت والون سے کہانا پانی مانگین گے محروم ہوینگے بلکہ یہ کہا جائیگا اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ یعنی میری رحمت سے ناامید ہو جاؤ اور مجھ سے مت بولو کہتے ہین کہ جب خدا تعالیٰ یہ حکم فرمائیگا تو سب دوزخی کتے بنجاوینگے اور بہونکنے لگینگے اللّٰهم عافنا وقنا عذاب النار

کہنے

(۱۰) اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰہِ کَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ کیا ایک شخص جو تابع ہی اللہ کے مرضی کا برابر ہے اوسکے جو کما لایا اللہ کا غصہ اور جگہ اوسکی دوزخ ہے یعنے جو شخص اللہ کو ڈرتا ہے اور اوسکی مرضی کا تابع ہوتا ہے برابر نہین اوسکے جو اللہ کی ناخوشی کا کام کرتا ہے هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللّٰہِ یہ لوگ درجون پر ہین نزدیک اللہ کے یعنے فرمانبردار اور نافرمان اللہ تعالی کے پاس برابر نہین اسکو ثواب عظیم ہے اور اوسکو عذاب الیم (۱۱) اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ کَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْءُ عَمَلِہٖ وَاتَّبَعُوْا اَھْوَاءَھُمْ کیا جو کوئی ہووے اوپر طریقہ روشن کے پروردگار اپنے سے مانند اوس شخص کے ہے کہ آراستہ کی گئی اوسکی نظر مین بدکاری اوسکی اور مانند اونکے کہ پیروی کی خواہشون اپنی کی حاصل یہ کہ دونو برابر نہین ہوسکتے اس سے معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا جاننا کام کفار کا ہے مومنکو چاہئے کہ برے کام سے بہت آزردہ اور غمگین ہو اسی لئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہی علامت ایمان صحیح کی آپ نے فرمایا اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَتْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ جب خوش کرے تجکو بہلائی تیری یعنے بامید ملنے ثواب کے اور بددل اور غمگین کرے تجکو برائی پس تو مومن صحیح ہے یعنے پورا ہے فائدہ جبکہ آدمی گاہے ماہے نماز پڑہے یا بالکل چہوڑ دیوے یا سود خواری اور شراب خواری یا زنا مین مبتلا رہے اور یہ باتین اوسکے دلکو غمگین نکرین تو وہ مومن نہین غمگین کے یہ معنی کہ جلد توبہ و استغفار کرے نماز پنجوقتی حفاظت سے ادا کرے اور گناہون سے بیزار ہووے نہ یہ کہ گناہون پر اصرار کرے اور عمل کرنا نکرنا دونو برابر سمجہے اور امید عفو کی رکہے تو یہ فریب شیطانی ہی (۱۲) اَفَمَنْ کَانَ وَعَدْنَاہُ وَعْدًا حَسَنًا فَھُوَ لَاقِیْہِ کَمَنْ مَّتَّعْنَاہُ مَتَاعَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بہلا ایک شخص جو ہم نے وعدہ دیا ہے اسکو اچہا وعدہ سو وہ اوسکو پانے والا ہے اس وعدہ حسن سے مراد بہشت ہے آخرت مین اور نعمت دنیا کہ نعمت اوسکی چندروز مین زوال ہونے والی ہی اور انواع آفات اور درد و غم اسکے ساتھ لگے ہین پہلا شخص مومن مصدق ہی دوسرا فاجر حاصل یہ کہ دونو یکسان نہین ہین (۱۳) اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ کَمَنْ ھُوَ اَعْمٰی بہلا جو شخص جانتا ہے کہ جو کچہ اوترا تجکو تیرے رب سے حق ہی برابر ہوگا اوسکے جو اندہا ہی (۱۴) اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ وَجَعَلْنَا

لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا کیا جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا
ہم نے اوسکو ہدایت سے اور کیا ہم نے واسطے اوسکے نور چلتا ہے ساتھ اوسکے بیچ لوگوں کے مانند اوس شخص کے
کہ صفت اوسکی یہ ہے کہ بیچ اندھیروں کے ہے نہیں نکلنے والا اس سے (۵) قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ
وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ تو کہہ نہیں برابر ہوتا ہے ناپاک اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجکو کثرۃ ناپاک کی یعنے
موافق حکم شریعت جو ہاتھ لگے وہ پاک ہے تھوڑا بھی بہتر اور خلاف شرع جو ہاتھ لگے وہ ناپاک ہے اوسکی بہتایت
پر نظر نہ کرے بکری کا گوشت ایک سیر بہتر ہے خنزیر کے من بھر یہان حلال حرام رزق کا فرق بتلایا جان العزیز
کہ جس طرح ایمان وعمل صالح اور اوسکے ثواب میں قریب ستر آیت کے گذرے اسیطرح کفر وشرک وفسق
وفجور اور خدا ورسول کے حکمون کو نہیں ماننے والے یا جھٹلانے والون کے حق میں آیات قرآنی بے شمار وارد
ہین اور تمامی قرآن مین اون کے لئے عذاب الیم عذاب عظیم عذاب مہین عذاب حریق عذاب رسوائی دنیا وآخرت
عذاب دائمی عذاب شدید عذاب اکبر عذاب پر عذاب اور لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگونکی
وارد ہے اور نہیں حصہ واسطے اون کے بیچ آخرت کے اور نہ بولیگا اون سے اللہ اور نہ دیکھیگا طرف اون کے
دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اونکو اسطرح کے بیان عذاب سے مومنون کے دل کانپتے ہین اور روتے
ہین بزرگان دین قرآن سنکے روتے تھے اور خوف کی آیتون پر کمال تضرع وزاری کرتے تھے اب ایسے لوگ
ہین کہ مبلغ علم اونکا یہی ہے کہ اگر واعظ حقانی وعالم ربانی قرآن سے خوف دلاوے تو کہنے لگے کہ یہ آیت
کافرون کے شان مین ہے ہم کو کچھ اس سے علاقہ نہیں حالانکہ جمہور علما کا اتفاق اسپات پر ہے کہ اعتبار
ساتھ عموم لفظ کے ہے نہ ساتھ خصوصیت سبب کے ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین لکھا ہے کان السلف
خائفین من قوله تعالى وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ اگرچہ یہ آیت صریح منافقون کی شان
مین ہے لاکن بزرگان دین سب آیتون سے عبرت لیتے تھے بخاری مین ہے کہا ابن ملیکہ نے اَدْرَكْتُ ثَلٰثِيْنَ مِنْ
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كلهم يخاف النفاق على نفسه یعنے مین نے تیس صحابہ کو پایا کہ وے
سب کے سب اپنی ذات پر نفاق سے ڈرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ سب اعمال صالحہ ہم سے ادا ہو سکتے نہین اور
کہتے ہین کہ اون صحابہ کا یہ حال اسلئے تھا کہ انکے زمانے مین لوگون سے احکام دینی مین تغیر آگیا تھا

اور وے اوسکی [illegible] نہین رکھتے تھے اور سکوت کیا تھا اور ڈرتے تھے کہ کہین وہ سکوت داخل نفاق نہو ویذکر عن الحسن ماخافه الا مومن ولا امنه الا منافق حسن بصری سے منقول ہے نہین ڈرتا نفاق سے مگر مومن اور نفاق سے ایمن اور بے فکر نہین رہتا مگر منافق حسن بصری سے کسینے پوچھا کہ لوگ یون کہتے ہین کہ اب نفاق نہین رہا آپ نے فرمایا کہ بھائی اگر منافق مرجاوین تو راستون مین تم کو وحشت ہونے لگے یعنے منافق اس کثرت سے ہین کہ اگر سب مرجاوین تو راستون مین کوئی چلنے والا نرہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص دنیا مین دو زبان والا ہوتا ہے اللہ تعالی اوسکو آخرت مین منافقین کے زمرہ مین کر دیتا ہے صحابہ و تابعین نے نفاق کی وہ تفسیر کی ہے جس سے کوئی شخص سوا صدیق کے خالی نہین ہوتا حسن نے کہا اختلاف سر و علانیہ کا اور اختلاف زبان و دل کا اور اختلاف مدخل و مخرج کا نفاق ہے بہلا اب کہو کون شخص ان امور سے خالی ہے حذیفہ رضہ نے کہا ہے آدمی کوئی کلمہ عہد نبوی مین کہتا اوس کلمہ کی وجہہ سے منافق ہو جاتا اب مین ایک دن مین وہی کلمہ تمہاری زبان سے بیس بار سنتا ہون بعض اہل علم نے کہا ہے علامت نفاق کی یہ ہے کہ جو کام تو کرتا ہے اوسکو دوسرے شخص سے تو مکروہ رکھے اور دوست رکھے تو کسی شخص کو ذراسی جور پر یا دشمن رکھے تو کسی شخصکو ذراسی حق پر غرض مومن ہمیشہ نفاق سے ڈرتا رہتا ہے نفاق دو طرح پر ہے ایک وہ نفاق ہے جو ایمان کی ضد ہے کہ باطن مین کافر اور ظاہر مین مسلمان ایسے لوگ حضرت کے زمانے مین تھے دوسری قسم نفاق عملی ہے اسکا عموم اس زمانہ مین یہان تک ہوا کہ اچھے مسلمان بھی اوسمین گرفتار ہین الا ماشاء اللہ اور علامات نفاق بھی پھیل پڑے ہین **فائدہ** جب اعمال صالحات کے بیان سے فراغت ہوئی تو اعمال سیئات اور اون کی خرابیون کو معلوم کرنا پر ضرور ہے اسلئے کہ بغیر دریافت کرنے سیئات کے معاصی سے بچ نہین سکتا اور بسبب مبتلا ہونے کے گناہون مین مستحق جہنم کا ہوتا ہے جاننا چاہیئے کہ عبادت کے دو بڑے حصے ہین ایک عبادت کرنا دوسرا گناہون سے بچنا اور یہ آدھا حصہ یعنے پرہیز کرنا گناہون اور شبہات سے بندہ کے لئے اوس آدھی عبادت نفل سے بہتر ہے کبائر سے بچنے کے سبب صغائر معاف ہوتے ہین۔ **قوله تعالی** اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا اگر بچوگے تم بڑے [illegible] جو منع کئے جاتے ہو اوس سے

(حاشیہ) [illegible] کہ جو شخص قبرستان مین کہانا کہائے یا پئے منافق ہے اب [illegible] پانی پینے مین یہ حال ہو تو جو لوگ

دور کرین گی ہم تم سی گناہان تمھاری اور داخل کرین گے تم کو جگہہ عزت کی مین اور فرمایا وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا ۔ الآیہ۔ اور جو کوئی کرے نافرمانی اللہ کی اور اوسکے رسول کی
اور گذر جاوے حدون اوسکی سے داخل کریگا اللہ اوسکو آگ مین ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے کبیرہ گناہ وہ ہے
جسپر قرآن یا حدیث مین صاف وعدہ ہووے دوزخ کا یا اللہ کے غصے کا یا عذاب یا لعنت یا حد مقرر
فرمائی اور تقصیر وہ کہ منع فرمایا اور کچھ زیادہ نہین علیؓ کہتے ہین اشد الذنوب عند اللہ ما استہان بہ صاحبہ یعنے
سخت ترین گناہ اللہ کے پاس وہ گناہ ہے جسکو سبک جانے مرتکب اوسکا۔ حدیث مین ہے
کہ مومن اپنے گناہ کو ایسا جانتا ہے کہ گویا ایک پہاڑ اوسکے اوپر آگیا اب سر پر گریگا اور منافق اپنی خطا کو ایسا
سمجھتا ہے جیسے ناک پر مکھی بیٹھی اوسکو اوڑا دیا بعض صحابہ نے بعض تابعین سے کہا تھا تم ایسے کام کرتے ہو
جو تمھاری نظرون مین بال سے بھی زیادہ باریک ہین یعنے بے حقیقت ہین کُنَّا نَعُدُّھَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صلے اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمُوْبِقَاتِ ہم اِن کامون کو حضرت علیہ السلام کے زمانہ مین مہلکات سے سمجھتے تھے
حسن بصری سے کوئی گناہ صادر ہو اتھا جب نیا پیرہن تیار کرتے تو پہلے اس گناہ کو اسپر لکھتے پس آثار ترس
کہ ہوش اون سے جاتا اور بعض بزرگان دین ایسے تھے کہ جس جگہ اونسے معصیت صادر ہوئی ہوا وس جگہہ
کو دیکھتے ہی اون کے بدن مین لرزہ ہوتا سری سقطی نے کہا کہ مین ہر روز کئی بار آئینہ دیکھا کرتا ہون اس خوف
سے کہ کہین میرا مونھہ سیاہ تو نہین فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ آدمی ایک گناہ کے سبب دس خرابی مین گرفتار
ہوتا ہے پہلا یہ کہ غضب مین لاتا ہے اپنے خالق کو بسبب اوسکی نافرمانی کے (۲) خوش کرتا ہے ابلیس کو جو دشمن
اوسکا اور خدا کا دشمن ہے (۳) دور ہوتا جنت سے (۴) قریب ہوتا جہنم سے (۵) جفا ہے اپنے نفس عزیز پر
(۶) گناہون کی نجاست مین آلودہ کرتا ہے اپنے نفس کا جو اللہ نے اوسکو پاک پیدا کیا ہے ؎ چو پاک آفریدت
خداوند پاک ÷ کہ ننگ ست ناپاک رفتن بخاک ÷ (۷) ایذا دینا حفظہ کا وہ جو نہین ایذا دیتے ہین آدمیکو
(۸) غمگین کرنا نبی علیہ السلام کو قبر شریف مین (۹) گواہی دینا زمین کا اور رات دن کا اور اعضا کا اور
کراماً کاتبین کا اور ہر نفس کے ؎ در قیامت این زمین از نیک و بد ÷ کہ زما دیدہ گواہی ما دہد ÷ (۱۰) خیانت
ہے تمامی خلائق کی کیونکہ بسبب شومیت معاصی کے کمی ہوتی ہے مینہ کی پس ایک گناہ کا یہ حال ہو تو عقوبت بہت سے

اونپر جو انواع و اقسام کی معصیت مین گرفتار ہوتے ہین نظم غرق دریائی گناہے تابکے ؛ ور معاصی
روسیاہے تابکے ؛ جد تو آدم بہشتش جاے بود ؛ قدسیان کردند بہر او سجود ؛ یک گناہ چون کرد گفتندش تمام
مذنبی و مذنبی بیرون خرام ؛ تو طمع داری کہ با چندین گناہ ؛ داخل جنت شوی اے روسیاہ ؛ قولہ تعالے
اَیَطْمَعُ کُلُّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ کَلَّا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ. آیا طمع کرتا ہے ہر شخص
اون مین سے یہ کہ داخل کیا جاوے جنت مین تحقیق ہم نے پیدا کیا اونکو اوس چیز سے کہ جانتے ہین یعنے قطرہ
منی سے کہ [illegible] الحق بہشت کے ہے مگر جب ایمان سے پاک ہو حدیث شریف مین ہے کہ حق تعالے
[illegible] کے واسطے ہے جو کسی گناہ کا قصد کرین اور میری عظمت یاد کرکے شرما دین
[illegible] بعض صوفیہ نے کہا اگر مجھکو پوچھے کہ کون سی چیز تیرے پاس بہت عجب ہے تو
[illegible] قلب عرف اللہ ثم عصاہ یعنے وہ دل جسنے پہچانا اللہ کو پہر اوسکی نافرمانی کی ربیع بن خیثم نے کہا
لَوْ کَانَتِ الذُّنُوْبُ تَفُوْحُ مَا جَلَسَ اَحَدٌ اِلٰی اَحَدٍ اگر گناہ کو بو ہوتی تو نہ بیٹھتا کوئی شخص کسیکے
پاس اور حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجب ہے اوس سے جو پرہیز کرتا ہے کہانے
سے بیماری کے ڈر سے کَیْفَ لَا یَحْتَمِیْ عَنِ الذُّنُوْبِ مَخَافَةَ النَّارِ کیون نہین پرہیز کرتا ہے گناہون
سے بسبب خوف دوزخ کے یحیے معاذ رازی کہتے ہین الناس من خوف فضیحۃ الدنیا وقعوا فی فضیحۃ
الآخرۃ یعنے لوگ دنیا کی فضیحت کے اندیشہ سے آخرت کی فضیحت مین پڑتے ہین یہ بڑی مشکل کی بات ہے
غرض ساری گناہون کو خواہ ظاہر کے ہو یا باطن کے چھوڑ دینا واجب ہے چنانچہ ارشاد ہے وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ
وَبَاطِنَهٗ سدی نے کہا ظاہر گناہ زنا کرنا ہے باطن چھپی آشنائی یاری ہے عکرمہ نے کہا ظاہر اثم نکاح کرنا
ہے ذوات محارم سے یا ظاہر گناہ وہ ہے کہ اعضا سے ہوتے ہین اور باطن کے جو برے اعتقاد دلمین جمے
ہین اور محبت اور آرزو ہائے نفس دل مین بہرے ہین یا ظاہر کے گناہ وہ ہین جو لوگونکو معلوم ہوتے ہین اور
باطن کے وہ جو درمیان خدا صاحب اور بندے کے رہتے ہین شومیت معاصے آدمی کو طاعت حق سے
محروم کرتی ہے اور خواری لاتی ہے دل سیاہ ہوتا ہے فسق کا رشتہ کفر سے ملا ہوا ہے گو کافر نہین کہلاتا موسیٰ علیہ السلام
جب بنی اسرائیل کے فاسق مرنے پر افسوس کیا تو اللہ نے فرمایا فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ جب

بنی اسرائیل نے اپنے قول وفعل کو بدل ڈالا تو وہ فاسق ٹھرے تو اللہ نے اونپر عذاب بھیجا طاعون آیا ایک وقت مین ستر ہزار آدمی مرگئے یہ عذاب اونپر آسمان سے اوترا تھا بسبب اون کے ظلم کے چنانچہ فرمایا فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الآیہ اگر خدا تعالی بندے پر رحم نکرے تو گناہان آدمی کو کفر کی طرف لیجاوین اسلیئے ڈرنا چاہیئے کیونکر توفیق ہوگی اوس شخصکو جو گناہون مین گرفتار ہے کیونکر نزدیک کرینگے سات مناجات کے اوس شخص کو جو گناہون کی نجاست مین آلودہ ہے گناہون پر اصرار کرنے کے سبب عبادت کا مزا نہین پاتا ہے اور نصیحت دلمین اثر نہین کرتی ہے اور دنیا کے کامون مین پہنسا رہتا ہے اور برا خاتمہ ہوتا ہے جسکے خوف سے اولیا اصفیا کے دل ٹکڑے ہوتے ہین پس اے بھائی ہشیار ہو اور گناہون کو زہر کے مانند جان۔ گناہون پر آدمی عقوبت ظاہرہ کو نہ دیکھکر خیال کرتا ہے کہ یہان گناہ پر عجلت نہین ہوتی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ جو کوئی متمادی ہوتا ہے اور امن مین ہو کر اقدام معصیت پر کرتا ہے اوسکے لئے تعجیل عقوبت کی ضرور ہوتی ہے قولہ تعالی فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ف یعنے گنہگار کو اللہ تعالی تھوڑا سا پکڑتا ہے اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نے تو پھر بہلاوا دیا اور خوبی کے دروازے کہولدئے جب خوب گناہ مین غرق ہوا تو بے خبر پکڑا گیا یہ ارشاد ہے کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ پہونچے تو شتاب توبہ کرلے یہ راہ نہ دیکھے کہ اس سے زیادہ پہونچے تو یقین کرون غرض برے عمل سے جلد توبہ کرلینا چاہیئے ورنہ برا عمل قبر مین حشر مین ساتھ رہے گا بلکہ آدمی پر سوار ہوگا اسیطرف اشارہ ہے وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ مین سب سے بڑا اور بھاری گناہ شرک ہے شرک یہ اللہ جل جلالہ کے ساتھ شریک کرے خواہ اوسکی ذات مین جیسا نصاری قائل ہین کہ تین خدا ہین خواہ اوسکی صفات مین جیسا اللہ کے طرح اورون کو حاضر و ناظر غیب دان سمجھے پس نجومی سے شادی کی تاریخ پوچھنی اور سفر یا حویلی کی بنا کے واسطے نیک و بد ساعت دریافت کرنی اسی شرک مین داخل ہے اسکو شرک فی العلم کہتے ہین اور شرک فی القدرت یہ کہ اللہ کی طرح اورون کو قادر اور توانا جانے اور مشکل کے وقت اونکو پکارے اونکی منتین مانے درمختار مین ہے وَاعْلَمْ اَنَّ النَّذْرَ الَّذِيْ يَقَعُ لِلْاَمْوَاتِ وَمَا

وَمَا يُتَّخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَنَحْوِهَا اِلٰى ضَرَائِحِ الْاَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ فَهُوَ
بِالْاِجْمَاعِ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ مَالَمْ يَقْصِدُوْا صَرْفَهَا اِلٰى فُقَرَاءِ الْاَنَامِ اور شرک فی العبادۃ
یہ کہ اسکی طرح اورون کو پوجے جیسے کسی زندے مردے کے آگے سجدہ کرنا زمین چومنی خانہ کعبہ کے سوا
کسی شئے کے گرداگرد گھومنا کتب فقہیہ مین غیر خدا کے لئے ان چیزون کی حرمت مرقوم ہی فی روضۃ العلماء
اِنَّ السَّجْدَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِلّٰہِ تعالیٰ یعنے اللہ کے سوا کسیکو سجدہ کرنا حلال نہین وفی شرح المناسک
وَلَا يَنْحَنِيْ وَلَا يُقَبِّلُ الْاَرْضَ یعنے نہ کسیکے آگے جھکے نہ اوسکی زمین چومے وفی معراج الدرایۃ
لَوْ طَافَ حَوْلَ مَسْجِدٍ سِوَى الْكَعْبَةِ يُخْشٰى عَلَيْهِ الْكُفْرُ یعنے کعبے کے سوا اگر کسینے کسی مسجد کا بھی
طواف کیا تو اوسپر کفر کا خوف ہی ایسا ہی ہی مظہر العجائب مین اور شرک فی العادۃ یہ کہ عادت کے کامون مین
جو اسکی تعظیم چاہیے وہ اورون کو کیجے جیسے مشکل کی گھڑی اللہ کو پکارنا اور ہر کام کے پہلے اوسی کا
نام لینا او کہیتی سوداگری مین تہوڑی بہت اوسی کی نیاز نکالنی اور مشکل کامونپر اوسکی نذر ماننی اوسیکے
نام کا جانور ذبح کرنا پس مصیبت کے وقت جو لوگ اورون کو پکارتے ہین امام ضامن کا بازو پر پیسا
باندھتے ہین شیخ سدو کا بکرا ذبح کرتے ہین اسی شرک کا نتیجہ ہی موضح القرآن مین ہی شرک فقط یہی نہین
کہ کسیکو سواے خدا کے پوجے بلکہ شرک حکم مین ہی کہ اور کا مطیع ہووے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ
اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ اور اگر تم نے کہا مانا اون کا تحقیق تم بھی البتہ مشرک ہوا ور موضح القرآن مین تحت میں
آیہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ کے ہے کہ اللہ شرک نہین بخشتا تو مشرک فرمایا حکم مین شریک کرنیکو
یعنے سواے دین اسلام کے اور دین کا حکم پسند رکھے اور اوسپر چلے پس جو دین ہی سواے اسلام کے
سب شرک ہی اگرچہ یہ جنہین شرک نہ کرتے ہون انتہے رسوم وعادت بیدینون کی بامید نفع ونقصان سب
شرک ہی جیسا شادی و غمی و زچگی اور وقت سفر اور رواجی فاتحہ و کنڈوری وغیرہ مین قیودات واہیہ
کرتے ہین اور برے عقیدے دلمین جمائے رہتے ہین اوسی پر جیتے ہین اوسی پر مرتے ہین رحمت کرے اللہ
علماے ہندوستان پر کہ اونھون نے شرک کی برائی مین بہت سی کتابین لکھین پر جاہلون کو کون
سمجھا سکتا ہے اللہ توفیق دیوے قرآن مین شرک کی برائی اور عذاب جابجا مصرح ہی از انجملہ فرمایا

جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے بہشت شرک البتہ ظلم ہے بڑا۔
جب آدمی شرک کرتا ہے تو قریب ہوتا ہے آسمان کہ پھٹ جاوے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑین پہاڑ
کانپکر اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس گویا گر پڑا آسمان سے آسمان سے گرنا کنایہ اس سے ہے کہ وہ مشرک
ایمان کی بلندی سے کفر کے نشیب مین گر پڑا اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا
گمراہی دور اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق باندھ لیا اوسنے گناہ بڑا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ شریک نہ کیجو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو
اگرچہ قتل کیا جاوے اور جلایا جاوے اکثر عورات شرک مین مبتلا رہتی ہین کتنا سمجہا ہین سمجہتی ہین جنت
اپنے پر حرام کرتے ہین خدا تعالی اونکو ہدایت دیوے ریا ہی شرک ہے مگر ارادہ آخرت کا نہین رکھتا
آسمان و زمین مین ملعون ہوتا ہے ریا کارون کو قیامت کے دن چار نامون سے پکارینگے کہ اے کافر اے
فاجر اے مکار اے زیان کار اور پھر کہین گے تیری کوشش نکمی ہوئی اور تیرا ثواب برباد گیا آج تیرا
کچہ حصہ نہین ہے اوسی سے ثواب طلب کر جسکے لئے تو نے عمل کیا تھا ۔ کلید در دوزخ است آن نماز ؛
کہ بر روے مردم گذاری دراز ؛ بدعت سیئہ ۔ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جسنے ہمارے
اسلام مین (یعنے او دین اسلام مین) وہ چیز نکالی جو اوسمین نہین ہے وہ مردود ہے جو کوئی عامل بدعت سیئہ ہے وہ بالاوے ملعون
و مردود ہوگا اہل بدعت سے صوم و صلوۃ و حج و زکوۃ قبول نہین وہ اسلام سے ایسا نکلجاتا ہے جیسا
بال آٹے سے ہر بدعت سے بچنا واجب ہے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس نے نکالی اسلام مین
کوئی چال بری اوسپر گناہ ہے اس چال کا اور گناہ اسکا جو کوئی چلے اوسپر بغیر اوسکے کہ اون لوگونکا
گناہ گھٹے۔ حدیث مین تارک سنت پر لعنت آئی ہے اہل بدعت سے اتفاق بحث کا ہو تو سنتون سے سوال
کرنا چاہیئے ورنہ وہ کبھی عاجز نہون گے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کسی بدعتی کی عزت آبرو کی
اوسنے گویا اسلام کے ڈھانے پر مدد کی اس زمانے مین بری بدعتین حکم مین واجب کے ٹھہر گئے ہین یعنے
کیسا ہی بہلا آدمی ہو جب تک اپنی شادی و غمی مین بدعت کے کام نکرے تب تک دلکو تسلی نہووے اگر اتفاقا
بدعت سے بچ جاوے تو دن بھر اداس بیٹھا ہے مگر جسکا دل نور اسلام سے روشن ہو وہ البتہ

بدعتون سے بہت بچتا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ بدعت کفر سے کمتر ہے اور کبیرہ گناہ سے زیادہ
ہے عجب ہی علماے زمانہ حنفیہ و شافعیہ سے ان نواحی کہ نماز و روزہ کے مسائل مین بال کی کھال نکالتے ہین مگر
کیسی ہی بری بدعتون جو شادیون او غمی مین رائج ہین اوس سے اعراض کرتے ہین جو عالم احکام
شریعت پر تقید کرتے ہین اوس سے اکثر لوگ عداوت رکھتے ہین ایسے عالم کو بیدین ٹہراتے ہین تاکہ اپنے
بدعتون مین خلل نہ پڑے اور جو عالم بدعتون اور گناہون کے کامون سے روک ٹوک نکرین ایسون سے
محبت رکھتے ہین اور اپنے خیرخواہ سمجھتے ہین اللہ نیک سمجھ نصیب کرے خلاصۃ الفقہ مین بدعت کی مذمت مین
ایک فصل ہی جو آدمی اوسکو دیکھیگا بدعت سے بہت بچیگا قولہ تعالی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ
سَبِيلًا. زنا کے نزدیک مت ہو تحقیق زنا عمل بد ہی اور راہ بد ہی اعمش نے کہا اے گروہ مسلمانون کے بچو زنا سے زنا مین
چھ خصلتین ہین زنا کے سبب رزق کم ہوتا ہے اور برکت جاتی ہے عمر گہٹتی ہی اور محتاجی ہوتی دنیا مین اور نور چہرہ کے جاتی
رہتی ہی آخرت مین اللہ کا غصہ اور برا حساب اور عذاب دوزخ ہے اور وبا پھیلتی ہی ایک دفع کا زنا ستر برس
کے نیک عملون کو ناچیز کرتا ہے اور دوزخ مین سانپ بچہو اوسکو گہیر لینگے جو حرام کی طرف نظر بھر دیکھیگا حق تعالی
اوسکی آنکھون کو جہنم کی چنگاریون سے بھریگا جو بیگانی عورت کا ہاتھ پکڑے گا قیامت مین آگ کے طوق و زنجیر
ہاتھ مین گردن کے ساتھ پہنا ہوا آوے گا جو لڑکے کو شہوت سے بوسہ دے اوسکے مونہہ مین آتش کی لگام دینگے
تذکرہ قرطبی مین ہی کہ ایک شخص کو مرنیکے قریب کہا گیا کہ کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اوسنے کہا کہہ نہین سکتا ہون
اوس سے پوچھا گیا مَا كُنْتَ تَصْنَعُ تیرا عمل کیا تہا اوس نے کہا عمر بھر مین ایکبار زنا مین مبتلا ہوا تھا اور
دوسرے ایک شخصکو ایسا ہی کہا گیا اوسنے جواب دیا نَظَرْتُ يَوْمًا اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَاَةٍ یعنے نظر کیا مین نے
ایکدن طرف خوبصورتی ایک عورت کے خیال کروا سے بھائیو کہ عمر بھر مین ایک بری نظر کے سبب موت کے
وقت کلمہ زبان پر نہ آسکا کیا حال ہوگا اونکا جو ناچ کراتے ہین آپ بہی دیکھتے ہین اور لوگون کو دکھاتے
ہین اور اس دواعی زنا کے لئے علانیہ دعوت دیتے ہین دیوثی صفت اختیار کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ لکھا گیا ہے ابن آدم پر حصہ اوسکا زنا سے وہ اسکو ضرور پائیگا آنکھون کا زنا نظر ہے کانون
کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات کرنا ہے ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے پانو کا زنا چلنا ہے دل جہکتا ہے چاہتا ہے شرمگاہ

دربیان نظر بد

دربیان رقص

سچا کرے یا جھوٹا مسلم کا لفظ یہ ہی کہ دہن کا زنا بوسہ ہی جس طرح امور مذکورہ ساتھہ اجنبیہ کے حرام ہین اسیطرح ساتھہ
خوبصورت لڑکون کے حق تعالی نے زانی اور زانیہ کو سو چوٹ قمچی کی مارنے کا حکم فرما کر یہ ارشاد کرتا ہے وَلَا
تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃ اور نہ آوے تم کو ان پر ترس اللہ کے حکم چلانے مین اگر تم یقین رکہتے ہو اللہ پر اور پچہلے
دن پر اور دیکہین اون کا مارنا کچہ لوگ مسلمان یہ حکم اُن زانیون کا ہے جو غیر محصن ہو اگر مرد والی عورت
یا عورت والا مرد ہو تو سنگساری ہی یہان تک کہ مرجاے زانی سے زنا کے وقت ایمان اوسکا دور رہتا ہے اور
حق تعالی اوسپر غضبناک ہوتا ہی اور قیامت مین زانی کی شرمگاہ سے ایسی بوے بد پہیلیگی کہ اوسکے سبب
اہل دوزخ فریاد کرینگے اور بعد شرک کے کوئی ایسا بڑا گناہ نہین۔ بعضے لوگ غریب خدمتگار عورتون کو
کنیزک شرعی کے خیال باطل سے زنا مین مبتلا رہتے ہین ایسا ہی صحبت حرام ہی اوس عورت کی جو قحط وغیرہ
مین خرید لیتے ہین یہ شرعی کنیز نہین ہین غلبہ اور استیلا کفار پر شرط ہی ایسا ہی ہے جامع التفاسیر کی سورۂ
معارج مین خواجہ معین الدین سنجری کے ملفوظات مین ہی جو لوگ کہ صحبت حرام سے غسل کرتے ہین موافق تعداد ہر ہر بال کے
کہ اون کے بدن پر ہین حق تعالی ایک برس کے گناہ اون کے نامۂ اعمال مین لکھتا ہے اور جو قطرہ پانی کا کہ اونکے
بدن سے ٹپکتا ہے ہر ایک سے ایک ایک شیطان پیدا کیا جاتا ہے اور اون شیاطین سے جتنے برے عمل کہ سرزد ہونگے
اون سبکی سزا اوسی شخص کو ملیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نگاہ کو اور فروج کو نگاہ رکہو ورنہ خدا تمھاری
صورتون کو بگاڑ دیگا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ پر روز آخرت پر وہ خلوت
نکرے ساتھہ کسی عورت کے اسطرح پر کہ ہو درمیان اسکے اور اوس عورت کے کوئی محرم اور اگر بہڑ جاوے کوئی
آدمی کسی سور سے جو مٹی و کیچڑ مین بہرا ہوا ہے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ کندہا اسکا کسی عورت کے کندہے سے
بھڑ جاوے جو اوسکے لئے حلال نہین ہی حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب ظاہر ہوا زنا وربا
کسی گانو مین تو حلال کرلیا اونہون نے اپنی جانون پر خدا کے عذاب کو مرد والی عورت سے زنا کرنا ایسا بڑا
گناہ ہی جسکی بخشش کی امید نہین جب تک کہ اوسکا خاوند نہ بخشے زن ہمسایہ سے زنا کرنا بہت بڑا گناہ ہے
اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نہ دیکہیگا اور فرماویگا جا دوزخ مین ہمراہ جانے والون کے ساتون آسمان
زمین بوڑہے زناکار پر لعنت کرتے ہین اللہ تعالی نے چار عورتین حلال کئے اول مہر سے اور دو آدمی کے

قحط مین کسی عورت کو خریدے تو وہ کنیز شرعی نہین

عذاب زنا

گواہ سے نکاح ثابت ہوتا ہے باوجود اس آسانی کے کیا کمبختی ہے جو زنا مین گرفتار ہون نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بڑا ڈر مجکو اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہے یعنے لواطت لوطی ملعون ہی جب بغیر توبہ کے مرتا ہے تو قبر مین منھ
ہو کر سور ہو جاتا ہے یہ قول ابن عباس کا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو تم پاؤ کہ وہ عمل قوم لوط کا
کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول دونون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصون سے شہادت لا الٰہ
الا اللہ کی قبول نہین ایک راکب ومرکوب (۲) راکبہ ومرکوبہ (۳) بادشاہ ظالم اس امت مین عورتو
کی بڑی خرابی ہی کہ چپٹ بازی مین مشغول ہوتی ہین فاحشہ عورتون سے بہت دور رہو نہ پلکا اون کے روبرو
نہ آئین قولہ تعالیٰ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ
مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اے ایمان والو یہ جو ہی شراب اور جوا اور بت اور پانسے
گندے کام ہین شیطان کے سو ان سے بچتے رہو شاید تمھارا بھلا ہو شراب نجس ہی بنجاست غلیظہ اسکا حلال جاننے
والا کافر ہے مسلمان کو اوسکی قیمت ڈالنی حرام ہے اور نفع اوسکا حرام ہے اسکے پینے والے کو حد واجب ہے گو
نشہ نہ لاوے پینا اوسکا حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت حدیث مین ہی کہ حق جل شانہ نے اپنی سوگند یاد کر کے
فرمایا ہے کہ جو شخص ایک جلو شراب پئیگا ضرور اوسکو دوزخیون کا پیپ پلاؤن گا اور فرمایا حضرت علیہ السلام
نے اگر شراب پینے والا اسی حالت مین مر جاوے یعنے توبہ نکرے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اوسکا حال بت پرست
کا سا ہوگا اور جو ہمیشہ شراب پیوے اسپر جنت حرام ہووے تفسیر حسینی مین ہی کہ اس آیت شریف مین حرمت خمر کی
دس دلیلین ہین (۱) یہ کہ خمر کو جوے کے ساتھہ بیان کیا جوا تو حرام ہے جو چیز اوسکے قرین ہی وہ بھی حرام ہی (۲)
حقتعالیٰ نے خمر اور بت پرستی کو ایک لڑی مین کھینچا شرک تو تمامے حرام کی سر ہے پس خمر بھی حرام ہے علی
ہذا القیاس خمر کو پلید و عمل شیطان اور اوس سے بچنے کے لئے حکم فرمایا (۶) فلاح و رستگاری کو اوسکے
اجتناب سے متعلق فرمایا (۷) یہ کہ وہ سبب دشمنی ہے (۸) یاد خدا سے باز رکھنے والی ہی (۹) سبب منع ہے نماز
سے اوسکے ترک کا حکم فرمایا ام سلمہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عن کل
مسکر و مفتر ہر ایک نشہ لانے والی اور سست کرنے والی چیز سے اس سے ثابت ہوا کہ سیندھی تاڑی
اور گانجہ اور مدک اور بھنگ اور افیون سب حرام ہین اور جوا شرط بدنا ہے کسی چیز پر جس مین جیت

اور ربا ہی سو وہ محض حرام ہی اور ایک طرف کی شرط حرام نہین باقی جو کھیل کہ اونمین شرط بدنی رواج ہی اگر بغیر
شرط کھیلے تو جوا نہوا لکن شیطان اوس بہانہ سے روکتا ہی اللہ کی یاد سے اور نماز سے میری مراد قمار
ہی کسیطرح کا ہو جوا کھیلنے سے اسلئے منع کیا ہی کہ اومین اکل مال بباطل ہوتا ہے شطرنج کھیلنا گناہ ہے
حدیث مین ہی اللہ ہر دن تین سو ساٹھہ بار طرف اپنی خلق کے نظر کرتا ہے مگر لاعب شطرنج پر دوسری حدیث
مین سلام کرنے سے شطرنج باز پر منع فرمایا ہے علی رضہ نے کہا تم اگر چنگاری کو لو یہان تک کہ بجھہ جاے بہتر ہے
اس سے کہ اسکو ہاتھہ لگاؤ ابو موسی اشعری کہتے ہین لاعب شطرنج گنہگار ہی طیبی نے مشکوۃ کی شرح مین
لکھا ہی انصاب پتھر ہے اون کی پرستش کرتے تھے اور جانور کو اون کے پاس ذبح کرتے تھے اور جو پتھر ہو
یا درخت یا اور کوئی شی جسکو استادہ کرتے ہین اور اون کی تعظیم کا اعتقاد کرتے ہین تو وہ نصب ہی اِن قولون سے
معلوم ہوا کہ محرم مین علم جو استادہ کرتے ہین انصاب مین داخل ہین اس بت پرستی سے بچنا چاہیے اس
زمانہ مین یہ بری بدعت عبادت ٹہر گئی اسکے قیام مین بڑا اہتمام کرتے ہین صدہا کفر اور شرک اور بڑے بڑے
گناہون کے مرتکب ہوتے ہین کسکی طاقت کہ اس معصیت سے منع کرے اور کون مانے اکثر لوگون کے دلمین
یہ بات جم گئی کہ یہ رونق اسلام ہی خدائے تعالی ہدایت دیوے حق تعالی نے سود کو حرام فرمایا درر از ہر شرح
فقہ اکبر مین ہی جس نے حلال جانا اوس معصیت کو جسکی حرمت کا ثبوت دلیل قطعی سے ثابت ہو تو پس وہ کافر ہی
کَالرِّبَا فَاِنَّ حُرْمَتَہٗ ثَبَتَتْ بِالدَّلِیْلِ الْقَطْعِیِّ وَھُوَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا
یعنے مانند بیاج کے پس حرمت اوسکی ساتھہ دلیل قطعی کے جو مذکور ہوئی یعنے اللہ نے حلال کیا بیع کو اور
حرام کیا ربوا پس جس نے بیاج کہایا حلال جانکر تو البتہ کافر ہوتا ہے اور اوسکی طرف اشارہ ہی قول اوس
تعالی کا وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ حضرت علیہ السلام نے فرمایا سود کے
گناہ ستر ٹکڑے ہین اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ سب سے ہلکا یہ کہ آدمی ماسے زنا کرے لبشارۃ الفساق مین
ہے کہ سہا کے کچہ اوپر ستر باب ہین اور شرک مثل اوسکی ہی معلوم ہوا سود خوار و مشرک کا ایک حکم ہے یہ بہت بڑی
بشارت ہی واسطے اہل ربا کے کہ ہر چند کلمہ پڑہین نماز و روزہ حج و زکوۃ بجا لائین مگر مثل مشرک کے ہون
حق تعالی نے بیاج کہانے والون کے حق مین طرح بطرح کی مذمت فرمائی جیسا کہ حاشیہ ہدایہ مین کفایہ سے

سود خوار کی مذمت مین

مرقوم ہی از انجملہ (۱) تخبط (۲) محق (۳) حرب (۴) کفر (۵) خلود فی النار تفصیل یہ کہ حق تعالی نے سود خوار کے حق مین
فرمایا یتخبطہ الشیطان من المس یعنے میدان قیامت مین دیوانہ کی طرح رہیگا اور محشر کے لوگ سود خوار ہی
کرکے پہچان لینگے (۲) یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات گھٹاتا ہے اللہ سود اور بڑھاتا ہی خیرات یعنے
اوسکی برکت چھین لیتا ہے اور اوسکو تلف کرتا ہے اور خیرات مین برکت دیتا ہے او حضرت علیہ السلام نے فرمایا
سود سے مال اگرچہ زیادہ ہو لیکن انجام کار کم ہو جاتا ہے عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہی کہ ہم نے سنا
ہے کہ سود کہانے والے پر چالیس برس نہین گذرنے پاتے کہ اوسکا مال کم ہو جاتا ہے لاکن لوگ سر دست کی خوش عیشی
کی رغبت کرتے ہین او آخرت سے غافل اسیواسطے سب ملے جلے ہوئے کھاتے ہین ابو ہریرہ روایت کرتے ہین البتہ
لوگون پر ایک زمانہ آئیگا کوئی اون سے باقی نہ رہیگا مگر سب سود خوار ہو جائینگے اگر کوئی شخص سود نہ کھاوے تو اوسکا
غبار تو پہونچیگا اور ایک روایت مین بخار ہی مرقات مین ہی کہ مراد غبار اور بخار سے اسکا اثر ہے باین طور کہ سود
لینے والا یا تو گواہ ہوگا یا تو کاتب یا تو سود کی کوشش کرے گا یا تو اوسکی ضیافت کہائیگا یا تو اوسکا ہدیہ قبول
کریگا (۳) فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ پھر اگر تم نہین کرتے جو حکم ہوا ترک
ربوا کے باب مین تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اوسکے رسول سے اسمین مومنون کے لئے بڑی تہدید ہے
اور جو اللہ و رسول سے لڑے کبھی اوسکا بھلا نہووے کیونکہ اللہ کے ساتھ جنگ کرین تو دوزخ ہی اور
رسول کے ساتھ شمشیر سو چاہئے کہ اوس سے باز آوین (۴) کفر (۵) خلود فی النار واتقوا النار
التی اعدت للکافرین اے ایمان والو مت کھاؤ سود اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی ہی واسطے
کافرون کے فرمایا امام اعظم رحمت اللہ علیہ نے یہ آیت بڑے خوف کی ہی قرآن مین اسلئے کہ اللہ نے
مومنونکو دوزخ سے ڈرایا جو کافرون کے لئے تیار ہی اس آیت مین تنبیہ ہے کہ دوزخ بالذات کافرون کے
لئے اور بالعرض عاصیون کے لئے بنی ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے جو کوئی سود پر قائم رہا ہو کفار کے
ہمراہ اس آگ مین رہے گا جو اونکے لئے مقرر ہے اور فرمایا ومن عاد فاولئک اصحاب النار ھم
فیھا خلدون اور جو کوئی پھر کرے یعنے نہی ہونے پر بہی اوسکو بیع کے مانند حلال سمجھکر کہاوے تو وہی
ہین دوزخکے لوگ وے دوزخ مین سدا رہین گے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ سود خوار شکل مین

سگ وخوک کے محشور ہوگا اسلئے کہ وہ واسطے رباخواری کے حیلہ نکالتے تھے جس طرح کہ اصحاب سبت نے واسطے شکار ماہی نے حیلہ نکالا تھا آخر اللہ نے اونکو مسخ کردیا بندر سور بنادیا حدیث مین ہے وہ قرض جس سے دینے والے کو نفع ہو ربا ہے اس زمانہ مین بیاج کا رواج بہت ہوگیا کسینے ان شہرون کو دارالحرب ٹہرایا اور بیاج کو جواز بتلایا اکثر لوگ تو چند روپے قرض دیتے ہین اور مدت تک زمین گروی کا غلہ کہاتے ہین پھر اپنا قرض بہی لے لیتے ہین اسیطرح سکونت کے گھر مین نفع پاتے ہین اور چھٹی لاٹری جو صریح حرام ہے اوسکا معاملہ کرتے ہین اور تکیہ کلام ان معاملے والون کا یہ ہے یا تو جائز ہے یا اختلاف بیرا اونکی یہی ہے جو اوپر گذری خوب جانو شریعت مین یہ سب معاملے حرام ہین واللہ الموفق قولہ تعالی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فرمایا اللہ تعالی نے حرام کیا تمپر مردہ اور لہو اور گوشت سور کا اور جسپر نام پکارا اللہ کے سوا کا جب کوئی تعظیم و تقرب کے ارادے سے کسیکے نام پر کوئی جانور چھوڑا تو وہ حرام ہوا ذبح کے وقت اللہ کا نام لین یا نہ لین جو جانور غیر خدا کے نام پر ذبح ہو یا غیر خدا کے تعظیم پر وہ مردار ہے تفسیر آیات الاحکام مین ہے دوسرے مفسرین مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ کی معنی مَا رُفِعَ الصَّوْتُ بِهِ عِنْدَ ذَبْحِهِ کہے ہین اوسکی وجہ یہ ہے کہ نزول آیہ کے زمانہ مین مشرکون کی عادت تہی کہ جب کوئی جانور کسیکے نام پر ذبح کرتے تو ذبح کے وقت بھی اسکا نام لیتے بخلاف مسلمان مشرکون کے کہ وہ کفر اور اسلام مین خلط کرتے ہین ظاہر مین گو ذبح کے وقت نام خدا کا لیتے ہین پر مقصود اس سے تقرب بغیر خدا جانتے ہین اسلئے اونکا ذبح کے وقت نام خدا تعالے لینا کچہ اعتبار نہین میرے استاد مولوی مفتی سید غلام رسول البیض رحمۃ اللہ علیہ فتاوی البیض مین لکھتے ہین واگر جانورے را بنام بزرگے بقصد تقرب وے بذبح آن نذر کند چنانکہ درین زمان اکثر عوام میکنند و معاوضۂ آن جانور از گوشت اداے نذر خود نمے شمار ند خوردن آن جانور منذور لغیر اللہ حرام است اگرچہ بتسمیہ ذبح کردہ شود لاکن اگر کوئی کسی جاندار کو واسطے ذبح لغیر اللہ کے مقرر کرے اور وقت ذبح قصد تقرب غیر خدا ول سے دور کرے اور خالصاً للہ اوسکو ذبح کرے تو اب پہلی نیت باطل ہوگی اور وہ جانور حلال ہوگا کیونکہ اسباب مین معتبر وقت ذبح ہے خلاصہ یہ کہ جو چیز واسطے غیر اللہ کے ٹہرائی گئی

مصنف و مانع التفسیر البیض

تو بحیدا وسیں لپکارکے جبتک کہ اوس نیت وارادے سے توبہ نکرے کھانا اوسکا حرام ہوجاتا ہی خواہ وقت ذبح
ایسے جانورکے نام غیر اللہ کالیوے یا نہ لیوے یا اللہ پاک ہی کا نام کیون نہ لیوے اگر بقول بعض کے نام خدا
سے ذبح کرنے کے سبب حلال جانین تو حرمت وحلت مین شبہہ ہوگیا اور حرمت کو غلبہ ہوتا ہے اور شبہہ سے
بچنا ضروریات دین سے ہے قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ
فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا یعنے وہ لوگ جو کھاتے ہین مال یتیمون کے ظلم سے سوا اوسکے نہین کہ کھاتے ہین بیچ
پیٹون اپنے کے آگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھین گے کچہ لوگ قبرون سے اون کے مونھہ سے آگ
کے شعلے نکلتے ہونگے پوچہا یہ کون ہین فرمایا وہ لوگ ہین جو ظلم سے مال یتیمون کا کھاتے ہین حاکم کی حدیث
مین آیا ہے کہ کھانے والا مال یتیم کا بہشت مین نہ جاویگا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ
آخر آیہ تک یعنے ایمان والو نہ کہاؤ مال ایکدوسرے کے آپس مین ناحق اور نہ پہنچاؤ اونکو حاکمون تک کہ کہا جاؤ
کچہ لوگون کے مال مین سے مارے گناہ کے اور تم کو معلوم ہی گناہ سے مراد جھوٹی گواہی یا جھوٹی قسم
مدعا یہ کہ ظالمون کو رشوت دیکر آدمیون کا مال فساد اور غیبت اور چغلخوری سے نہ کھاؤ یہ حرام ہے اس
آیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ شرعی مال کہانا حرام ہی اور کہانا مال بیوعات فاسدہ ووجوہ محرمہ کتاب
سے گناہ کبیرہ ہے اسی باب سے ہے جہوٹی گواہی دیکے اوسکے عوض مین کہانا اور عاریت کا انکار کرنا اور
رشوت کھانا اور کم کرنے والا پیمانہ ووزن کا اور فروخت کرنیوالا شے عیب دار کا عیب چھپا کر اور چھیننا
اور چوری اور خیانت اور جھوٹی قسم کھاکے مال لینا اور اجرت کسب مصور اور کاہن اور زانیہ اور نائحہ اور
دلال دغاباز اور اسی قسم سے ہے وہ جو لیتے ہین یا بطور استہزا ولعب لیتے ہین جیسے مال قمار وملاہی یہ سب
حرام ہے ابن عباس نے فرمایا ہی کہ جسکے پیٹ مین حرام کا کھانا ہو اللہ تعالی اوسکی نماز قبول نہین فرماتا
ہے پھر جو لوگ ضیافت نکاح وولیمہ اور فاتحہ وغیرہ مین سود سے پیسا لیکے خرچ کرتے ہین بعد جاننے اس
کیفیت کے وہ کہانا بھی درست نہین جو لوگ کہ دنیا مین فراغت سے کہاتے ہین اور آخرت سے غافل ہین
اونکا بڑا نقصان ہی اون کے حق مین خدا تعالی کا ارشاد ہی اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا یعنے تم نے
اپنی آرزون کو دنیا مین پورا کیا اور اون سے نفع اوٹھا چکے اس سبب سے سخت عذاب کا بدلا پاؤ گے غیر کے

کھانے پر بغیر رضامندی صاحب طعام کے داخل ہونا جائز نہین حدیث مین ہی جو داخل ہوا بغیر دعوت کے وہ
داخل ہوا چور بنکر نکلا لٹیرا ہوکر۔ روایت ہے کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی
چار صحابی پانچوین حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے
ساتھ لگا چلا آیا ہے تو اگر چاہے تو اسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے
ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت کھانے کی دیتا ہون قولہ تعالی وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۤؤُهٗ
جَهَنَّمُ۔ اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کر کر تو اوسکی سزا دوزخ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
اعانت کی قتل مومن پر اگرچہ آدھی بات سے ہو وہ ملیگا اللہ سے اور لکھا ہوگا درمیان اوسکے دونون
آنکھون کے کہ یہ ناامید ہی رحمت خدا سے بڑا گناہ بعد شرک کے یہی قتل نفس ہی یا زنا اور فرمایا ساری دنیا
کا زوال خدا پر آسان ہی کسی مومن کے ناحق قتل کرنے سے اور اگر سارے آسمان و زمین والے خون مین
کسی مومن کے شریک ہونگے تو اللہ اون سبکو جہنم مین داخل کریگا جو کوئی کسیکو زہر پلاوے یا دوا سے مارے
اوسکی سزا بھی دوزخ ہی حضرت نے فرمایا کہ جس نے آپکو پہاڑ پر سے گراکر مارڈالا تو وہ دوزخ کی آگ مین
اونچے مکانون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان مارے گا تو اوسکے ہاتھ
مین زہر رہے گا دوزخ کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتیار سے ماریگا
تو وہ ہتیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ مین اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ ف
یعنے جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اوسپر اوسی چیز کا عذاب ہوا کرے گا اگر جان مارنے کو وہ شخص
حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہے گا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین
نرہیگا لمبی مدت کو ہی سدا بولتے ہین نادان مرد عورتین کسی بیماری کے سبب یا ننگ و عار کے سبب پانی مین
ڈوب جاتے ہین زہر پی جاتی ہین اپنے کو ہلاک کر کے دنیا و آخرت مین خراب ہوتے ہین۔ حدیث قدسی مین ہے اللہ تعالے
نے فرمایا اے میرے بندو حرام کیا ہے مین نے ظلم اپنی جان پر اور تم پر بھی حرام کیا ہی سو تم ظلم نکرو اور حضرت علیہ الصلوۃ
والسلام نے فرمایا بچو تم ظلم سے بے شک ظلم اندھیرا ہے دن قیامت کے ظالم کی دعا قبول نہین ہوتی اور اوسکے
شفاعت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکرین گے توریت مین ہی مَنْ ظَلَمَ خَرَابَ بَيْتِهٖ یہ مضمون

قرآن مین بھی موجود ہے فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا اور ظالمون سے الگ رہنے کو ارشاد فرمایا
ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ظالمون کو مہلت دیجاتی ہے پر اللہ اون سے غافل نہین وَلَا
تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی مظلمہ کسی برادر
مسلمان کا ہو آبرو یا کسی اور چیز کا تو وہ آج یہان اوس سے معاف کرالے پہلے اس سے کہ کوئی دینار
درہم وہان نہوگا بلکہ جو عمل صالح اسکا ہوگا وہ بمقدار ظلم لیکر مظلوم کو دینگے اگر ظالم کے حسنات نہونگی
تو اوسکے سیئات ظالم کو دینگے مفلس وہی ہے جو دنیا مین بہت نیکیان کماوے اور قیامت کے دن اوسکے
مدعیان اوسکی نیکی چھین لین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہمراہ ظالم کے اوسکے مدد کے لئے چلا وہ اسلام سے
نکل گیا حضرت نے فرمایا مَنْ دَعَا لِظَالِمٍ بِالْبَقَاءِ فَقَدْ اَحَبَّ اَنْ يُعْصَى اللّٰهُ فِيْ اَرْضِهٖ جس نے
دعا کی ظالم کے بقا کے لئے پس اوسنے دوست رکھا یہ کہ نافرمانی کرے اللہ کی اوسکی زمین مین سو اوسکے
لئے دعا کرنا جائز نہین ظالم وہ ہین جو لوگون کو ستاتے ہین اور گناہون مین ڈوبے رہتے ہین پر اونکو
اس ظلم سے کچھ خبر و اثر نہین موت سے پہلے اوسکا اثر ظاہر ہوگا یعنے قریب ہے کہ خراب ہو جائینگے دنیا مین
اور آخرت مین اونکے لئے دوزخ ہے حدیث مین ہے جَوْدُ سَاعَةٍ فِيْ حُكْمٍ اَشَدُّ مِنْ مَعَاصِيْ سِتِّيْنَ
سَنَةً یعنے ظلم ایک ساعت کا حکم مین سخت ہے گناہ ساٹھہ سال کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گالی
دینا مسلمان کا فسق ہے اور زبان درازی کرنا اوسکی آبروریزی مین اور لعنت کرنا گناہ کبیرہ ہے اور مثل
قتل کرنیکے ہے اور حضرت نے فرمایا کسی مسلمان کو حلال نہین کہ وہ مسلمان کو ڈراوے جسنے ڈرایا کسی مومن
کو تو حق ہے اللہ پر کہ امن نہ دیوے اوسکو ڈر سے دن قیامت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زخمی
کیا پشت کو کسی مسلمان کے ناحق ملیگا وہ اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا مسلم کی حدیث مین ہے اللہ
عذاب کریگا اون لوگون کو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا
ڈرانا ظلم عظیم ہے جسنے نظر کی طرف کسی مسلمان کے ڈراتا ہے اوسکو ناحق تو ڈراوے گا اللہ اوسکو دن
قیامت کے جسنے اشارہ کیا طرف اپنے بھائی کے کسی ہتیار سے تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے یہانتک
کہ باز آوین گو اوسکا حقیقی بھائی ہو او ملعون ہے وہ شخص جو نقصان پہونچائے مومن کو یا مکر کیا

زبان درازی و لعنت

ڈرانا اور مارنا مسلمان کا ظلم ہے

اوس سے ملعون ہین ضار مومنا او مکر بہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عذر کیا نزدیک اپنے بھائی مسلمان
کے پہر اوسنے قبول نکیا اوسکو تو اوسپر گناہ ہے برابر صاحب مکس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے
بہتر دروازے ہین ادنی اونکا یہ ہیکہ آدمی مان سے زنا کرے سب سے زیادہ بلیہ ہے کہ بہائی مسلمان کی
آبرو مین زبان درازی کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے آدمی کو یہ بات شر سے کہ وہ اپنے بھائی
مسلمانکو حقیر کرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذکر کیا کسی شخص کا کچہ جو اوسمین نہین ہے تاکہ اوسپر عیب
لگاوے قید کریگا اوسکو اللہ آگ جہنم مین یہان تک کہ اوس قول کا نفاذ لاوے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ حلال نہین کسی مسلمان کو کہ جدا کرے کسی مسلمان کو تین رات سے زیادہ جبتک یہ دونو جدا رہینگے
حق سے الگ ہین پہر جس نے پہلے ملاپ کیا وہ اوسکے لئے کفارہ ہوا اگر اوسکے سلام کا جواب نہ دیا تو فرشتے
اوسکو جواب دیتے ہین شیطان اسکو جواب دیتا ہے اگر دونو اس جدائی پر مر گئے تو ہرگز بہشت مین نجاوینگے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پکارا کسی شخصکو ساتھ کفر کے یا عدو اللہ کہا تو یہ کہنا اوسپر
پھر کر آتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظاہر کیا عیب اپنے بھائی مسلمان کا ظاہر کریگا
اللہ عیب اوسکا یہان تک کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکے گھر کے حدیث ابی برزہ اسلمی مین آیا ہے کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے گروہ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین زبان سے اور نہین داخل
ہوا ایمان اون کے دل مین مت غیبت کرو تم مسلمانون کی اور نہ لگو تم پیچھے اون کی عیب جوئی کے
جو کوئی تلاش کرے گا عیب مسلمانون کے تلاش کریگا اللہ اوسکے عیب اور جسکا عیب اللہ نے تلاش کیا
تو رسوا کرے گا اوسکو گہر مین حقتعالی نے غیبت کو مردار کھانے کی تشبیہ دی اسلئے کہ جیسا مردا سے پرہیز
کرتے ہین اور اوسکو کھانا حرام جانتے ہین ویسا ہی غیبت سے پرہیز کرو اور حرام جانو قولہ تعالی۔
اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ یعنے بھلا خوش لگتا ہے تم مین کسیکو کہ کھاوے
گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آئے تم کو اوس سے تعلیق مسجد مین ہے کہ کافر حربی کی غیبت مین دو قول
ہین ایک مین جائز اور ایک مین جائز نہین پس کیا گمان ہے تیرا اے عزیز اون مسلمانون سے جو نماز پڑھتے
ہین محبت و اتباع سنت مین کوشش کرتے ہین کب ایسے لوگ کی غیبت روا ہو سکتی ہے فقط قربت شیطانی ہے

نماز قبول نہ ہونا
جس کے بہائی کا گناہ
آبرو ریزی
گناہ
مومن کی آبرو
عیب کا اظہار
غیبت و عیب جوئی کی ممانعت

کہ اختلافی مسائل کے پیرا یہین اتفاقی حرام کے مرتکب کرتا ہے الغیبۃ اشد من الزنا صحیح حدیث ہی
سبب اوسکا یہ ہی کہ زنا کو ہر کوئی برا جانتا ہے اور اوس سے توبہ کرتا ہے بخلاف غیبت کے کہ علانیہ مجلسون
مین غیبت ہو رہی ہے اور کوئی برا نہین جانتا جب دو شخص ملتے ہین تو ضرور عبث غیبت مین مبتلا ہوتے
ہین حدیث مین ہی غیبت یہ ہی کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرے تو کہ ناگوار گذرے اوسکو پھر اگر وہ غیبت
اوسمین ہو تو غیبت ہی ورنہ بہتان فی یعنے سچ ہے بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹی بات ہے تو اوسکا
نام بہتان ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہے خواہ اوسکے نسب کا نقصان
ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان سے کرے
خواہ اشارہ سے کہ یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ
کرتا ہے اور ناقص لعب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چیرا تو درست ہے اسیطرح حاکم ظالم اور مبتدع کے
بلاوے لوگون کو اپنی بدعت کی طرف اور بیچ ظاہر کرنیحال ظالم کے اور ظاہر کرنا منکرات کا آگے
محتسب کے اور اظہار حقیقت کا آگے مفتی کے واسطے طلب فتوے کے اور ظاہر کرنا حال چور کا اور باپ
اُستاد از راہ تاسف کے ذکر کرنا تاکہ وہ اوس سے باز رہے یہ بھی جائز ہے ابن عباس سے منقول ہے
الغیبۃ ادام کلاب الناس یعنے غیبت سالن ہی لوگون کے اون کتون کا جو آدمی کی شکل پر
ہین حضرت علیہ السلام نے شب معراج مین دیکھا کہ غیبت کرنے والون کو ناخن تھے تانبے کے نوچتے
منہ اپنے اور سینے اپنے غیبت کے سبب قبر مین بڑا عذاب ہوتا ہے جامع التفاسیر مین ہی ابن مسعود
سے کہ کہا جس شخص کے پاس کوئی مومن غیبت کیا گیا پس مدد کی اوسنے اوسکی جزاے خیر دیگا
اوسکو اللہ بسبب اوسکے دنیا و آخرت مین جس نے نہ مدد کی جزاے بد دیگا اوسکو اللہ دنیا اور آخرت
مین اور غیبت کرنے والی کی بخشش نہین ہوتی یہان تک کہ بخشے اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی
اور اگر غیبت اوسکو پہونچی نہین ہی تو کفایت ہے ندامت اور استغفار اللہ تعالی سے اپنے لئے اور
اوسکے لئے امید ہے کہ تخفیف ہو جاوے گناہین جو غیبت کرتے ہین اون کی نیکیان جسکی غیبت
کی اون کے نامۂ اعمال مین لکھے جاتے ہین اور غیبت کرنیوالے کے نامۂ اعمال مین بدیان ثبت ہوتی ہین

قوله تعالیٰ ان بعض الظن اثم مقرر بعضی بہت گناہ ہی قوله تعالیٰ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین مسلمانون
اور مسلمان عورتونکو بغیر اوسکے کہ کچہ برا کیا ہو پس تحقیق اوٹھایا اونھون نے بہتان اور گناہ ظاہر قوله تعالیٰ
وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الآیہ یعنے جو لوگ عیب لگاتے ہین قید والیون کو پھر نہ لائے چار مرد شاہد
تو مارو اونکو قمچی سے اسّی چوٹ اور نہ مانو اون کی کوئی گواہی کبھی اور وہی لوگ ہین بے حکم اس زمانے مین
بعض جاہل اپنی عورتون کو اے فاحشہ یا قحبہ یا چھنال یا زانیہ کر کے خطاب کرتے ہین اور پاک دامن
مرد و عورت پر بہتان باندہتے ہین ایسے لوگون پر لعنت اوترتی ہے اور وہ لوگ قابل حد مارنیکے ہین
حدیث مین ہی ان قذف المحصنة لیهدم عمل مائة سنة یعنے جو لوگ پاکدامن عورتون پر عیب لگاتے
ہین تو سو برس کا عمل اون کا نیست و نابود ہوتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمام جنت مین نجائیگا
نمیمہ پر عذاب قبر کا ہونا صحاح مین آیا ہی بلکہ ثلث عذاب قبر اسی نمیمہ سے ہوتا ہے اور ثلث غیبت سے
اور ثلث پیشاب کی پاکی نکرنے سے قوله تعالیٰ لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ٹھٹھا نکرین ایک لوگ دوسرون
سے استہزا کرنے والون کے لئے آخرت مین ایک دروازہ جنت کا کہولین گے پھر کہین گے آؤ آؤ جب وہ
کرب و غم سمیت آوے گا بند کر دینگے پھر دوسرا دروازہ کہولکر بلائین گے کہ آؤ آؤ وہ کرب و غم سمیت
آویگا اوسکو بہی بند کر دین گے یہان تک وہ نہ امید ہوکر نہ آوے گا قوله تعالیٰ وَلَا تَنَابَزُوْا
بِالْاَلْقَابِ اور ایک دوسرے کو لقب بد سے نہ پکارو برا نام ہے فاسقی پیچھے ایمان لانے کے اور جسنے
توبہ نہ کی پس وہ جماعت وہی ہین ظالم یعنے برا نام ہے یہ کہ کہے کسیکو اے فاسق یا کافر یا یہودی اے
کتے اسے گدہے اے سور اور مانند اون کے کے بعد ایمان لانے اوسکے کے اور بقول بعض کے معنے
یہ ہین کہ جو کوئی بعد نہی کے ٹھٹھا کرنے اور غیبت کرنے اور لقب بد کے ساتھہ پکارنے سے باز نرہے تو
فاسق ہی پس یہ کام نکرو تا مستحق اسم فسوق کے نہو ٹھٹھا کرنا اور نقل کرنی کسیکے قول و فعل کی بطور اوسکے
بطریق ٹھٹھے کے حرام ہے اسلئے کہ اسمین آرزدہ کرنا مسلمان کے دل کا ہے مسئلہ جو مسلمان کو سخت
الفاظ کہے ان سب صورتون مین تعزیر دیا جاوے اور فرق حد اور تعزیر مین یہ ہے کہ حد شارع کیطرف

مضر ہوتی ہے اور تعزیر رائے حاکم پر موقوف ہوتی ہے قولہ تعالیٰ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ الآیۃ
اور اوس سے ظالم کون جس نے منع کیا اللہ کی مسجدون مین کہ پڑے وہان نام اوسکا اور دوڑا اون کے اجاڑنے
کو اب اس زمانے مین مسلمانون کو مسجدون سے منع کرتے ہین اور جماعت مین تفرقہ ڈالتے ہین یہ اللہ کے غضب کا
باعث ہے قولہ تعالیٰ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ تو نہ بیٹھ بعد نصیحت کے بے انصاف
قوم کے ساتھ شان نزول یہ ہے کہ جبوقت مسلمان مشرکون کے ساتھ مل بیٹھتے تو مشرکون نے قرآن شریف
کی تکذیب یا مسخری آیتون کی کرنی اسپر یہ حکم ہوا کہ اون سے الگ ہو جاؤ اب غور کرلے عزیز اس آیت کے
مطلب پر اور فقہا رحمہم اللہ کے بہترین قیاس پر کہ اس آیت کو اون مجلسون کی حرمت پر دلیل لاتے
ہین جہان کہین کہ راگ باجے نقارے وشہنائی وغیرہ مزامیر سے ہون تو گویا ایسی مجلسون مین
بیٹھنے والا قرآن شریف کی تکذیب کرنے والون مین شامل ہوتا ہے دعوۃ الداع مین ہی حدیث اَمَرَنِیْ
رَبِّیْ بِمَحْوِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالصَّلِیْبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِیَّۃِ اور دوسری حدیث مین ہی اُمِرْتُ
بِهَدْمِ الطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ یعنے حکم کیا گیا ہون مین واسطے نیست و نابود کرنے طبل اور مزمار کے اور
فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِیْرَ ان حدیثون سے معلوم ہوا جو حکم چلیپا اور جاہلیت اور بتون
کا ہے وہی حکم ان باجون کا ہے حرمت و محق و محو مین اور یہ دو لفظ ایک معازف دوسرا مزامیر شامل
ہین جملہ انواع ساز و سرود کو کوئی باجا ان سے باہر نہین رہتا ہے جیسے نوبت نقارے تاشے مرنے
دائرہ رباب مجیرے جہانجین سارنگی طبلہ بین باجا وغیرہ انتہے۔ اکثر لوگ کہتے ہین کہ بعض علما قطع نظر
دوسرے امور کے باجون کی حرمت مین بہت زور شور سے بیان کرتے ہین اس سے کچھ ایمان نہین جاتا
اور کئی علما ہین ایسی مجلسون مین آتے جاتے ہین کھاتے پیتے ہین کیا اونکو اوسکی حرمت کی خبر نہین جواب
اسکا یہ ہے کہ جب اللہ نے سرور عالم کو واسطے رحمت اور ہدایت عالم کے روانہ کیا اور باجون وغیرہ مزامیر کے مٹانے
کا حکم فرمایا تو ہم کو اس بدعت سیئہ کے مٹانے مین بڑا ہی اہتمام ضرور ہے اور حرمت اوسکی توصاف ظاہر
ہے پس جو کوئی شریعت کے ایک حکم کا انکار کرتا ہے تو گویا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو باطل کردیا یہ منقول ہے
امام محمد رحمۃ سے اور عامی کو ہی ایسی مجلس مین عمداً جانا گناہ ہے چہ جائے کہ علماء علما ایسے مجلس مین

جانا اور بیٹھنا عیب دین ہی اور کھولنا دروازہ معصیت کا ہی اور پر مسلمانون کے ہدایہ مین ہی ولان القعد کان
فی ذٰلک تشیین الدین و فتح باب المعصیۃ علی المسلمین غرض ہمارے زمانے مین جو شادیون وغیرہ مین
باجا نوبت نقارہ شہنائی مجیرہ وغیرہ جو بجاتے ہین اسکی حرمت مین کسی ایک عالم کو بھی اختلاف نہین پس ایسے
امور سے خاص و عام کو بہت بچنا چاہیئے احادیث مین ذکر مزامیر کہین شراب اور بیاج کے ساتھ کہین بت پرستی
کے ساتھ واقع ہوا ہے چونکہ مزامیر مین شہوت اور نفس پرستی ہی تو بت پرستی سے بھی اسکا فتنہ و فساد زیادہ
ہوتا ہے ۵ مادر ہمہ بتہا بت نفس شماست ۞ زانکہ آن بت مار و این بت اژدہاست ۞ ابو علی رودباری رحمہ
اوس شخص کے باب مین پوچھا کہ ملاہی سنتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مجکو حلال ہی اسلئے کہ مین ایسے درجہ پر پہونچا ہون
کہ خلاف احوال مجہپر اثر نکرے آپنے فرمایا البتہ پہونچا ہے پر دوزخ طرف پہونچا ہے تفسیر آیات الاحکام مین ہدایہ
سے منقول ہی کہ جو مسلمان دعوت کے مقام مین جاوے اور اوس مقام مین بازی یا راگ ہو یہ حال اوسکو پہلے
ہی سے معلوم ہو تو اسمقام مین نجاوے اور جو نہین جانتا اور گیا تو اگر منع پر قادر ہو تو منع کرے اور جو قادر نہو تو
اگر ایسا ہی بزرگ ہے کہ لوگ اوسکی اقتدا کرتے ہین چلا آوے اور کہانا نکہاوے اور اگر بزرگ نہین ہے تو
اگر بازی وغیرہ دسترخوان مین ہے تو نہ بیٹھے اور جو وہان سے دور ہو تو بیٹھنا اور کہانا درست ہے یہ بات بہی
یاد رہے کہ حضرت علیہ السلام نے فاسقون کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے تو امت پر واجب ہے کہ
آنحضرت کے حکم کو مانے اور طحطاوی اور عالمگیری مین ہے وَلَا یُجِیْبُ دَعْوَۃَ الفَاسِقِ المُعْلِنِ لِیَعْلَمَ اَنَّہٗ
غَیْرُ رَاضٍ بِفِسْقِہٖ یعنے فاسق معلن کی دعوت قبول نکرے تا معلوم کرے کہ تو اوسکے فسق سے راضی
نہین قولہ تعالی وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا اور جو کوئی چور ہو مرد یا عورت تو کاٹ
ڈالو اون کے ہاتہ سزا اون کی کمائی کی تنبیہ اللہ کی طرف سے مدارک مین ہی کہ ہاتھ کاٹنے سے داہنا ہاتھ مراد ہے
دس درم سے کم چرایا تو ہاتھ کاٹنا واجب نہین ہاتہ بند دست کا نام ہے جس قیمت سپر مین ہاتہ چور کا عہد نبوت
مین کاٹا گیا تہا اوسکی قیمت دس درم تہی رہزنون کو ہر قسم کی جزا ہے اونکو قتل کرے یا سولی چڑھائے یا کاٹے
اون کے ہاتہ اور پاؤن مقابل کا یا دور کرے اوسملک سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہاتا پیتا
ہے برتنون مین سونے چاندی کے وہ اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی بہرتا ہے چاندی سونے کا زیور عورتکو درست ہے

مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو چاندی سونے کے برتن مین کہانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دکھائے گئے مجکو گناہ میری امت کے نہین دیکھا مین نے کوئی گناہ بڑا اوس سے کہ
قرآن یاد ہو پھر اوسکو بھول جاوے دوسری حدیث یہ کہ بہولنے والا قرآن کا ملیگا اللہ سے دن قیامت
کے اجذم ہوکر یعنے مجذوم یہان پر بڑی وعید ہے اونکو جو یاد کرکے بہول جاتے ہین اسلئے واجب ہے کہ
تا بمقدور دور کرتا رہے قرآن سے تہوڑا یاد ہو یا بہت بہولنے کے سبب اس وعید مین داخل ہوتا ہے
اکثر لوگ قرآن کے سورے یاد کرتے ہین پھر سستی کے باعث بہول جاتے ہین ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس نے ڈالا پاخانہ اپنا راہ پر مسلمانون کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون اور سارے
لوگون کی یہی حکم ہے کنارہ نہر پر جہان وضو کیا جاتا ہے یا پانی پیا جاتا ہے یا سایہ مین نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عامۂ عذاب قبر بول سے ہوتا ہے اور فرمایا بچو پیشاب سے پہلا حساب بندہ کا قبر مین
بابت اسی بول کے ہوگا سو جبکہ حکم بول کا یہ ہے تو پاخانہ کی طہارت مین قصور کرنا بالا وَلے کبیرہ
ٹھیرے گا آبدست لینے مین بہت احتیاط کرے اچھی طرح کلوخ لیکے خوب دہووے ۔ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو کوئی آیا پاس حائض کے اوسکی فرج مین یا کسی عورت کے دبر مین یا کسی کاہن کے پاس
گیا تو وہ منکر ہوا اوس چیز کا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اوتری ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
ترک کیا نماز کو عمداً وہ کہلا کافر ہوگیا ترک نماز عمداً بلا کسی عذر و مانع شرعی کے کفر ہے مسلمان ایک وقت
کی نماز چہوڑنے سے یہان تک کہ وقت اوسکا نکلجاوے کافر ہوجاتا ہے ۔ جس نے محافظت نہ کی نماز پر اوسکا
حشر ساتھ قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ہوگا قولہ تعالی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ عَنْ صَلٰوتِہِمْ
سَاہُوْنَ ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جو نماز کو وقت نماز سے تاخیر کرکے پڑھتے
ہین ویل کہتے ہین شدت عذاب کو یا ایک دشت ہے جہنم مین اگر سارے پہاڑ دنیا کے اوسمین رکہے جاوین
سبکے سب اوسمین لگجاوین غرض وقت ٹال کے نماز پڑھنے والون کو بڑا عذاب ہوگا نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بڑا چور وہ ہے جو نماز کو چراتا ہے پوچھا نماز کی چوری کیا ہے فرمایا تمام نکرنا رکوع و
سجدہ کا یا سیدھا نکرنا پشت کا رکوع و سجود مین ابن مسعود سے روایت ہے اگر تم نماز گھرون مین پڑھو

اور مسجدونکو چھوڑ دوگے تو تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کروگے وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ لَکَفَرْتُمْ معلوم ہوا کہ صحابہ ترک سنت کو کفر جانتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے چاہا کہ حکم اقامت نماز کا دون پھر کسی ایک شخصکو امر کرون کہ وہ لوگون کو نماز پڑھائے پھر کچھہ لوگون کو اپنے ہمراہ مع ہیزم کے طرف اون لوگون کے لیجاؤن جو حاضر جماعت نہین ہوتے اون کے گھر آگ سے جلا دون نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آوین ترک کرنے جمعہ سے ورنہ مہر لگا دیگا اللہ اون کے دلونپر پھر وہ غافلون مین سے ہوجاوینگے اور تارک تین جمعہ کو منافق فرمایا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جانے گذرنے والا سامنے سے نمازی کے کہ اوسپر کیا گناہ ہے تو کھڑا رہنا چالیس برس تک بہتر ہے واسطے اوسکے اس گذرنے سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پامال کیا حلقہ قوم کو لغیر اونکے اذن کے وہ عاصی ہے جو پاؤن رکھیگا گردن پر لوگون کے دن جمعہ کے یعنے صف چیر کر آگے گھسیگا اوسکو پل بناوینگے دن قیامت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین ڈرتا ایک تم مین کا اسبات سے کہ جب اوٹھادے سر اپنا رکوع یا سجدے سے قبل امام کے بیک کردے اللہ اوسکے سر کو گدھے کا یا کردے صورت اوسکی گدھے کی صورت اور امامت کرنا آدمیکا ایسی قوم کے لئے جو اوس سے کراہت کرتی ہے ایسے شخص پر لعنت ہوتی ہے اور اوسکی نماز بھی مقبول نہین ہوتی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وصل کیا صف کا وصل کریگا اوسکو اللہ اور جس نے قطع کیا صف کو قطع کریگا اوسکو اللہ تعالی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے زائرات قبور کو اور اونکو جو قبرون پر مسجدین بناتے ہین اور چراغ جلاتے ہین طواف قبور اور استلام کرنا اونکی طرف نماز پڑھنا کبائر ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طیرہ شرک ہے دو بار اسیطرح فرمایا ترک کرنا سفر کا اور پھر آنا اوس سے بدفالی کی وجہہ سے کبیرہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ اَشْرَكَ جس نے کوئی شے بدنپر لٹکائی اوسنے شرک کیا رقیہ کرنا تعویذ باندھنا کفار سے حرام ہے ایک آدمی حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے بیعت کرنے کو آیا تہا اوسکی بیعت نہ لی پوچھا کیون کہا اوسکے بازو پر تمیمہ ہے اوسنے توڑ ڈالا تب بیعت لی اہل علم موافق قول الجمیل کے تعویذ یا گنڈا باندھتے ہین یہ درست ہے اور جو رقیہ کہ مفہوم المعنی ہے اور اوسمین ذکر اللہ کا ہے وہ مستحب تبرک یہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکلا آدمی ناپاک حرم سے

ترک جمعہ

ترک جماعت

نماز کے آگے سے گذرنا منع ہے

قطع حلقہ

تخطی رقاب

امامت واقف کی کراہت

قطع صف

قبور کی زیارت عورتونکو منع

قبر پرستی

قاعدہ الٹے پاؤن پھرنا حرام

فال بد

تعویذ

پھر رکھا پاؤن اپنا رکاب مین پھر کہا لبیک تو پکارتا ہے ایک پکارنے والا آسمان سے کہ لا لبیک ولاسعدیک تیرا زاد وراہ حرام ہے تیرا نفقہ حرام ہے تیرا حج گناہ ہے اسمین کوئی نیکی نہین طبرانی۔ اکثر لوگ با وجود قدرت کے دنیا کے کام کاج مین مشغول رہتے ہین اسیطرح عمر گذرجاتی ہے ناگہان اسیر مرگ ہوکر چلے جاتے ہین۔ یہودی یا نصرانی کیطرح مرجاتے ہین ترک کرنا حج کا باوجود قدرت کے مرنے تک گناہ کبیرہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے افطار کیا ایکدن رمضان سے بغیر رخصت اور مرض کے قضا نہین کرتا اوسکو روزہ رکھنا سارے زمانہ کا اگرچہ صائم الدہر رہے اور روزہ رکھنا عیدین اور ایام تشریق مین منع ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے سامنے میرا ذکر ہوا اوسنے درود نہ بھیجا پھر مرگیا تو دوزخ مین گیا اللہ نے اوسکو دور ڈالا معلوم ہوا کہ تارک درود عمداً وقت ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم مستحق بعد وسحق ونار کا ہوتا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گنجائش پائے قربانی کرنے کی پھر نکرے تو وہ ہماری عیدگاہ مین نہ آئے اور فرمایا جس نے بیچی کہال قربانی کی اوسکی قربانی نہوی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا گلاڈالیگا اللہ اوسکو آگ مین جیسے نمک پانی مین گلتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پہنو تم ریشم کو جو کوئی پہنے گا اوسکو دنیا مین وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت مین نسائی کا لفظ یہ ہے وہ نہ جاویگا بہشت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کے ہاتھ مین سونے کی انگوٹھی دیکھکر اوسکو اوتارلیا اور پھینکدیا اور فرمایا یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلہا فی یدہٖ یعنے تم سے کوئی ارادہ کرتا ہے آگ کی چنگاری کا پھر اوسکو اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ازار ٹخنے سے نیچے لٹکے وہ دوزخ مین ہے۔ زکوۃ فرض ہے حق سبحانہ نے زکوۃ ندینے والیکا نام مشرک رکھا ہے وَوَيۡلٌ لِّلۡمُشۡرِكِينَ ٱلَّذِينَ لَا يُؤۡتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ ابوبکر صدیق رضؓ نے مانعین زکوۃ سے مثل اہل ردت کے قتال کیا تھا احادیث مین ترک زکوۃ پر طرح طرح کے عذاب کا وعدہ آیا ہے مثلاً مال زکوۃ گنجا سانپ بنکر گلے کا تار ہوگا یاد رہے لگانے والا اوادا نے زکوۃ مین ملعون ہے یا تارک زکوۃ سب کے پہلے جہنم مین جاویگا۔ جو شخص زکوۃ نہین دیتا ہے اوسکی نماز بھی قبول نہین ہوتی ہے یا زکوۃ ندینے والے منافق ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا روپا گرم کرکے زکوۃ ندینے والون کے سینے پر ایسا داغ دینگے کہ پیٹھہ کے

روزہ
روزہ
درود
قربانی
اہل مدینہ
ریشم
انگوٹھی
ازار
زکوۃ

پار نکل جائے اور پیٹھ پر داغ دین گے کہ سینہ کے پار ہو جاوے داغ دینے کا بیان آیۃ یوم یحمیٰ علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم الآیۃ ابوہریرہؓ کی حدیث مین ہی کہ آگ کے تختے بنا کر جہنم مین اوس سے پہلو ماتھے پیٹھ کو داغ دینگے تخصیص ان تین اعضا کی اسلئے ہی کہ مالدار پہلے فقیر کو دیکھکے تیوری چڑھاتا ہی پھر بازو پھیرتا ہی اور زیادہ الحاح کرے سے فقیر کی پیٹھ پھیر کے چلا جاتا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ نے مال دیا ہی اور وہ اوسکی زکوۃ نہین دیتا قیامتکے دن وہ مال اوسکا ایک گنجا سانپ بنایا جائیگا جسکی آنکھون پر دو سیاہ نقطے ہونگے وہ اوسکے گلے کا ہار ہوگا اور اپنے دونو جبڑون سے اوسکو پکڑ کر کاٹے گا کہ مین تیرا مال اور تیرا خزانہ ہون پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ جس مال کی زکوۃ نہین نکالی جاتی ہی وہ مال برباد ہو جاتا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے عذاب کرنا لائق نہین ہی مگر رب النار کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ مومن نہین جسکا ہمسایہ اوسکے آفات وشر سے امن مین نہین ہی تین بار نفی ایمان کی فرمائی اور فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ ایذا نہ دے ہمسایہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظلم سے لیا ایک بالشت زمین کو اوسکو سات زمین تک کا طوق ہوگا یعنے سات زمین کا طوق اوسکے گلے مین ڈالکر تکلیف اوٹھانے کو دیوین گے تغبوی نے کہا سات زمین تک اوسکو خسف کرینگے پھر قطعہ زمین اوسکے گلے کا ہار ہوگا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خیانت کی شریک کی امانت وعاریت مین تو مین اوس سے بری ہون دوسری حدیث مین ہی جس نے خیانت کی امانت مین مین اوسکا خصم ہون اور فرمایا مطبوع ہوتا ہی مومن ہر خلق پر مگر خیانت وکذب پر خیانت منجملہ علامات نفاق ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی آدمی خیر کا کام کرتا ہی ستر برس پھر جب وصیت کرتا ہے جور کرتا ہے اوسکا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے وہ آگ مین جاتا ہی یعنے ثلث سے زیادہ کی وصیت کرے یا سب یا بعض مال کا اقرار واسطے اجنبی کے کرے یا آپکو قرضدار ٹھہرائے اور قرضدار نہو تاکہ میراث ورثہ کو نہ ملے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قطع کیا میراث کو جسے اللہ نے فرض کیا تھا قطع کریگا اللہ میراث اوسکی جنت سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے

کچہ بندے ہین جنسے اللہ دن قیامت کو نہ بات کریگا نہ اون کی طرف دیکھیگا اون کے لئے عذاب الیم ہی تو پوچھا
وہ کون ہین فرمایا بیزار ہونے والے اپنے ما باپ اور بیزار ہونے والا اپنے ولد سے یعنے انکار کرنے والا
اپنے نسب سے اور منکر اپنی اولاد کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین مردم ذو وجہین ہین کہ اونکے پاس کچہ
لاتا ہے اور اونکے پاس اور کچہ احادیث مین ہی ذو وجہین دنیا مین دن قیامت کے دو منھہ آگ کے رکھتا
ہوگا یا دو زبانین ہونگی آگ کی امام غزالیؒ نے کہا ہی ذو لسانین وہ شخص ہی جو درمیان دو دشمنون کے
آجاتا ہے اور ہر ایک سے موافق اوسکی مرضی کے گفتگو کرتا ہے ظاہر مین نیکون کے لباس مین رہنا اور
باطن مین حرام کامون کیطرف مشغول ہونا گناہ کبیرہ ہی ثوبان کی حدیث مین آیا ہے مین جانتا ہون
اون قومون کو اپنی امت مین سے جو آوینگے دن قیامت کو اعمال لیکر برابر جبال تہامہ کے چمکتے ہوئے
اللہ اونکو ہبآء منثور کر دیگا یعنے اون کے ثواب کو برباد کر دیگا بسبب مخالفت باطن ساتھہ ظاہر کے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین طعام ولیمہ ہی جس مین تونگر لوگ بلائے جاوین اور مساکین ترک کئے جاوین
جس نے قسم کھائی غیر خدا کی وہ کافر ہوا یا مشرک جس نے قسم مین یہ کہا کہ مین اسلام سے بری ہون اگر کاذب
ہی تو ویسا ہی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک آدمی کو کہ کہتا ہی انا اذا یھودی فرمایا وجبت
یعنے جہنم واجب ہوگئی غرضکہ خدا کے سوا قسم کھانا ایمان کا برباد کرنا ہی قولہ تعالیٰ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا
اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنَ۔ وَاِنَّ الْمُسْرِفِیْنَ ھُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ اسراف خرچ کرنیوالے بھائی ہین
شیطانون کے اور بیجا خرچ کرنے والے دوزخ والے ہین اسمین بڑی وعید ہی اون لوگون پر جو ناچ
راگ رنگ اور مزامیر اور آتشبازی مین اور بیہودہ کامون مین پیسے خرچ کرتے ہین اور خیال نہین
کرتے کہ حق تعالیٰ نے سات جگہ قرآن شریف مین مسرفین کی مذمت فرمائی سچ ہی یہ لوگ نہ قدر قرآن شریف
کی جانتے ہین نہ حکم خدا اور رسول مانتے ہین وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ خرچ کرنا مال کا گو ایک ہی پیسہ
کیون نہو حرام مین گناہ کبیرہ ہی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے احتکار کیا طعام وہ گنہگار ہی اور
محتکر ملعون حاکم کی روایت مین یون ہی جو شخص داخل ہوا کسی شے مین نرخ سے مسلمانون کے گران
کرتا ہی نرخ کو اوسپر تو حق ہی اللہ پر یہ کہ ڈالے اوسکو جہنم مین سر اوسکا نیچے ہوگا مراد احتکار سے روکنا غلہ کا

واسطے تنگی نرخ کی حکمت تحریم جسکا زمین دفع ضرر ہی عام لوگون سے بنی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
کوئی مزدور مقرر کیا اور اوسکی مزدوری نہ دی تو حق تعالی قیامت کے دن اوسکا خصم ہوگا اور فرمایا تم
دو مزدوری مزدوراون کو پہلے اوس سے کہ اوسکا پسینہ خشک ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حائل
ہوئی جسکی شفاعت کسی حد مین حدود خدا سے اوسنے ضد باندہی اللہ سے طبرانی کا لفظ یہ ہی وہ ہمیشہ
غضب خدا مین ہی یہان تک کہ باز رہے سیکھنا سکھانا جادو کرانا گناہ کبیرہ ہی حدیث مین ہی ساحر کی حد
قتل کرنا ہی بے شبہہ انواع سحر کے کفر ہوتے ہین توڑ دینا بیعت کا گناہ کبیرہ ہے خواہ بیعت امام ہو یا بیعت
توبہ اسلئے کہ وہ درحقیقت توبہ شکنی ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ
پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہی اپنے برے کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم مین سے نہین ہے
جو لوگون کو مارتا ہی گریبان کو پھاڑتا ہی جاہلیت کی طرح جلاتا ہے نوحہ کرنے والیان نوحہ کرینگے اہل نار کی
جس طرح کہ کتے بھونکتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عادتین ہین لوگون مین وہ دونو کفر ہین ایک
طعن کرنا نسب مین دوسرے نوحہ کرنا مردہ پر حضرت نے فرمایا لیعذب المیت ببکاء اھلہ علیہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر کوئی ایک چنگاری پر بیٹھے وہ کپڑے جلا کر کھال تک کھینچے تو یہ بہتر ہی اوسکے لئے قبر پر بیٹھنے
سے علم سیکھنا واسطے دنیا کمانے کے یا مقابلہ کرنے علماء سے تو اللہ تعالی اوسکو دوزخ مین داخل کریگا اور
جو کوئی سوال کیا گیا علم سے پہر اوسنے چھپایا تو دن قیامت کے اوسکو آگ کی لگام لگائی جاوے گی سب سے زیادہ
عذاب اوس عالم کو ہوگا جسکو اوسکے علم نے نفع ندیا یا حدیث موضوع دیدہ و دانستہ رواج دینا موجب دخول نار
ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار حدیث مین ہی جو بے حاجت مانگتا ہی وہ گویا انگارا
کہاتا ہے اور جو زیادتی مال کے لئے سوال کرتا ہی وہ گویا آگ کی چنگاری مانگتا ہی اب وہ چاہی تہوڑی لے یا
زیادہ حضرت نے فرمایا جو کوئی اسبات کا ذمہ دار ہو کہ وہ لوگون سے کوئی سوال نکرے گا تو مین اوسکے لئے
بہشت کا ذمہ دار ہوتا ہون تین صورت مین سوال جائز ہی ایک وہ جو کسیکا ضامن ہو (۲) وہ جسپر
کوئی آفت آئی ہو (۳) وہ جسکو فاقہ ہو۔ اللہ کے نام سے سوال کرنے اور ندینے والے پر لعنت آئی ہی
مومن کو چاہئے کہ ضرور کچھ دیدے تاکہ لعنت سے بچ جائے قولہ تعالی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسے

تُبطلُوا صَدَقاتِکُم بِالمَنِّ وَالاَذَی ای ایمان والو نہ باطل کرو تم اپنے صدقون کو لسبب مَن کے مَنّ کے معنی ہین کہ اپنا احسان گنگر بتائے کہ مین نے تیرے ساتھ یہ کیا وہ کیا لوگون سے کہے کہ مینے فلانے شخص سے ایسا ویسا احسان کیا اذی یہ ہے کہ زبان درازی کرے گالی دے شکوہ شکایت کرے قولہ تعالی کذلک یطبع اللہ علی قلب متکبر جبار تکبر کرنا حرام ہے متکبرون کے دل پر اللہ کی طرف سے مہر لگ جاتی ہے کوئی وعظ اون مین اثر نہین کرتا اسیواسطے مالدارون مین متواضع بہت کم رہتے ہین اور اکثر غفلت و غرور مین مصعب بن زبیر نے کہا مجھے آدمی پر تعجب آتا ہے تکبر کرنے سے کہ دو بار تو وہ جائے بول سے نکلا ہے پھر جبار آسمان کا معارضہ کرتا ہے حدیث۔ جس کے دلمین برابر دانہ رائی کے تکبر ہے اللہ اوسکو جہنم مین اوندھے موہنہ ڈالیگا حدیث جو کوئی شخص فخر کا لباس پہنتا ہے کہ لوگ اوسکو دیکھین تو اللہ طرف اوس شخص کے نظر نہین کرتا جبتک کہ اوسکو اوتار نہ ڈالے قولہ تعالی وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ حدیث۔ تم بچو حسد سے حسد کھا لیتا ہے حسنات کو جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے یا گہاس کو اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے لوگ ہمیشہ خیر سے رہین گے جبتک کہ باہم حسد نکرین حسد ہی کے سببسے قابیل نے ہابیل کو مارڈالا ابتک جہان خون ناحق ہوتا ہے اوسپر ہی ایک وبال چڑھتا ہے حدیث مین ہے کہ حق تعالی نے فرمایا رحم سے کیا تو راضی نہین ہے اسبات پر کہ مین صلہ کرون اوسکا جو تیرا صلہ کرے اور قطع کرون اوسکو جو تجکو قطع کرے قاطع رحم جنت مین نہ جائیگا اور قاطع رحم کا عمل مقبول نہین ہوتا جس کسی قوم کے اندر کوئی قاطع رحم ہوتا ہے اوس قوم پر اللہ کی رحمت نہین اترتی قاطع رحم پر اللہ تعالی نے لعنت فرمائی ہے باوجود اس تہدید کے جہان دیکھو قطع رحم کرتے ہین دوستون سے عداوت مین رہتے ہین رحم کرے اللہ اوس بندے پر جو کہ حکم خدا و رسول سمجھکر دوستون سے نیک سلوک کرتے ہین اور اون کے عداوت و برائی سے اعراض کرتے ہین اور دیتے لیتے ہین یہ بڑی عمدہ نیکی ہے اور افضل صدقہ۔ نافرمانی والدین اور ستانا اونکا گناہ کبیرہ ہے نافرمان ماباپ کا جنت مین نہ جائے گا نہ اللہ نظر کریگا قیامت کے دن طرف اوسکے اور قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض طبرانی مین آیا ہے کہ ایک مرد سے مرتے وقت کلمہ نہ کہا جاتا تہا جب اوسکی ما سے قصور اوسکا معاف

ہے کہا کان لا یحسد الناس علی ما آتیہم اللہ من فضلہ ۱۲ سے فہل عسیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ ۱۲

[Marginal handwritten annotations, partly legible: حضرت علیہ السلام نے فرمایا ... ; عقوق والدین ; ...]

کرایا تب اوسکے مونہہ سے کلمہ نکلا حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ من النار قولہ تعالی وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ
الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ مالک بن دینار کی کیز
جو اس صفت کی تہی مرتے وقت دو پہاڑ آگ کی دیکھے کہ اوس سے بڑا عذاب پاتے ہے بعض اہل علم ایک بیمار
کے پاس گئے اور تلقین شہادت کی کرتے ہے وہ کہہ نہین سکتا تھا اور کہتا کہ ترازو کی زبان میری زبان پر ہے
وہ مجہے بولنے نہین دیتے اونہون نے قسم دیکے کہا کیا تو وزن مین کمی کرتا تھا اوسنے کہا واللہ نہین مدت تک ماش
کی خبر نہ لیتا کہ پورا ہے یا کم سو جبکہ یہ حال عدم تعہد بجات پر ہی تو کم تولنے والے کا کیا حال ہوگا۔ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لیا مال لوگون کا بارادہ تلف کرنے کے تو تلف کر دیگا اللہ اوسکو دیر لگانا تونگر کا
ادائے قرض مین بعد مطالبہ کے بلا عذر گناہ ہی حدیث مین ہی یُغْفَرُ لِلشَّہِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّین یعنے
بخشا جاتا ہے واسطے شہید کے ہر گناہ سوائے قرض کے پس قرض کے ادا کرنے مین جلدی کرے اور جو شخص ادائے
مہر کی نیت نہ رکھے بلکہ دغا کی نیت کرے تو وہ زانی ہی مطل یعنے ظلم حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچہ نصیحت
کیجئے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر تین بار حضرت نے یہی فرمایا جو غصہ خدا کیواسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس
کیواسطے ہو وہ برا ہے ؎ گفت عیسے را یکے ہشیار سر ؛ چیست در ہستی ز جملہ صعب تر ؛ گفت اے جان صعب تر
خشم خدا ؛ کہ ازان دوزخ ہمی لرزد چو ما ؛ گفت از خشم خدا چہ بود امان ؛ گفت ترک خشم خویش اندر زمان
مجلس مین بیٹھکر بغیر ذکر خدا و درود کے اوٹھہ جانا ایسا ہے جیسے مردار گدھے پر سے کوئی اوٹھے قیامت کے
دن اونپر حسرت ہوگی حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو دوست ہوا لوگون کا بسبب اوس امر کے جسکو وہ
دوست رکھتے ہین اور خلاف کیا اللہ کا تو جسدن قیامت مین اللہ سے ملیگا اللہ تعالی اوسپر غضبناک
ہوگا شماتت حرام ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظاہر نکر تو شماتت واسطے اپنے بہائی کے کہ رحم کرے
اللہ اوسپر اور مبتلا کر دے تجکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو عورتون مین عدل و برابری نکری تو
آوے گا وہ شخص دن قیامت کے اور آدہا دھڑ اوسکا ساقط ہوگا ملنیا شوہر کا حق واجب زوجہ کو
جیسے مہر و نفقہ ادا کرنا بی بی کا حق شوہر کو جیسے تمتع بغیر عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہی حضرت علیہ السلام
نے فرمایا کافی ہی آدمی کو یہ گناہ کہ ضائع کر دے اونکو جنکو قوت دیتا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

غصہ

مداہنت

شماتت

ترک عدل

ندادن نفقہ و مہر ۱۲

جس نے جہانکا گھر مین کسی قوم کے بغیر اذن کی تو حلال ہی اونکو کہ اوسکی آنکھیں پھوڑ ڈالین اور جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا اوس سے بہاگتے پہرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین پگھلا شیشہ پلایا جاویگا دن قیامت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اعانت کی کسی خصومت پر ناحق وہ اللہ کے غصے و خفگی مین ہی جبتک کہ باز نہ آوے خصومت باطل اور جدال گناہ ہی بڑا دشمن لوگون مین خدا کو وہ شخص ہی جو بڑا جھگڑالو ہو جہوٹی گواہی برابر شرک کے ہے۔ قولہ تعالی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ اور فرمایا وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ حق تعالی کا حکم ہے کہ گواہی کو نہ چھپاوے جسنے پوشیدہ رکھا گواہی کو وقت طلب کے وہ مثل شاہد زور کے ہے حدیث مین ہی نہ جنبش کرینگے پاؤن جہوٹے گواہ کے یہان تک کہ واجب کریگا اللہ اوسکے لئے آتش جہنم کو حضرت علیہ السلام نے فرمایا تم بچو کذب سے کذب راہ دکھاتا ہے فجور کی فجور راہ دکہاتا ہے نار کی بندہ ہمیشہ جھوٹھ بولتا رہتا ہے اور ارادہ جہوٹ کا کرتا ہے یہان تک کہ نزدیک اللہ کے جہوٹا لکھ لیا جاتا ہے ابن عباس نے کہا مَنْ اٰذٰى فَقِيْهًا فَقَدْ اٰذٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم۔ جسنے اذیت دی عالم کو سو اوسنے اذیت دی رسول کو جس نے اذیت دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس اذیت دی اللہ عزوجل کو فَقَدِ اسْتَوْجَبَ اللَّعْنَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پس مستحق ہوا لعنت کا دنیا و آخرت مین اہانت علم و علما کی اور حافظون کی گناہ کبیرہ ہی اور کسی صحابی کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہی بوڑھے مسلمان کو عالم دیندار کو حقیر کرنا نفاق ہی۔ حضرت علیہ السلام نے اسما بنت ابوبکر سے فرمایا لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ یعنے بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بہی تجکو دئے جاوے گا اور اگر تو روکے گی تو خدا بہی روکے گا کہا حضرت ابوبکر نے بخیل نہین بچتا ایک چیز سے سات مین سے یا تو مرجاتا ہے سو وارث اوسکا ہوتا ہے وہ شخص کہ خرچ کرے اسکا مال اور صرف کرے غیر حکم اللہ تعالی کے مین یا غالب کر دیتا ہے اللہ اوسپر کسی بادشاہ ظالم کو سو لیتا ہی وہ مال اوس سے ذلت اوسکو دیکر یا پیدا کرتا ہے اوسمین شہوت کہ خراب کرے وہ اسمین مال اپنا یا بناء عمارت مین صرف کرتا ہے یا پہونچے اوسکو مصیبت دنیا کے مصیبتون سے ڈوبنے سے یا جلنے سے یا چور سے اور جو مانند اون کے ہے یا پہونچے اوسکو بیماری ہمیشہ کی خرچ کرے مال اپنا اسکے

جہانکنے پر۔ سننے پر۔ چھوپ بات سننا۔ خصومت۔ جہوٹی گواہی۔ گواہی چھپانا۔ کذب۔ اذیت علما۔ بخل

علاج مین یا گاڑدے اسکو کسی جگہ مین پھر بھولے اوسکو پہر نہ پاوے - حضرت علیہ السلام نے فرمایا بڑا ڈر مجکو میری امت پر اتباع ہوا یعنے پیروی خواہش نفسانی کی اور طول امل ہی لاکن اتباع ہوا راہ حق سے روکتا ہے قولہ تعالی وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور لاکن طول امل پس بہلاتا ہے آخرت کو حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب فاسق کی مدح کی جاتی ہی تو خدا کو غصہ آجاتا ہے عرش ہلجاتا ہے کبائر ذنوب مین وہ کبائر برے سمجھے گئے ہین جن کے مرتکبین پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہی اون گناہون سے بچنا اور توبہ کرنا نہایت ضرور ہے تو زیع المعاصی والطبقات مین ستر گناہ سے زیادہ مذکور ہین بیان بعض اون سے بیان کئے جاتے ہین از انجملہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہی اُس شخص پر جو سود کہاتا ہے اور دوسرکو کہلاتا ہے اور گواہ اور کاتب سود بنتا ہے - لوطی پر جو پاس کاہن کے آئے وہ جو حالت حیض مین جماع کرے وہ جو میت پر نوحہ کرے اور مصیبت کے وقت کپڑے پہاڑے وہ عورت جو بستر شوہر سے الگ ہو جس نی کوئی جانور واسطے غیر اللہ کے ذبح کیا وہ جو چوری کرتا ہے وہ شخص جو صحابہ کو گالی دیتا ہے وہ شخص جو راہ گذر مین پاخانہ پھرتا ہے - وہ شخص جو جرو کو خاوند پر بہڑکاتا ہے وہ جو ہتیار سے طرف اپنے بھائی کے اشارہ کرتا ہے تارک صلوۃ - تارک زکوۃ - وہ شخص جو اپنا نسب غیر پدر سے جوڑتا ہے وہ عورت جو بے اجازت شوہر کے گہر سے باہر جاتی ہی - وہ شخص جو تارک امر المعروف و نہی عن المنکر ہے باوجود امکان کے وہ شخص جو شراب پیتا ہے اور جو معاملہ شراب سے علاقہ رکہتے ہین سب پر لعنت اوترتی ہی وہ جو زن ہمسایہ سے زنا کرتا ہے اوس ایک زنا کا گناہ برابر دس زنا کے ہوتا ہے وہ شخص جو رشوت لیتا ہے اور لعنت کی اوسپر جو دوڑتا ہے درمیان رشوت لینے والے اور دینے والے کے وہ جو علم دین کو چھپاتا ہے وہ جو اناج کو بامید گرانی نرخ باوجود حاجت خلق کے روک رکھتا ہے وہ جو کسی مسلمان کو حقیر کرتا ہے وہ شخص جو دین مین کوئی بدعت نکالتا ہے بدعتی کو جگہ دیتا ہے وہ عورتین جو قبرون کی زیارت کرتے ہین وہ جو بیاہی عورت کو تہمت زنا کی لگاتا ہے وہ جو قطع رحم بلا موجب شرعی کرتا ہے وہ جو قرآن کو چھپاتا ہے یعنے اوسکا حکم ظاہر نہین کرتا وہ شخص جو کسی مسلمان سے مکر کرتا ہے یا اوسکو نقصان پہونچاتا ہے بوڑھا آدمی جو زناکار ہی وہ شخص جو حی علی الصلوۃ سنکر حاضر مسجد نہین ہوتا وہ جو ایذا دے ہمسایہ کو وہ جو حضرت کی سنت کو ترک کردے اور

وہ جو اپنی عورت پر غیرت نکرے بگاڑنے والا علامات حدود ارض جو اندھے کو راہ سے بھٹکا دے محلل و محللہ پر لعنت آئی ہی عمر رضنے دونوںکو زانی کہا ہے یعنے عورت مطلقہ کو آگے کے مرد پر حلال کرنے کے لئے نکاح کرنے والا اور اوس سے راضی ہونے والا دونو ملعون ہین جو حکم مین عدل نہین کرتا اوسپر لعنت ہے حدیث مین ہی الکبائر حب الدنیا و اکبر الکبائر سوء الظن باللہ۔ قیمت کو بڑھا دینا تا کہ غیر دہوکا کہاوے اور بیع غیر کی بیع پر شر اغیر شرا پر اور دہوکا دینا بیع مین منع ہی مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غلہ کی ڈھیر مین ہاتھ ڈالا گیہون کو گیلا پایا فرمایا اوسکو اوپر کیون نکیا جو ہمین دہوکا دے وہ ہم مین سے نہین ہی اسیطرح پانی کا دودہ مین ملانا منع تہی اور جانور کا دودہ نہ دوہنا تا کہ زیادہ شیر دار معلوم ہو حدیث مین ہی مکر دغا بازی اور خیانت دوزخ مین ہی یعنے جو یہ فعل کریگا دوزخ مین جاے گا دو آدمی وقت قضاے حاجت بات نہ کرین نہ ایکدوسرے کے ستر کو دیکھین بعض عورتین قضاے حاجت کے لئے دو تین ملکر جاتے ہین یہ کام موجب دشمنی خدا ہے ٹہرے پانی مین موتنا حرام ہے تہوکنا قبلہ کی طرف منع ہے جو کوئی ایسا کریگا اوسکا تہوک اوسکے دونون آنکھون کے بیچ مین دن قیامت کے ہوگا جس گھر مین کوئی تصویر یا کتا یا جنب ہوتا ہے وہان فرشتے نہین آتے ہین۔ تصویر بنانا حرام ہے جو تصویر اپنی کہنچواتے ہین اونکا حکم اور مصورین کا حکم ایک ہی طرح پر ہے کیونکہ رضا بالکفر بہی کفر ہوتی ہی جو کوئی کتا پالتا ہے ہر دن اوسکے اجر مین سے دو قیراط برابر کم ہوتا ہے۔ کھیت کی حفاظت اور شکار کے لئے درست ہے مرغون کا لڑانا مکرون کا لڑانا حرام ہے اسیطرح حرام ہے سونیکی انگوٹہی اور ریشمی لباس اور خضاب سیاہ۔ اور منع فرمایا نبی علیہ السلام نے کھڑے ہوکے کھانے پینے سے اور فخر کرنیسے ساتھ مساجد کے پیشاب اور پاخانہ کے وقت قبلہ رو ہونے سے اور جانورونکے سوراخون میں پیشاب کرنیسے پیشاب اور پاخانہ بند کرکے نماز پڑہنے سے بچے پہلے صف مین کہڑے رہنے سے قبر پر کوئی شے لکہنے سے اور چلنے سے مرد کے درمیان دو عورتون کے فاسقو دعوت قبول کرنے سے اور بیٹہنے سے درمیان دہوپ چہانو کے اور مال کے ضائع کرنے سے اور کہانا کہانا بیٹہے جو ضد اور ریا کیلئے کہلاتے ہین اور جاندار چیز کو تیر کا نشانہ بنانا حرام ہے۔ متعہ حرام ہے اور جمع کرنا نکاح مین ایک عورت کو اور اوسکی پہوپہی کو اور بہانجی اور خالہ کو حرام ہے۔ غصے کی حالت مین درمیان دو کے فیصلہ نکرے عورتکو سفر درست نہین

مگر محرم کے ساتھہ محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھہ اوس عورت کا کبھی نکاح درست ہنووے جیسی باپ بھائی
چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا۔ تین دن سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے
اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ۔ آرزو کرنی موت کی منع ہی۔ کچی پیاز کھا کر مسجدون کے
طرف نہ جاوے۔ گھرون کو قبر نہ ٹہراوے یعنے ذکر و نماز سے معمور رکہے۔ دو آدمی کے درمیان نہ بیٹھے مگر اونکے
حکم سے اور جب دو آدمی ہون تو ایک کے کان مین کچہ پوشیدہ بات نہ کہے کیونکہ دوسرا بدگمان ہوگا۔
کہڑے ہوکر پیشاب نکرے سوتے وقت آگ نہ چھوڑے بجہاوے شب جمعہ و روز جمعہ نماز و روزے کے لئے
مخصوص نکرے۔ سائل کو نہ جہڑکے مسجدون مین آوازونکو بلند نکرین آپ اپنی تعریف نکرے جذامی کی
طرف تیز نظر سے نہ دیکھے کسی سے سوال نکرے مردون کو گالی نہ دیوے اور نہ مرغ کو اور نہ ہوا کو۔ پانی مین
مچھلی کو خرید نکرے کیونکہ یہ فریب ہے کھانے کو نہ سونگھے فاسق کی صحبت نہ رکہے قبر کی طرف نماز نہ پڑھے
حالت حیض و جنب مین قرآن نہ پڑہے قبور پر نہ بیٹھے نہ اطاعت کرے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کی۔ اور
نہین جائز ہی نذر کرنی ساتہہ معصیت اللہ کے تین روز سے زیادہ مسلمان سے خفا رہے۔ منگنی پر کسی کی منگنی
نکرے معصیت کے سبب گھر مین نہ بیٹھے یہ سب احکام کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق سے ماخوذ ہین اور
ہلدی یعنے چوب زرد جو گوبر مین پکاتے ہین کھانا اوسکا مکروہ ہے اور کھانا گیہونکی روٹی کا جس مین سیندی
ڈالکر خمیر کرتے ہین مختلف فیہ ہے فتوی حلیت پر ہے تقوی یہ کہ نہ کھاوے اور لڑکونکو سونے روپے کے زیور
اور ریشمی کپڑے پہنانا درست نہین اور گناہ پہنانے والو پر ہے اور شافعی مذہب مین یہ دونو بچونکو جائز ہے
اور افیون کہلانی بھی بچونکو حرام ہے۔ تمام روز اور تاریخین خدا کی طرف سے جاننی چاہئین اور ساتھہ
کسی چیز کے کہ عوام مین مشہور ہے سعید ہونا نہ چاہئے اور سعادت و نحوست ایام اور تواریخ کی جو مشہور
ہے کچہ حدیث و اثر سے ثابت نہین۔ منڈانا داڑھی کا حرام اور چھوڑنا اوسکا بقدر ایک مٹھی کے واجب ہے
اور کترانا لبون کا سنت ہے پس ترک کرنا سنت کا قریب حرام کے ہے۔ الحاصل جو لوگ اعمال صالحہ
بجالاتے ہین اور اعمال سیئہ سے اجتناب کرتے ہین بڑے نیکبخت ہین باوجود اس بات کے دوسرونکو
بھی حق بات کی وصیت کرتے ہین وتواصوا بالحق اور وصیت کرتے ہین آپس مین ایکدوسرے کو ساتھہ

حق کی یعنی ایمان توحید قرآن اور درست اعتقادون کے اور بھلے کامون اور نیک باتون کا حکم کرتے ہین اور
برے کامون سے منع کرتے ہین اور حکم کرتے ہین عبادت کا اور اتباع کتاب و سنت اور بے رغبتی دنیا مین
اور رغبت بیچ آخرت کے ربیع بن انس نے کہا ہی حَقٌّ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یدعو کالذی دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ینذر بالذی انذر یعنے جو متبع
رسول پر حق ہی کہ جس طرح حضرت علیہ السلام نے دعوت کی اور عذاب الٰہی سے ڈرایا ہی اوسیطرح یہ بھی کرے
یہ کام اہل علم کا ہے۔ حق کے معنی ثابت و سزاوار و درست و راست و واجب و راستکاری اور وہ کام
جو البتہ واقع ہووے اور نام ہے ناموں سے اللہ جلشانہ کے حدیث مین ہی قلب المؤمن مصنع علی
الحق یعنے دل مومن کا مائل کیا گیا ہے طرف حق کے لاکن فاسقون کو حق سے کراہت رہتی ہی لَقَدْ جِئْنٰکُمْ
بِالْحَقِّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَکُمْ لِلْحَقِّ کٰرِھُوْنَ فرمایا حق تعالی نے ہم لاتے ہین تمھارے پاس سچا دین پر تم
بہت لوگ سچی بات سے بُرا مانتے ہو ابوذر کہتے ہین مجکو وصیت کی میرے خلیل نے کئی اچھی خصلتون کی
ایک یہ کہ نہ ڈرون مین راہ خدا مین کسی شخص کی ملامت کرنے سے دوسری یہ کہ حق بات کہون گو تلخ
ہو اور فرمایا جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ آیا حق اور جاتا رہا باطل تحقیق باطل ہی نابود اور فرمایا
قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ یعنے آیا سچا دین اور ہلاک ہوا باطل اگرچہ حق بات بری معلوم
ہوتی ہو پر انشاء اللہ تعالی ثابت کریگا حق کو اپنی باتون کے ساتھ اگرچہ کراہت رکھین گنہگار وَیُحِقُّ
الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ اور مٹادے اللہ جھوٹھ کو اور ثابت کرتا ہے سچ کو بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ بلکہ ڈالین گے ہم یعنے غالب کرین گے ہم حق کو یعنے ایمان کو باطل پر یعنے کفر
پر پس سر کچلیگا حق باطل کا حق سے مراد قرآن ہی اور اسلام اور ذات سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ
واشرف التسلیمات فرمایا حق تعالی نے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اور خدا تعالی کہتا ہے بات
سچی اور وہ دکھاتا ہے راہ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ بعد سننے اتنے دلائل کے پھر آدمی
حق چھوڑکے غیر حق کو پسند کر کے ضلالت و گمراہی اختیار کرتا ہے تو اب اوسکے حق مین ارشاد ہوتا ہے
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ اور ایک ہی حدیث مین وارد ہے اَعْمَی الْعَمٰی الضَّلَالَۃُ بَعْدَ الْھُدٰی

اندھے سے اندھاپن گمراہی ہی بعد ہدایت کے بھائیو حق ظاہر ہونے کے بعد یہ گمراہی کیسی ہی ہان گمراہون کے دلمین
گمراہی کا مزا ہوتا ہے چنانچہ ابن عباس نے فرمایا اِنَّ الضَّلَالَةَ لَهَا حَلَاوَةٌ فِی قُلُوْبِ اَهْلِهَا دے وہ لوگ
ہین الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا جنہون نے پکڑا دین اپنا تماشا اور کھیل اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ
عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا کیا پس وہ شخص کہ زینت دیا گیا واسطے اسکے برا عمل اوسکا پس دیکھا اوسکو اچھا ایسے
لوگون کے حق مین ارشاد ہے لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ البتہ تحقیق ثابت ہوی ہی
بات عذاب کی اوپر بہتون اونکے کے پس وہ نہین ایمان لاتے جب حق تعالی نے گمراہی اور باطل کامون کی
اتنی مذمت فرمائی تو اہل حق حق پر ثابت رہنے اور گمراہی اور بدعتون سے بچنے مین بہت کوشش کرتے
ہین اور مصیبتین اوٹھاتے ہین جب کے دلمین حق کی تاثیر نہین وہ لوگ عرس میلون مین یا ماہ محرم مین
یا شادی غمی مین خلاف شریعت کرتے ہین نمازون کو چھوڑتے ہین کھیلبازی اور بدعتون مین مشغول رہتے
ہین ایسے لوگون کو بڑی تنبیہ ہی آیات مذکورہ مین سو اونکو لازم ہے کہ اِن آیتون مین فکر کرین اور اپنے گناہون
اور کج فہمی سے توبہ کرین اور صراط مستقیم کہ راستہ شریعت اور اتباع سنت کا ہے اوسپر قائم رہین اور افراط
اور تفریط کہ ہر باب مین مذموم ہے اوس سے بچیو مثلاً ایمان کو نجات مین اسقدر موثر جانین کہ اصلا معصیت
کا خوف باقی نہ رہے یا ایمان کو اسدرجے ساقط التاثیر سمجھین کہ گناہ سے وہ زائل ہوتا ہے یا عاصی ایمان
کو کافر بے ایمان کی طرح مخلد فی النار اعتقاد کرین اور دین کی حرارت مین افراط یہ ہی کہ ہر کسی سے اونٰی
امور مین جھگڑا کرین۔ اور ترک مستحب کے واسطے غصہ کرے اور اوسکو کافر کہے اور تفریط اوسمین یہ ہے
کہ بے نمازیون سے بے تکلف صحبت رکھے اور کچھ دلمین کراہت نہ لائے اور صاحب بدعت کی تواضع تعظیم
کرے اور صرف مین افراط یہ ہی کہ اسراف کرینگے اور تفریط یہ ہی کہ بالکل بخیل بنجاوے جو آدمی کہ حق کہتا ہے
سب اوسکے دشمن ہوتے ہین اور ملانا طرف حق کے بدون صبر کے ہو نہین سکتا حق سے امر بالمعروف اور صبر
اجتناب منکر سے اوسی پر قول اوس تعالی کا وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ
اَصَابَکَ دلالت کرتی ہی یہ آیت کہ حق بات بہت مشکل ہے اور محنت اور مصیبت اوسکے لئے لازم ہی اسیواسطے
وصیت صبر کی کی اور ثواب بقدر محنت ہے جس نے نصرت کی دین کی نصرت کریگا اوسکی اللہ وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ

مَن یَّعصہٗ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر لقدر امکان بجالاوے اس عمل مین بڑی برکت ہے اسمین استحکام
دین وسنت ہی آمر معروف کا نام احادیث مین مفتاح الخیر ہے ؎ درین زمانہ باطل کسیکہ حق گوید ؛ برای
خویش چو منصور ریسمان تابد ؛ جان اے عزیز کہ اصول دین یتین چیزین ہین فعل مامور ترک محظور صبر علی المقدور
یہ وہی تین چیزین ہین جن کی وصیت لقمان نے اپنے فرزند کو کی تہی - نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
کوئی دیکھے تم مین سے منکر کو تو چاہیئے کہ تغیر کر دے اوسکو اپنے ہاتھہ سے اگر نہ کر سکے تو اپنی زبان سے اور
یہ بھی نکر سکے تو دل سے یہ ضعف ایمان ہی اور صحبت اہل منکر کو ترک کرے ورنہ اونکے عذاب مین شریک ہووے
؎ آن یکے با پیر خود گفت کہ من ؛ نہی منکر میکنم اندر زمن ؛ لیک مے ترسم کہ از اہل حسد ؛ آفتے در روزگار
من رسد ؛ گفت گر اینکار بہر حق کنی ؛ از بلاہاے دو عالم ایمنی ؛ مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحہ نے فرمایا
کہ امر بمعروف فرائض اور کبیرہ گناہون مین اور شعائر اسلام مین اور سختی کے ساتہہ کیا چاہیئے جو لوگ اہل
کرتے ہین صحبت اونکی نہ رکہے اور دشمن اونکا ہونا چاہیئے اور جسبات مین کہ سلف یا خلف نے اختلاف کیا ہے
تو امر معروف ونہی منکر مین پہونچا دینا اس حدیث کا ہے اور بس سختی اوسمین خوب نہین ہی یہان مولانا کے
قول سے یہ بات ظاہر ہے کہ حنفیہ وشافعیہ ومحدثین آپس کے مسائل خلافیہ مین اپنی سند اور حدیث پہونچا دیوین
نہ یہ کہ فتنہ فساد برپا کرے اور بغض وعداوت مین عمر گذارے یہ بڑے نقصان کا سبب ہی اسمین دین
برباد ہوتا ہے اللہ تعالی نیک سمجھہ نصیب کرے - حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے جہان بیجا حرکت ہوتی
ہے وہان بیٹھنا اور باز پرس نکرنا درست نہین ہی کیونکہ یہ باز پرس کچہ اوسکی عمر اور روزی کو کم نکر دیگی -
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے افضل جہاد کلمہ حق نزدیک سلطان جابر کے یا امیر جابر کے امر بالمعروف
نہی عن المنکر کے ترک کو باوجود قدرت کے مداہنت کہتے ہین اور اسکا بڑا وبال آیا ہے ؎ گرت نہی
منکر برآید ز دست ؛ نشاید چو بے دست وپایان نشست ؛ اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حقتعالے
نے جبرئیل کو حکم فرمایا کہ فلانی بستی کو اولٹ دے اوہنون نے عرض کیا کہ یا اللہ اوسجگہہ فلانا شخص ہی کبھی
پلک مارنے گناہ نہین کیا کیونکر اولٹ دون فرمایا اولٹ ہی دے فَاِنَّ وَجْہَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیْ سَاعَۃٍ
قط کہ وہ دوسرون کا گناہ دیکھکر اون سے کبھو ترشرو نہین ہوا اور حق تعالی نے یوشع بن نون علیہ السلام

مسائل خلافیہ مین قول فیصل کے بیان مین [illegible]

وحی بھیجی کہ مین تیری قوم مین سے لاکھ آدمی ہلاک کرونگا چالیس ہزار نیک اور ساٹھ ہزار برے۔
عرض کیا کہ بار خدایا نیکون کو کیون ہلاک کریگا ارشاد ہوا اسواسطے کہ دوسرون سے اونہون نے دشمنی
نہ کی اون کے ساتھ کہانے پینے اور نشست و برخاست اور معاملہ کرنے سے پرہیز نکیا جب بنی اسرائیل معاصی
مین گرفتار ہوئے علمانے اونکو منع کیا جب اُنھون نے نہ مانا تو اونکے ساتھ مجالس مین بیٹھنے لگے ہم نوالہ
ہم پیالہ ہوگئے اللہ نے بعض کے دل بعض پر مارے زبان داؤد و عیسے پر اونکو لعنت کی قولہ تعالی
لُعِنَ الَّذِینَ کَفَرُوا مِنۢ بَنِی اسرائیل علی لِسَانِ داؤد و عِیسے ابن مریم ذلک بما عصوا
وکانوا یَعتدُونَ اور فرمایا لَوْلَا یَنْہٰہُمُ الرَّبَّانِیُّونَ وَالاَحْبَارُ عن قَولِہِم الاِثمَ واَکلِہِمُ
السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا کَانُوا یَصْنَعُونَ. کیون نہین منع کرتے اون کے درویش اور ملا گناہ کی بات کہنے سے
اور حرام کھانے سے کیا برے عمل ہین جو کر رہے ہین ابن عباس نے کہا قرآن مین کوئی آیت توبیخ مین
اس آیت سے زیادہ سخت تر نہین ہے علی مرتضی نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثنا کی پہر کہا اے لوگو اگلے لوگ
تم سے جو ہلاک ہوگئے اس رکوب معاصی کے سبب سے ہوئے اونکو مشائخ و علمانے منع نکیا جب وہ بڑہ گئے
عقوبات نے اونکو پکڑ لیا تم امر بمعروف و نہی عن المنکر کرو قبل اسکے کہ جو آفت اونپر آئی ہی وہ تمپر آوی
اور جان لو کہ امر بمعروف و نہی عن المنکر نہ قاطع رزق ہی نہ مقرب اجل۔ اللہ پاک نے علما کو ڈانٹا اونپر
غلظت و شدت بہ نسبت فاعلین معاصی کے زیادہ کی حدیث مین ہی جب زنا و ربا کسی بستی مین ظاہر ہوتے ہین تو
وہ لوگ عذاب خدا کو اپنے جانون کے لئے حلال کر لیتے ہین اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے قسم ہے خدا کی
تم حکم کرو معروف کا منع کرو منکر سے ورنہ نزدیک ہی کہ بھیجیگا اللہ تم پر عذاب اپنی طرف سے پہر اگر تم دعا بھی
کروگے تو قبول نہوگی جو شخص کسی ایسی قوم مین ہی کہ وہ قوم گناہ کرتی ہی اور یہ باوجود قدرت کے اون
گناہ کو مٹاتا نہین تو اللہ مرنے سے پہلے اون سب پر عذاب [illegible] متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارونکو
بدکامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین [illegible] کر دیا مین عذاب اوے گا تو سب برباد
ہون گے خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی [illegible] راضی جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو ڈوبتی ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنے خلاف شرع کام سے لوگونکو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ

بڑے کام جب کثرت سے ہوئے تو اوسمین سب کی بربادی ہے ابوہریرہ رض کہتے ہین ہم نے سنا ہے کہ آدمی دن قیامت
کے آدمی سے اولجھے گا اوسکو پکڑ لیگا وہ کہیگا مین تجکو نہین پہچانتا تجسے مجہہ سے کچہہ واسطہ نہین ہے یہ کہیگا تو
مجکو خطا و منکر سے منع نہین کرتا تھا اور حضرت نے فرمایا جب زمین مین گناہ کیا جاتا ہے جو شخص وہان حاضر
ہوتا ہے مگر اوس گناہ کو مکروہ جانتا ہے یا انکار کرتا ہے تو مانند اوس شخص کے ہے کہ جو وہان سرے ہی سے
حاضر نہ تھا اور جو آدمی وہان موجود نہین ہے مگر اوس گناہ سے راضی ہے وہ اوس شخص کی طرح پر ہے جو کہ وہان
حاضر تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی تم مین اپنی جان کو حقیر نہ سمجھے کہا کیونکر فرمایا اللہ کا حکم اپنے
اوپر دیکھے جس مین کچہہ بول سکتا ہے پھر نہ بولے اللہ تعالی دن قیامت کے اوس سے کہیگا تجکو کسنے روکا
تھا کہ تو فلان فلان امر مین بولتا وہ کہیگا مین لوگون سے ڈرتا تھا اللہ فرماوے گا سب سے زیادہ مستحق
ڈرنیکا تو مین تھا بعض صحابہ سے ہے جو وقت کہ آدمی منکر پر انکار کرنے کی طاقت نہ رکھے تین بار یہ کہے اللّٰھم ان ھذا
منکر جو وقت کہ یہ کہا تو اوسکا ذمہ ادا ہوا حدیث انس مین خطبا و علماء بے عمل کے لئے یہ سزا آئی ہے کہ اون کے
ہونٹ مقراض نار سے کترے جاوینگے اور دوزخ مین اونکے پیٹ کی آنتین باہر نکلے ہونگے وہ جس طرح
گدھا چکی کو لیکر پھرتا ہے یہ اون آنتون سمیت چکر کھاویگا اس سکو حق تعالی کا یہ ارشاد ہے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ
اُمَّةٌ يَدْعُونَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے لازم ہے کہ تم مین ایک گروہ کا
یہ پیشہ ہو کہ لوگون کو خیر کی طرف بلائین اور اچھے کامون کا حکم دین برے کامون سے باز رکہین غرض ایسے
لوگونکو اللہ عز وجل نے وَاُولٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ کرکے فرمایا اور پیغمبرون کی شان مین بہی یہی فرمایا
اَنَّهُمْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ بیان سے امر معروف کا بڑا بلند درجہ معلوم ہوتا ہے سعادت سرمدی مین علی
بن سعید سے روایت ہے مَا جَمِيْعُ اَعْمَالِ الْبِرِّ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عِنْدَ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ
عَنِ الْمُنْكَرِ اِلَّا كَنَفْثَةٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ یعنے نہین ہین تمامی نیک اعمال اور جہاد مقابلے مین امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کے مگر مانند روی کے گالے کے بیچ دریاے عمیق کے تذکرۂ قرطبی مین ہے کہ حضرت علیہ الصلوۃ
والسلام نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کو دو ننگے فرشتے ہر طرف سے پکڑے ہین پس آیا امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر اوسکا اور چھڑا لیا دونون نے اونکے ہاتھ سے اور ملا دیا اوسکو ہمراہ ملائکہ رحمت کے جب

فضیلت امر بالمعروف

سب لوگ بُرے کامون سے انجان ہون تو سبکے سبب عذاب الٰہی مین گرفتار ہون گے اور شرف و بزرگی اس امت کی اسی
دو بات کے سبب ہے چنانچہ فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ ہو تم بہتر امت جو نکالی گئے ہو واسطے لوگون کے حکم کرتے ہو ساتھ بھلائی کے اور منع کرتے ہو بُرائی
سے اور حضرت موسے علیہ السلام کی قوم مین ایک جماعت ہے کہ ہدایت کرتی ہے ساتھ حق کے اور عدل کرتی
رہی ساتھ اوسکے یعنے تابع حق ہو حق کے موافق حکم دیتی ہے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى
اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اس جماعت سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین ملاقات کی
اور دس سورۃ قرآن کی اونپر پڑھین اونہون نے حضرت پر ایمان لاکر کہا یا رسول اللہ موسے نے وصیت کی ہے
سلام پہونچانیکی آپ نے جواب دیا اور حکم کیا حضرت نے نماز اور زکوٰۃ کا ابھی وہ قوم ہماری قبلہ کیطرف نماز
پڑھتے ہین زکوۃ دیتے ہین اور نماز جمعہ قائم کرتے ہین اونہین کے وصف مین یہ آیت ہے یہ قصہ معالم و
حسینی مین ہے لاکن ترجمان القرآن مین اس قصہ کو صحت سے دور بتلاتے ہین اور وضع سے نزدیک واللہ اعلم
اگر کوئی کہے کہ حق تعالی فرماتا ہے عَلَيْكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اس سے معلوم ہوا کہ آپ
عمل کر لینا دوسرون کو کہنا کچھ واجب نہین تو جواب اسکا یہ ہے کہ معنی آیت کے یون ہین کہ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ
اِذَا اهْتَدَيْتُمْ یعنے جب تم سب احکام کو جو تم پر واجب ہین بجا لاؤگے تو دوسرون کی تقصیر سے تمکو ضرر
نہوگا جیسے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى سعید بن المسیب نے کہا جب تو نے امر معروف و نہی عن المنکر
کیا تو اب کسیکا گمراہ ہونا تجکو ضرر نکرے گا جبکہ تو راہ یاب ہو گیا بہت سے سلف بھی اسکے قائل ہین اگر امر
معروف خلق سے اوٹھ جائے تو شرع کے سب احکام باطل ہو جائین دیگر یہ کہ حضرت نے عبد اللہ بن عمر
بن العاص کو فرمایا اَلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا
تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ ترمذی یعنے تو گھر کے اندر بیٹھا رہ اور
زبان کو سنبھال جو کچھ جانتا ہو کر جو کچھ نجانتا ہو اوسے چھوڑ خاص اپنے کام مین مشغول ہو اورون کے کام
دست بردار ہو اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی کا دین
سلامت نرہے مگر یہ کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگے اسیطرح زمانہ فساد مین یہ ارشاد ہے کہ سکوت

لازم کرا اور اپنا دروازہ بند کر اور اپنے گناہون پر رو یا کر اس سے معلوم ہوا کہ کسی پر امر معروف نکرین جواب
سیہ ہی اگر عاجز ہے تو معذور ہے فقط دل سے انکار کرنا واجب ہی حدیث ابی سعید سے معلوم ہوا کہ جو شخص امر
منکر کو دل سے ہی برا جانے وہ ضعف ایمان والا ہے پہر جسکو دل سے ہی انکار نہو اوسکے ایمان کا کچھ ٹھکانا
ہی نہین حدیث مرفوع انس بن مالک مین آیا ہے حضرت سے کہا کب کسوقت امر بمعروف و نہی عن المنکر ترک
کر دیا جاوے فرمایا جب ظاہر ہو تم مین وہ جو ظاہر ہوا تھا امتون مین پہلے تم سے پوچھا وہ کیا تہا فرمایا اَلْمُلْکُ
فِیْ صِغَارِکُمْ وَالْفَاحِشَۃُ فِیْ کِبَارِکُمْ وَالْعِلْمُ فِیْ رُذَالِکُمْ ۔ رواہ ابن ماجہ یعنے جب لڑکون کی
حکومت ہو بڑون مین زناکاری پہیلے علم کمینون مین ہو زید نے کہا یعنے فاسقون مین قولہ تعالی مَنْ عَمِلَ
صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ جس نے کی بہلائی سو اپنے واسطے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسیکی برائی سے اسکے غیر کو ضرر
نہین بلکہ بدکار کو بدی سے روکے ورنہ یہ ہی اوسکے وبال مین گرفتار ہونگے جب سے لوگون نے امر بالمعروف چہوڑ دیا
تب سے یہی حال ہو گیا ہے کہ نہ کسیکی دعا قبول ہوتی نہ کسیکو خدا کی طرف سے مدد ملتی ہی ہر طرف سے ناامیدی کا
ہجوم ہے ذلت وخواری کی دھوم چنانچہ آیا ہے کہ ابوہریرہ رضہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے ظالم نہین ضرر کرتا
مگر اپنی جان پر پس کہا ابوہریرہ نے قسم ہے اللہ کی یعنے اور کو بہی ضرر کرتا ہے یہان تک کہ حبارے البتہ مرتا ہی
گہونسلے اپنے مین دبلے پن سے بسبب ظلم ظالم کے روح البیان مین ہی وَلَوْ قِیْلَ لِرَجُلٍ لِمَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ
قَالَ مراجہ کار ہست تُخَافُ عَلَیْہِ الْکُفْرُ اب جان کہ معروف وہ ہی جو موافق قرآن وحدیث کے ہووے اور
ہر امر حسن جو شرعًا وعقلًا خوب ہی اور منکر وہ جو مخالف اوسکے ہووے قسم کفر اور گناہون سے اور وہ چیز کہ شرعًا
وسنت مین ناپسند ہو یا ضلالت وبدعت ہے یا وہ چیز جسپر اللہ کا عذاب اوسپر مقرر ہووے اور ہر امر قبیح جو
شرعًا وعقلًا برا ہو غرض وصیت بالحق سے بہلا برا معلوم ہوتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِئْسَ الْعَبْدُ
عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ الحدیث ۔ برا بندہ ہے وہ بندہ اپنے تئین اچہا جانا اور
سے اور تکبر کیا اور بہول گیا خداے بزرگ بلند قدر کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور بہول گیا
خداوند جبار متکبر کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بہول گیا کام دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون
اور بوسیدگی بدنکو خاک مین برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑھ گیا اور بہول گیا اپنے ابتدا

امر معروف اور نہی منکر کا بیان

برے بندون کے حالات مین

حال کو۔ برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سے اور حرص کھینچ لی جاتی ہے اوسکو دنیاداروں کے دروازہ پر اور لیجاتی ہے جدہر چاہتی ہے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہے اوسکو اور لیجاتی ہے راہ دین سے۔ برا بندہ ہے وہ بندہ کہ رغبت دنیا مین اور حرص اوسکے حاصل کرنے مین خوار کرتی ہے ان سببوں سے جو حدیث شریف مین مذکور ہوئے آدمی کا دل سخت ہوتا ہے اور طرح طرح کے خیالات بیہودہ کے تصور مین عبادت سے دست بردار ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ آدمی گہاس پات یا اور حیوانوں کے مانند ہے جب مر جائیگا نیست و نابود ہو جائیگا نہ اوسپر حساب ہے نہ عذاب۔ یا حق تعالی کو ہماری عبادت کی کیا حاجت ہے اور ہمارے گناہ سے کیا رنج و اذیت ہے وہ بادشاہ ہے ہماری عبادت سے بے پروا ہے یا حق تعالی کی صفتوں سے بے خبر ہوکر کہتے ہین کہ خدا رحیم کریم ہے جس حال پر ہونگے ہمپر رحم ہی فرما دیگا یا ہم ایسے درجے پر پہونچے ہین کہ گناہ ہمارا کچہ نقصان نہین کر سکتا یہ دعوی باطل ہے انبیا تو اپنی چوک اور لغزش سے روتے اور توبہ کرتے تہے اس احمق نے کاہی سے جانا کہ شیطان کے مکر مین یہ نہین پہنسا ہے اور کیونکر پہچانا کہ اسکا درجہ انبیا اور صحابہ کے مرتبہ سے بڑا ہے یا اسکی عقل ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا سے بڑہ گئی جو وہ عبادت کرتے تھے اور خلائق کو عبادت کی طرف بلاتے تھے اور تمامی مسلمان سارے جہان کے عبادت کرتے ہین پہر جو آدمی ان سب کے خلاف مین خود پسندی کرے اور خلاف دین اسلام اپنا مذہب و ملت ٹہراوے اور عبادت سے الگ ہووے تو جاے اوسکی جہنم ہے اور آخرت مین بڑے نقصان والون سے ہوگا فرمایا حق تعالی نے أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى کیا خیال کرتا ہے آدمی کہ چہوٹا رہیگا بے قید کہ جانورون کی طرح کہائے پیئے اور سووے حلال و حرام مین تمیز نکرے اور فرماتا ہے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ سو کیا تم خیال رکہتے ہو کہ ہم نے تم کو بنایا کہیلنے کو اور تم ہمارے پاس پہر نہ آؤگے۔ کنوز الحقائق کے احادیث مین ہے کہ اچہا آدمی وہ ہے جو کہانا کہلاتا ہے اور سلام کرتا ہے اور نہین قبول کرتا ہے لوگون سے کوئی چیز بہترین مسلمان وہ ہین جو ہاتہ اور زبان سے اون کے لوگ سلامت رہتے ہین بہترین مومن قناعت کرنیوالے ہین اور رغبت نکرنے والے دنیا مین اور بدترین مومن طمع کرنیوالے ہین ۔ اور اچھا آدمی وہ ہے جس سے لوگون کو نفع حاصل ہوتا ہے اور جس سے امید نیکی کی ہوتی ہے اور جو اپنے گہرون مین اچہا ہے اور جس کے

اخلاق نیک ہین اور جو قرض اوا کرنے مین بہتر ہی اور وہ جو ایسا عمل کرتا ہے کہ بعد موت کے کام آوے اور جو
قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھاوے اور اچھا آدمی وہ ہی کہ تہجد کی نماز پڑھتا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر
کے حق مین فرمایا نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ یعنے بہتر آدمی ہی عبد اللہ اگر نماز پڑہے رات
کی خدا تعالی کے نزدیک پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا ہے اگرچہ تہوڑا ہی ہو اور نہایت پسند کلام خدا کے
نزدیک چار ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ چاہیے کہ اکثر اوقات
پڑھا کرے اور حق اللہ جل شانہ کا یہ ہی کہ اوسپر ایمان لاوے اور شرک نکرے اوسکے دین مین کجروی نکرے
عمل ریا سے خالص کرے اوسکے حکمون کو بجا لاوے نافرمانی سے بچے اقرار کرے اوسکی نعمت کا اور شکر ادا
کرے اوسکا اور محبت رکہے اوسکے فرمانبردارون سے اور دشمنی رکہے اوسکے نافرمانون سے اور رجوع لاوے
طرف اللہ جل شانہ کے خوشی وغمی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق یہ ہی کہ آپکی تصدیق کرے
اور تعظیم کرے آپ کی اور آپکے ذکر سے رطب اللسان رہے اکثر اوقات درود پڑہے اونکی سنتون پر چلے
اور بدعت سے بچے اور دوست رکہے اونکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور ماں باپ سے اور پاک جانے
آپکو ہر عیب ونقصان سے جو نہ لائق رسالت کے ہووے اور محبت رکہے اونکی اہلبیت اور صحابہ سے اور علما
وصلحا اور اہل حدیث اور سادات سے سادات کو دیکہکر ویسا ہی خوش ہو جیسے کوئی اپنے محبوب کو دیکہکر خوش
ہوتا ہے حق قرآن شریف کا یہ ہے کہ اوسکی تلاوت ادب کے ساتہہ کرے اور اوسکے مطالب کو غور کرے متشابہ
کا ایمان لاوے محکم پر عمل کرے جو کوئی کہ چہ مہینے مین ختم قرآن نکرے فردا ے قیامت مین قرآن
اوسکا دشمن بنے اور بعض چالیس روز کہتے ہین جو لوگ سال بہر مین ختم قرآن نہین کرتے اونہون نے قرآن
شریف کی کچہ قدر نہ جانی - حق علما یہ ہے تعظیم علما کی اور تصدیق اونہون کی واجب ہی اوس بات مین جو
موافق دین کے نقل کرین اور تمسک ساتہہ حدیث و قرآن کے کرین نہ اوس بات مین جو مخالف دین کے
کہین اور ساتہہ ہواے نفس و محبت دنیا حیلہ آموزی و فتنہ اندازی کرین جان لے کہ علما وارث انبیا کے
ہین جبتک کہ میل نکرین طرف دنیا کے پس جبکہ رغبت کرین دنیا کی طرف پس وہ چور ہین دین وایمان کے
رہزن ہین علماے حق گو سے لوگ الگ رہتے ہین بلکہ اونپر تہمت باندہتے ہین مولانا روم اونکی تسلی کیلیے

حق اللہ جل شانہ
حق رسول علیہ السلام
حق قرآن شریف
حق علما

ارشاد فرماتے ہین نظم گر دو سہ ابلہ ترا منکر شوند ٭ تلخ کے گردی چو ہستی کان قند ٭ گر دو سہ احمق
ترا تہمت نہند ٭ حق برای تو گواہی میدہد ٭ جو لوگ کہ عالم حق گو کی تعظیم و تکریم نہین کرتے ہین اونمین
مسلمانی نہین ہے ولنعم ما قال ٥ دمان مردم مسلمانی مجوئید ٭ کہ عالم را ز جاہل کم شمارند ٭ مسلمانونکا
حق یہ ہے کہ مقدور بہر اونکو فائدہ پہونچاوے اونکو رنج نہ دے اور اون کے واسطے وہ چیز چاہے جو اپنے
واسطے چاہتا ہے اور حرمت اونہون کی مال مین اور آبرو مین اور نفس مین نگاہ رکہے اور چشم حقارت سے
مسلمانونکو نہ دیکہے اور ہاتہ اور زبان سے ایذا نہ دیوے اور اون کے حقوق کی رعایت کرے کسیکے ساتہ
تکبر نکرے غماز کی بات کسی مسلمان کے حق مین نہ سنے نہ فاسق کی۔ تین دن سے زیادہ کسی آشنا سے ترک
کلام نکرے ہر ایک کے ساتہ بہلائی کرے وہ نیک ہو خواہ بد۔ بوڑہون کی تعظیم کرے اور بچون پر رحم کرے۔
سب مسلمانون کے ساتہہ ملنسار اور کشادہ پیشانی رہے وعدہ خلافی نکرے ہر ایک کی تعظیم اوسکے مرتبے کے موافق
کرے۔ دو مسلمان آپس مین خفا ہون تو اون مین صلح کرنے کی کوشش کرے تمام عیبون اور پوشیدہ
برائیون کو چھپائے تہمت کی راہ سے دور رہے کسیکی سعی کرنے مین دریغ نکرے کوئی کسیکی شکایت کرے تو
اوسکو دفع کرے فقیرون کے ساتہہ صحبت رکہے اور امیرونکے پاس بیٹہنے سے حذر کرے مسلمانون کا دل خوش
کرنیکو اور اونکی حاجت روائی کرنیکے لئے کوشش کرے جس سے ملاقات کرے پہلے سلام و مصافحہ کرے
چھینکنے والے کا جواب دے اور بیمار پرسی کرے جنازہ کے ساتہ جاوے زیارت قبور کرے جب یہ مسلمانون
کے حقوق ہون تو ما باپ اُستاد اور قرابت والے اور دوست وغیرہ کی حقوق کی بہت رعایت کرنا چاہیے
اب ہم چند ضروری حق باتون کو لکہتے ہین۔ سب سے پہلے عقیدۂ شرک و بدعت سے پاک رہے حلال کہاوے
حرام سے سود سے رشوت سے بچے ڈاڑہے بڑہائے موچہونکو پست کرے ریشمی لباس اور سونے کی انگوٹھی
اور ازار ٹخنے کے نیچے نہ پہنے جمعہ اور جماعت مین حاضر ہوئے عمامہ باندہے ٹوپی پر بس نکرے نمازون کو
آہستگی و عاجزی سے پڑہے ایسی نماز پڑہے جس مین لذت پاوے جسکو لذت نہ ملے اپنی غفلت پر روے
رمضان شریف کے روزے رکہے ذرا سی عذر سے چہوڑ نہ دے کہ پہر ویسی فضیلت نہ ملے گی گو کہ قضا رکہے
روزے کو جہوٹ و فحش و غیبت اور لڑائی اور جہگڑے سے بہت بچائے کہ ان باتون کے سبب ثواب مین بڑا

نقصان ہوتا ہے مال ہو تو حساب دیکھکر واجبی زکوٰۃ ادا کرے دوستونکو اور فقیرونکو دینے کے سبب زکوٰۃ موقوف نکرے ضرور حساب کے موافق دیوے ورنہ بڑا عذاب ہوگا۔ طاقت ہو تو حج کو جاوے اوسمین ڈھیل نکرے کثر لوگ تاخیر کرتے کرتے گنہگار ہوکر بغیر حج کرنے کے مرتے ہین اور بعد حج کے دلکو بہت نرم کرے اور عبادت پر مواظبت اور گناہون سے بہت بچتا رہے بہت سے لوگون کو ہمنے دیکھا کہ بعد حج کے دل اونکا سخت ہوگیا بدعتون مین مشغول ہوگئے۔ ما باپ اور دوستونکو خوش رکہے اور اون سے اچھا سلوک کرے اور ہمسایہ کو کسطرحکا رنج ندیوے بلکہ اونپر بالمقدور احسان کرے اور مسافر مہمان سائل فقیر اور مسکین پر احسان کرے کچہ ہوسکے تو نرمی سے پیش آوے اور اونکے لئے سعی وسفارش کرے زبان کو غیبت جہوٹھہ چغلی بہتان طعن ولعن وتکفیر اور گالی گلوج اور بدزبانی اور سخت گوئی سے بچاوے کسیکے حق کو تلف نکرے کسیکی زمین اپنے مین نہ ملائے اور دواعی زنا سے بہت بچے تکبر سے نہ چلے تواضع ووقار کے ساتہہ رہے اور جاہلون سے الگ رہے اور راستون مین نہ بیٹھے اگر ضرورت ہو تو نیچے نظر رکہے اذیت کی چیز کو راستے سے دور کرے ہر ایک سلام کرے اور جواب سلام پکار کے دیوے اور ہر حال مین شریعت کے احکام پر قائم رہے ایسا نہ ہو کہ کبھی نماز وظیفہ پڑھے کبھی چھوڑے کبھی حلال وحرام کی تمیز مین کوشش کرے کبھی اسکو برا سمجھے یہ بُری صفت ہے حق تعالی فرماتا ہے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ پس سیدھا رہ جس طرح سے حکم کیا گیا ہے۔ استقامت وہ ہے کہ مضبوط رہے امر ونہی پر اور شرک نکرے اور عمل پاکیزہ خالص اللہ کیلئے کرے اور فرائض کو ادا کرے اور گناہون سے بچے غرض بہترین عمل استقامت ہے ایسے لوگ پر نہ ڈر ہے اور نہ وہ غم کہا وینگے علامت استقامت کی یہ ہے کہ ہووے مانند پہاڑ کے نہین گلاتی ہے اوسکو گرمی منجمد نہین کرتی اوسکو برد نہین حرکت دیتی اوسکو باد نہین لیجاتی اوسکو سیل پس یہی حال ہے مستقیم کا کہ کسیکے احسان کے سبب نہین میل کرتا ہے طرف غیر حق کے اور جبوقت کہ بدی کرے طرف اوسکے کوئی انسان نہ باعث ہووے وہ بدی یہ کہ کہے بغیر حق کے تیسرا یہ کہ ہوائے نفس اوسکو نہ پھیرے اللہ کے امر سے چوتہا یہ کہ اسباب دنیوی نہ باز رکہے اوسکو اللہ کی طاعت سے۔ عورتونکو چاہئے کہ نامحرمون سے زینت اور مواضع زینت کو ڈہانپین نظر نیچے رکہین نامحرم کو ندیکھین اور بے اجازت شوہر کے گہر سے نکلین نہ اوسکے مال وآبرو مین خیانت کرین

استقامت

عورتون کے متعلق ضروری ہدایتین ۱۲

نہ کاہن سے پوچھین نہ اوسکی تصدیق کرین نہ عرس میلون مین جاوین نہ صاحب قبر کی نذر ٹہراوین مرد کی
ناشکری اور مرد کو اور بچون کو کوسنا ناجائز ہین اور غیبت اور شکایت کیسکی نہ کریہ بیماری اور مصیبت مین بہت
صبر کرین کوئی لفظ بے ادبانہ جناب باری مین نہ کہین نہ مرد کے بچہونے سے علیحدہ ہین مرد کی نافرمانی نکرے اور
نمازون کی حفاظت کرین گہرون مین تصاویر نہ رکہین کتے نہ پالین روپہ اور سونے کے باسن استعمال
نکرین اور پڑوسیون کو نہ ستاوین - ایک شخص کو قریب موت کے کلمہ کی تلقین کرتے تہے اوسنے کہا مین کلمہ
کہنے کی طاقت نہین رکہتا ہون لانی کنت اُوذِی جیرانی بلسانی جس عورت کا رونا اللہ کے خوف سے
زیادہ ہوگا وہ آخرت مین بہت ہنسے گی اللہ نے حال سے اہل جنت کے خبر دی اِنَّا کُنَّا قَبْلُ فِی اَھْلِنَا مُشْفِقِیْن
شادیون مین کفار کی رسمون سے بچین ناچ اور باجا نوبت نقارہ و مجیرا و شہنائی اور آتشبازی اور سراف
اور رسم ہلدی و مہندی و تیل و کنگن یہ سب حرام ہین اور ریشمی لباس اور زیور مرد کو حرام ہے ایسا ہی
کنگن و سہرا باندھنا حرام ہے جس مجلس مین نوشاہ حرام لباس پہنے ہوئے ہو تو وہان بیٹھنا نہ چاہیئے۔
گو کہ ملاہی و مزامیر نہو اسواسطے کہ امام احمد ایک مجلس مین چاندی کی سرمہ دانی دیکہکر اوٹہکر چلے گئے گر
محفل مین کوئی مسخرہ ہے کہ جہوٹ اور فحش بک بک کر لوگون کو ہنساتا ہے وہان بہی بیٹھنا نہ چاہیئے۔ اور
جنازے کے آگے مولود پڑھنا اور شامیانہ کا تکلف کرنا اور قبرون پر پہولون کا شامیانہ کہڑا کرنا اور
غلاف ڈالنا اسراف اور مکروہ ہے ضیافت کرنی روز سوم کہ وہ غمی کا دن ہے ممنوع ہے اور چراغ جلانا
قبرون پر غیر مشروع اور طریق مسنون یہ ہے کہ صدقہ کرے ولی میت قبل گذرنے شب اول کے جو کچھہ
میسر آوے اسلئے کہ شب اول میت پر سخت دشوار ہوتی ہے پس رحم فرماتا ہے اللہ تعالی ساتہہ برکت
صدقہ کے اور مستحب یہ ہے کہ ایک ہفتہ برابر صدقہ دیوے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ چالیس روز
اور میت صدقے کی بہت محتاج رہتی ہے صدقہ سے میت کو بڑا فائدہ ہے وہ جو رواج ہے کہ سوم دہم
بستم چہلم بتاریخ معین قیودات واہیہ کے ساتہہ کرتے ہین اور اکثر حصہ برادری مین تقسیم ہوتا ہے غربا محروم
ہوتے ہین تو یہ سب امور محض بے اعتبار و فضول ہین کہ میت کو اوس سے فائدہ نہین ایسے رواجی
فاتحہ مین اکثر اوقات مال یتیمون کا صرف ہوتا ہے سب دوست ملکر کہاتے ہین اور یتیم بچے محتاج ہو جاتے ہین

ایسے امور سے پرہیز کرے بازارون کے منکرات یہ ہین کہ خریدار سے جہوٹہ کہین مال کا عیب چھپائین ناپ
ترازو گز درست نہ رکھین اور مال مین دغا کرین منکرات مساجد یہ ہین کہ مثلا کوئی شخص نماز پڑھے اور
رکوع و سجود اچھی طرح نکرے اس بلا مین فقط امی لوگ ہی شامل نہین بلکہ بعض علم والے بہی اسطرح
جلدی کرتے ہین یا قرآن اسطرح پڑھے کہ ایک لفظ بہی صاف نہ نکلے یا دنیا کی باتین کرنیکے لئے جمع ہون
یا قصے کہین اشعار پڑھین لڑکے دیوانے مست مسجد مین آئین اور شور مچائین اور مسجد مین نہ لڑین جہگڑین
نہ آوازون کو بلند کرین نہ کسیکو مسجد سے منع کرین یہ ظلم ہے مسجد کی آرائش مین زیادتی کرنا اور اس سے فخر
کرنا اور نمازون کے لئے جمع نہونا علامات قیامت سے ہے ایسا ہی عرس میلون کے تماشے کے لئے نماز کو
کوتاہ کرنا چنانچہ ماہ رمضان مین بعض اولیا کا عرس ہوتا ہے اور وہان ناچ راگ اور لہو و لعب اور
آتشبازی موجود رہتی ہے سو ایسی جگہ جانے کے لئے لوگ تراویح کی نماز چہوڑ کر جاتے ہین یا ایسا اتفاق کرتے
ہین کہ ادہر و خلاف عادت تراویح کو آدہے یا پاؤ جز مین مختصر کرتے ہین عبادت پر معصیت کو مقدم
کرتے ہین اور دنیا کو آخرت پر یہ لوگ آخرت سے غافل ہین۔ منکرات گورستان یہ ہین کہ اوسجاے عبرت
اور تذکر آخرت مین ناچ اور راگ و رنگ اور لہو و لعب مین مشغول ہون اور آتشبازی اور چراغ بے حاجت
روشن کرنا اور باجا و نوبت نقارہ شہنائی بجانا اور مردون اور عورتون کا اجتماع ہونا فی الجملہ یہ سب
منکرات اس زمانے مین پائے جاتے ہین یہ سب حرام ہین۔ یہان تک ہم نے شریعت کے مسائل حقہ بیان
کئے ہین جو چاہے مانے جو چاہے نہ مانے اسپر یہ ارشاد ہے وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ
وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ غرض پوری پوری نجات اور نفع پانے والے وہ لوگ ہین جو ایک دوسرے کو نصیحت
کرتے ہین ساتہہ حق کے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور وصیت کرتے ہین آپس مین ایک دوسرے کو سہارنے کی طاعت
پر اور باز رہنے معصیت سے یا وصیت کرتے ہین صبر کی یا دا، فرائض اور قائم کرنے احکام الٰہی کے روایت
ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو عمل والے حاضر ہون گے اور اون کے اعمال نماز اور روزہ اور صدقہ
اور حج سب ترازو مین تولے جاوینگے اور پورا پورا ثواب عنایت ہوگا مگر جب مصیبت والے آوینگے تو اونکے
لئے نہ ترازو کہڑی ہوگی نہ اعمال نامہ کہولا جاویگا اور ثواب اونپر ایسے ہی ڈالا جاویگا جیسے بلا ڈالی گئی تہی

منکرات بازارون ۱۲

منکرات مساجد

[illegible] سورۃ العصر ۱۲

اوسوقت جن لوگون کو دنیا مین عافیت رہی تہی یہ تمنا کرینگے کہ کیا خوب ہوتا جو ہمارے جسم مقراضون سے
کاٹے جاتے اور ایسا ہی ثواب ہم کو عنایت ہوتا جیسا اہل مصائب کو ملا اسی بنا پر یہ آیت قرآن مجید مین ہی
اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُونَ اَجْرَهُم بِغَیْرِ حِسَابٍ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نیکون کا ثواب سوائے
صبر کے کسی مقدار خاص اور حسنات کے موافق ہوگا اور صبر کا ثواب بے حساب ہوگا۔ صبر کو حق تعالی نے نماز
پر مقدم فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اور یہی اپنی رفاقت مخصوص
ساتہہ ارباب صبر کے گردانی کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ یعنے اللہ صبر کرنے والون کے ساتہ ہے اور کسی جگہ
ایسا نہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُصَلِّیْنَ یعنے اللہ تعالی نمازیون کے ساتہہ ہے یا روزہ دارون یا زکوۃ
دینے والون کے ساتہہ ہے اور فرمایا ہے اَلصَّبْرُ وَصِیَّةُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یعنے صبر وصیت ہے اللہ کی
زمین مین جو اوسکو نگاہ رکھے نجات پائے اور جو کوئی اسکو ضائع کرے ہلاک ہوا اور صابرین کے لئے
ایک آیت مین ہدایت اور رحمت اور صلوۃ اکٹہی فرمائین جو اورون کے واسطے نہین اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ
صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ صبر کے سبب سختیون سے نجات۔ حسن عاقبت
دوستی خدا تعالی اور بہشت مین بڑے درجے اور بزرگی حاصل ہوتی ہی جب یہ معلوم ہوا کہ دنیا و آخرت
کی بہلائی صبر ہی پر منحصر ہے تو لازم ہے کہ اس خصلت کو عمدہ جانے اور اوسکے حاصل کرنے مین بہت
کوشش کرے کسی شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ ایمان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ صبر
کرنا اور سخاوت اور فرمایا اَلصَّبْرُ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انصار پر
داخل ہوئے تو اون سے پوچہا کہ تم ایماندار ہو سب چپ ہو رہے پہر عمر رض نے عرض کیا کہ ہم ایماندار
ہین آپ نے فرمایا کہ تمہارے ایمان کی پہچان کیا ہے تو انصار نے عرض کیا کہ نعمتون پر شاکر رہتے ہین
اور مصیبت پر صابر اور حکم الہی پر راضی آپنے فرمایا کہ قسم ہے خدائے کعبہ کی تم ایماندار ہو اور فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّبْرُ عَلٰى مَا تَكْرَهُ خَيْرٌ كَثِيْرٌ جو چیز کہ تجکو بری معلوم ہوتی ہی اوس پر صبر کرنا
بہت خیر ہے عیسے علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس چیز کو تم محبوب جانتے ہو وہ تمکو جب ہی ملے گی جب اوس
چیز پر صبر کروگے جو بری جانتے ہو اور جان لو کہ صبر ایمان کی اصل ہی کیونکہ نیکیون مین سے عمدہ تقوی ہے

اور وہ صبر ہی سے حاصل ہوتا ہے جس طرح کہ بدون سر کے بدن نہین ہوتا اسی طرح جسکو صبر نہ ہو اوسکو
ایمان نہین ہوتا اور حبیب بن ابی حبیب جب اس آیت کو پڑھتے اِنَّا وَجَدْنَاہُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ
اِنَّہٗ اَوَّابٌ تو روتے اور کہتے کہ سبحان اللہ عنایت ہی کیا اور تعریف بھی کی یعنے خود ہی خداوند کریم نے
صبر عطا فرمایا اور آپ ہی تعریف فرماتا ہے جاننا چاہیئے کہ صبر خاصۂ انسان ہے ملائک اور بہائم مین نہین
ہوسکتا ملائکہ مین انکے کمال کی جہت سے اور بہائم مین انکے نقصان کے سبب سے حضرت علیہ السلام نے
فرمایا جن چیزون مین سے کہ تم کمتر دئے گئے ہو وہ یقین ہے اور قصد صبر ہے اور جب آدمی ہمیشہ تقوی کرتا
ہے اور انجام کی بہتری کا یقین ہوتا ہے تو صبر آسان ہوجاتا ہے بعض عارفین فرماتے ہین کہ بلا پر تو
ایماندار صبر کرتا ہے مگر عافیت پر صبر کرنا صرف صدیق کا کام ہے اور عافیت پر صبر کرنے کے یہ معنی
ہین کہ اوسکی طرف رغبت نکرے اور جانے کہ یہ چند روزہ ودیعت ہے جلد مجھسے جاتی رہے گی اور اوس سے
زیادہ خوش نہ ہو اور لذت اور لہو ولعب مین ڈوبا نہ رہے بلکہ جو جو انعام اللہ کے اوسپر ہین اونسے حقوق اللہ
تعالی کے ادا کرے مثلاً مال کو خدا کی راہ مین دینے سے اوسکا حق ادا کرے اور بدن سے دوسرون کو اعانت
کرے اور زبان سے سچ بولکر اسکا حق ادا کرے اور اسطرح کا صبر شکر کے متصل ہے جب تک آدمی شکر پر
قائم نہو تب تک یہ صبر کامل ہوگا اللہ تعالی نے صبر کو عمل پر مقدم فرمایا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور جزا اوسکی یہ فرمائی اُولٰئِکَ لَھُمْ مَغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ ۔ اجر کبیر سے مراد بہشت ہے اہل صبر اس سے
بڑھکر اور کیا چاہتے ہین اور طاعت کی دو قسمین ہین فرض اور نفل اور بندے کو دونون مین صبر کی
حاجت ہے اور اللہ تعالی نے انکو اس آیت مین جمع فرمایا اِنَّ اللہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی عدل کرنا فرض ہے اور احسان نفل ہے اور اقارب کو دینا مروت اور صلۂ رحم
ہے اور ہر ایک مین صبر کی حاجت ہے اور معصیت پر بھی صبر کرنا بڑی ضروری بات ہے اور اللہ تعالی نے جمیع
اقسام معاصی کو اس آیت مین جمع کردیا ہے وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ اور صبر کے اقسام مین
زیادہ شدید اون معاصی پر صبر کرنا ہے جو عادت کے باعث مالوف ہوگئے ہون جیسے غیبت کرنی اسلئے
کہ عادت بھی ایک دوسری طبیعت ہوتی ہے جب خواہش نفس پر عادت زیادہ ہوجاتی ہے تو گویا شیطان کے دو لشکر

آپس مین مل کر ایک دوسرے کی کمک کرتے ہین پہر اگر وہ گناہ اون افعال مین سے ہون جنکے کرنے مین کچہ دقت
نہین ہوتی بآسانی ہو سکتے ہین تو اوس سے صبر کرنا نہایت دشوار ہے مثلاً زبان کی گناہون مثل غیبت اور جہوٹہ
اور خصومت اور اشارۃً یا صراحۃً اپنے نفس کی تعریف کرنی وغیرہ سے صبر کرنا مشکل ہی بلکہ لوگ اونکو برا نہین جانتے
نہ دلون مین ان امور کی کچہ قباحت ہے کیونکہ اکثرون کا روزمرہ یہی ہو گیا ہے اور سب لوگون مین یہ بلا پہیلی ہوئی
ہے اگر کوئی مسلمان آدمی ریشم کا کپڑا پہنے تو لوگ نہایت بعید جانئین لاکن اگر تمام دن اپنی زبان سے لوگونکو
برا کہے تو برا نمانے حالانکہ حدیث شریف مین ہے کہ غیبت زنا سے بہی سخت تر ہے اور جو شخص گفتگو مین اپنی
زبان نہ روک سکے اور اوسکی معاصی سے صبر نکرسکے تو اوسپر تنہائی واجب ہے اور صبر کرنیکی تدبیر یہ ہے
کہ یون خیال کرے کہ تقدیر کی سختی کسیکے واویلا کرنے سے کم و زیادہ اور پس و پیش نہین ہو سکتی پہر فریاد
کرنے سے کیا فائدہ اور سب سے زیادہ بڑھکر علاج یہ ہی کہ خدا تعالی کے ثواب کو جو سختی کے مقابلہ مین وعدہ
کیا ہے یاد کرے بعض صحابہ نے فرمایا ہے کہ ہم ایمان کو ایمان نہ جانتے تہے جبتک کہ ایذا پر صبر نکرتے تہے
اور کلام مجید مین انبیا کی طرف سے مخالفین کے جواب مین ارشاد ہے وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا اٰذَيْتُمُوْنَا
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکبار کچہ مال تقسیم فرمایا تو بعض مسلمان
اعراب نے کہا کہ ایسی تقسیم نہین ہی جس سے خدا کی رضا منظور ہو یہ خبر سنکر آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے
پہر فرمایا کہ اللہ رحم کرے میرے بہائی موسی علیہ السلام پر کہ اونکو لوگون نے اس سے بہی زیادہ ستایا مگر اونہون
نے صبر کیا اور حق تعالی نے فرمایا وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ
بِاَعْيُنِنَا وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۔ وَاصْبِرْ
كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ ان سب آیتون مین ایذا پر صبر کرنے کا حکم ہے ابن عباس فرماتے ہین کہ صبر تین
صورت پر ہے اول ادائے فرائض پر اوسکا ثواب تین سو درجے دوم صبر خدا کی حرام کی ہوئی چیزون سے اوسکے
لئے چہہ سو درجے ہین تیسرا صبر مصیبت پر پہلے صدمہ کے وقت اوسکے لئے نو سو درجے ہین حدیث اِنْتِظَارُ
الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ صبر کے ساتہ کشادگی کا منتظر رہنا عبادت ہے حق تعالی کا یہ ارشاد ہوا کہ اے
جبرئیل جسکی مین دونون آنکہین لیلون اوسکا بدلہ کیا ہے اونہون نے عرض کیا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ

لنا الا ما علمتنا ارشاد ہوا کہ اوسکا بدلہ یہ ہے کہ ہمیشہ میرے گہر مین رہے اور میرے دیدار سے مشرف ہو
عنہ ان علی اللہ ان یاخذ کریمتی مومن ثم یثبہ جلہ دون الجنۃ اللہ کو یہ بات پسند نہین آتی کہ مومن کی
آنکھین لے لے اور پہر اوسکو دوزخ مین داخل کرے معلوم ہوا کہ جانا بینائی کا جنت ہے حدیث لیس الاعمی
من عمی بصرہ الا الاعمیٰ من عمیت بصیرتہ معلوم ہوا کہ اعتبار ظاہر صورت کا نہین ہے بلکہ باطن کی
سیرت کا ہے ؎ دل چو بیناست چہ غم دیدہ اگر نابیناست ٭ خانہ آئینہ را روشنی از روزن نیست ٭ شیخ عبد الوہاب
خلیفہ شیخ کامل علی متقی کی بصارت آخر عمر مین جاتی رہی دوست آشنا تعزیت کے لئے آئے کہا یہ مقام تہنیت
کا ہے نہ تعزیت کا اسلئے کہ جس خلوت کا مین تمام عمر آرزومند تہا آج وہ غیب سے مجکو حاصل ہو گئی ابن مسعود کی
حدیث مین ہے جس کی بینائی دنیا مین جاتی رہی اللہ اوسکے لئے قیامت کے دن نور دیگا اگر وہ صالح ہوگا ابن مسعود
نے کہا ہے جانا بینائی کا مغفرت ذنوب ہے بدن سے جس قدر گھٹتا ہے اوسیقدر گناہ بخشے جاتے ہین بعض
عارفین کی جیب مین ایک رقعہ تہا کہ ہر گھڑی اوسکو نکالکر دیکہہ لیا کرتے اوسمین یہ لکھا تہا واصبر لحکم
ربک فانک باعیننا اور تو ٹہہرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا کہ تو ہماری آنکھون کے سامنے ہے فتح موصلی
کی بی بی ایکبارہ پہسل پڑین اور اونکا ناخن ٹوٹ گیا وہ ہنس پڑین لوگون نے پوچہا کہ تم کو تکلیف نہین
معلوم ہوتی اونہون نے کہا کہ اوسکے ثواب کے مزے مین میرے دل سے تلخی درد کی جاتی رہی داؤد
علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کے تقوے پر تین باتون سے استدلال کیا جاتا ہے اول جو چیز ملک سے جاتی
رہے اوسپر اچہی طرح صبر کرنا اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا من اجل اللہ ومعرفۃ حقہ ان لا
تشکوا وجعک ولا تذکر مصیبتک یعنے خدا تعالی کی تعظیم اور اوسکے حق کی شناخت مین سے
ہے یہ بات کہ تو اپنے پروردگار کا شکوہ نکرے اور مصیبت کا مذکور نکرے صابرون کے درجے سے آدمی
جبہی خارج ہوتا ہے جب جزع فزع کرے منہہ پیٹے اور گریبان پہاڑے اور شکایت بہت کرے اور رنج کا
ظاہر کرے اور بجز حکم خدا راضی ہونے کے اور کچہ بیان نکرے رمیصا ام سلیم سے روایت ہے کہ وہ فرماتے
ہین کہ میرا لڑکا گذر گیا اور میرے شوہر ابو طلحہ موجود نہ تہے مین نے اوٹھکر گہر کے ایک گوشے مین کرکے اوسپر
کپڑا ڈال دیا بعد اوسکے ابو طلحہ تشریف لائے مین اوٹہی اور اونکا کہانا تیار کیا وہ کہانے لگے پہر پوچہا

صابرین کی علامات اور ثواب مین

کہ لڑکا کس طرح ہے مین نے کہا الحمد للہ اچھے حال مین ہے اور یہ اسلئے کہا کہ جب سے وہ بیمار ہوا تھا کسی رات ایسی
چین نہلی تھی جیسے اوس شب وفات کو تھی پھر مین نے اپنے آپکو اور روزون کی نسبت کر زیادہ سنوارا
یہانتک کہ وہ مجھ سے ہم بستر ہوئے پھر مین نے اون سے کہا کہ دیکھو ہمارے ہمسایہ کی بات کہ اوسکو ایک چیز
مانگی ملی تھی جب مالک نے مانگی اور واپس لے لی تو غل مچانے لگا ابو طلحہ رضہ نے فرمایا کہ ہمسایہ نے بہت
برا کیا اگر ایسا کیا پھر مین نے کہا کہ ہمارا فرزند خدا کی طرف سے عاریت تھا اللہ تعالی نے اوسکو لے لیا
اونہون نے اللہ کا شکر کیا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا پھر صبح کو آنحضرت علیہ السلام
کی خدمت مین حاضر ہوکر حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ الٰہی اونکو اس رات کے مقابلے مین برکت دے راوی
کہتے ہین کہ بعد اس دعا کے مسجد مین مینے اونکے سات لڑکے دیکھے کہ سب قاری قرآن تھے آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ خواب مین جنت کے اندر گیا اور ابو طلحہ کی بی بی کو جنت مین دیکھا صبر جمیل یہ ہے کہ مصیبت والا
دوسرون سے پہچانا نہ جاوے اور مروے پر دل دکہنے سے اور آنسو بہانے سے صابرین کی حد سے نہین
نکلتا جب حضرت ابراہیم لخت جگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ کی آنکہون سے آنسو
نکلتے تھے لوگون نے عرض کیا کہ آپنے اس سے ہم کو منع فرمایا ہے آپ نے فرمایا کہ اِنَّ ھٰذِہٖ رَحْمَۃٌ
وَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَآءَ یہ رحمت ہے اور اللہ اپنے بندون مین رحم کرنیوالون ہی پر
رحم کیا کرتا ہے اور صبر کا کمال اوسمین ہے کہ مرض و افلاس اور تمام مصیبتون کو چھپاوے اور سب
احوال مین صبر واجب ہے اسلئے کہ جو شخص سب شہوات سے تنہا عزلت نشین ہو وہ بھی صبر سے بے پروا نہوگا
ظاہر مین تو تنہائی پر صبر کرنا پڑیگا اور باطن مین وساوس شیطان سے جو دل کہ کسی عمدہ فکر
دینی سے پر ہوگا وہ تو البتہ شیطان کی جولان سے خالی ہوگا ورنہ جو شخص ایک لحظہ بھی خدا سے غافل
ہوگا اسکا جلیس سوائے شیطان کے کچھ نہ ہوگا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ
الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ اور جو کوئی آنکھین چراوے رحمن کی یاد سے ہم اوسپر
متعین کرین ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی اور اگر سیر باطنی میسر نہو تو نجات کی یہ صورت ہے کہ
بعد نماز پنجگانہ اور اوراد وظائف ہر لحظہ مین برابر پڑھتا رہے مثلاً تلاوت قرآن اور دلائل الخیرات حزب الاعظم

اور ذکر سے کوئی دم خالی نہ رہے اگر زبانی ذکر نہو سکے تو ذکر قلبی و پاس انفاس مین مشغول رہتے جنید رضہ فرماتے
ہین کہ دنیا سے آخرت کی طرف چلنا سہل ہے مگر حقتعالی کے مقابل مین خلق کا چہوڑنا سخت ہے اور نفس سے
گریز کرکے اسکی طرف جانا اور بہی سخت ہے اور اللہ کے ساتھہ صبر کرنا سب سے زیادہ سخت ہے ؎ اگرچہ صبر
تلخیست بر ناز رحیم ؛ صبر چون داری بر اللہ کریم ؛ حدیث مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ جس کی اللہ
بہتری چاہتا ہے اوسکو مصیبت دیتا ہے اور حدیث قدسی مین ہے کہ جب مین اپنے بندے پر مصیبت بدنی یا مال
کی یا اولاد کی بہیجتا ہون اور وہ اوسکو صبر جمیل کے ساتھہ سہتا ہے تو قیامت کے روز مجکو شرم آتی ہے کہ اوس
شخص کے لئے عمل کی ترازو کہڑی کرون یا دفتر اعمال کہولون ایک حکیم نے کہا ہے کہ بیشک بیماریمین
کئی نعمتین ہین جنکا دانا کو سمجہنا زیبا نہین۔ گناہ کی بخشش صبر کا ثواب غفلت سے جگانا صحت کی
نعمت کو یاد دلانا نئے سر سے توبہ کرنا صدقہ پر ابہارنا۔ روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت مین
عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا مال جاتا رہا اور جسم بیمار ہے آپنے فرمایا کہ جس بندے کا مال نہ جاوے اور تن بیمار
نہوا اوسمین کچھ بہتری نہین اللہ تعالی جب کسی بندے کو دوست رکہتا ہے تو اوسکو مبتلا کرتا ہے اور جب مبتلا
کرتا ہے تو صبر عنایت فرماتا ہے حدیث مین ہے کہ آدمی کے واسطے خدا تعالی کے نزدیک ایک درجہ ہوا کرتا
ہے جبپر کہ وہ عمل کے باعث نہین پہونچ سکتا اسلئے خدا تعالی اسکے جسم پر کوئی مصیبت بہیجتا ہے کہ اوسکے
باعث وہ درجہ اوسکو ملجاتا ہے اور جسکے بچے مرتے ہین تو وہ بچے آتش دوزخ سے اوسکے حق مین اوٹ ہو جاتے
ہین اور بچون کی موت پر صبر کرنیکے سبب حق تعالی جنت مین ایک محل تیار کرنیکا حکم فرماتا ہے نام اوسکا
بیت الحمد ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگون مین کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مرگئے ہون جو
جوانی کو نہین پہونچے مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین پہلے داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت اپنی کے لڑکون پر اور جناب
بن ارث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم حاضر ہوئے آپ اوسوقت اپنی چادر مبارک
کا تکیہ لگائے خانہ کعبہ کے سایہ مین تشریف رکھتے تہے ہم نے آپ سے شکایت کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپ خدا سے ہمارے لئے دعا نہین کرینگے وہ ہماری نصرت کریگا آپ کے چہرہ مبارک سرخ ہوگئے اور اوٹھ بیٹھے
اور فرمایا کہ تم سے پہلے لوگون مین بعض لوگ ایسے تہے کہ زمین کہود کر اون کو گاڑ دیتے تہے اور آرہ لاکر

سر پر رکھکر چیر ڈالتے تھے مگر باوجود اوسکے وہ لوگ اپنے دین سے نہین پھرتے تھے علی کرم اللہ وجہہ سے ہے کہ جس
شخص کو بادشاہ ظلم کی راہ سے قید کردے اور وہ مرجاوے تو شہید مریگا اور اگر اوسکو اتنا مارے کہ مرجاوے تب بھی
شہید ہوگا اور حضرت علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالی اوسکی مراد دیتا جاتا
ہے اور وہ اپنی خطا پر مصر ہے تو جان لو کہ یہ امر اسکے لئے مہلت دینے کے لئے ہے بعد اسکے یہ آیت پڑھی فَلَمَّا
نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ الآیہ یعنے جب اونہون نے امر کے بموجب
کام کرنا چھوڑ دیا تو ہم نے اون پر ہر طرح کی بہتری کے دروازے کھولدئے یہانتک کہ جب وہ اوس بہتری سے
خوش ہوئے تو ایک دفعہ ہی اونکو ماخوذ کرلیا اور بعض علماء کا قول ہے کہ اللہ تعالی بندے پر مصیبت پر
مصیبت ڈالتا ہے یہانتک کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور ایک گناہ بھی اوسکے ذمہ نہین رہتا اور حاکم سے
مروی ہے کہ اللہ تعالی خلق کے چار طرح کے لوگون پر قیامت کے دن چار چیزون مین حجت فرماویگا
تونگرون پر حضرت سلیمان علیہ السلام سے اور فقیرون پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے اور غلامون پر حضرت
یوسف علیہ السلام سے اور مریضون پر حضرت ایوب علیہ السلام سے کہ لوگ ایسے کیون نہ ہوئے ابن مسعود
فرماتے ہین کہ جس شخصکو کوئی مصیبت آوے اور وہ اوسمین کپڑے پھاڑے یا چھاتی کوٹے تو ایسا ہے کہ نیزہ
لیکر خدا تعالی سے لڑنے کو تیار ہوا کہتے ہین کہ فرشتون نے کہا اے رب یحییٰ علیہ السلام تو بے گناہ ہے کبھی
گناہ کا ارادہ تک بھی نکیا تہا فرمایا لکنہ احبنی وانا افعل بمن یحبنی ہکذا حدیث شریف مین
ہے درد کرنا سر کا یا لگنا کانٹے کا یا پہونچنا کسی شے موذی کا مومن کو موجب رفع درجہ اور کفارہ گناہ کا
ہوتا ہے دن قیامت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَيَبْتَلِي عَبْدَهٗ بِالسَّقَمِ حتے یکفر عنہ
کل ذنبہ یعنے اللہ اپنے بندے کو بیمار کرتا ہے یہان تک کہ اوسکے ہر گناہ کا کفارہ کردیتا ہے حدیث من اصیب
بمصیبتہ بمالہ او فی نفسہ فکتمہا ولم یشکہا الی الناس کان حقا علی اللہ ان یغفر لہ
یعنے جو کوئی اپنی مصیبت کو مال مین ہو یا نفس مین پوشیدہ رکہتا ہے اور لوگون کے سامنے اوسکی شکایت
نہین کرتا تو اللہ پر حق ہے یہ کہ اوسکو بخشدے حدیث مین ہے۔ المصیبة تبیض وجہ صاحبہا یوم
تسود الوجوہ یعنے مصیبت روشن کرتی ہے مونہہ کو اپنے صاحب کے جسدن کہ سیاہ ہون مونہہ

یعنے دن قیامت کے اور حدیث مین ہے ان اللہ اذا احب عبدا ابتلاہ لیسمع صوتہ یعنے جبوقت
دوست رکھتا ہے اللہ تعالی بندے کو تو بلا والتا ہے اوسپر تاکہ سنے آواز اوسکی حدیث اذا کثرت ذنوب
العبد ولم یکن لہ من العمل ما یکفرہا ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرہا بہا عنہ یعنے جب کسی بندہ کے
گناہ بہت ہوجاتے ہین اور کوئی عمل اوسکا مکفر نہین ہوتا تو اللہ اوسکو اندوہ وغم مین گرفتار کر دیتا ہے تاکہ
اوسکے گناہ مکفر ہوجائین حدیث اذا مرض العبد وسافر کتب لہ مثل ما کان یعمل مقیما صحیحا یعنے حالت
مرض اور سفر مین عمل مومن کا برابر حالت اقامت کے لکھا جاتا ہے حدیث اذا ابتلی اللہ عز وجل العبد المسلم ببلاء
فی جسدہ قال اللہ عز وجل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ
غفر لہ ورحمہ یعنے جب اللہ کسی بندہ مسلمان کو کسی بلا جسد مین مبتلا کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتا ہے کہ اوسکے لئے
وہ عمل صالح اوسکا لکھ وہ جو حالت صحت مین کرتا تھا پہر اگر اوسکو شفا ہوتی ہے تو وہ نہا دہوکر پاک ہوجاتا
ہے اور اگر اوسکو قبض کرلیتا ہے تو مغفرت و رحمت کرتا ہے حدیث ان عظم الجزاء من عظم البلاء
وان اللہ تعالی اذا احب قوما ابتلاہم فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط یعنے بزرگی
ثواب کی بقدر بزرگی بلا کی ہوتی ہے جتنی بلا زیادہ ہے اوتنا ہی ثواب بہی زیادہ ملیگا اللہ تعالی جب کسی
قوم کو دوست رکھتا ہے اون کو مبتلائے بلا کرتا ہے پہر جو کوئی اوس حال پر اللہ سے راضی رہا شاکی
نہوا تو اوسکے لئے رضا ہے اللہ بہی اوس سے خوش و راضی ہوتا ہے اور جو کوئی اوس بلا پر خفا رہتا ہے
تو اوسکے لئے اسکی خفگی ہے حدیث قدسی مین ہے من لم یرض بقضائی ولم یصبر علی بلائی
ولم یشکر علی نعمائی فلیلتمس ربا سوائی جو کوئی میرے قضا سے راضی نہ رہے اور میری بلا پر صبر
نکرے اور میری نعمتوں پر شکر نکرے پس چاہیے کہ وہ ڈہونڈھے اور کوئی رب میرے سوا اور نکلے میرے
آسمان و زمین سے حدیث مین ہے سخت ترین بلا پہلے انبیا پر اوترتی ہے پہر اون پر جو افضل ہین بعد
اونکے یعنے اولیا مین غرض جو دین مین مضبوط ہوتا ہے اوسکی بلا بہی سخت ہوتی ہے اور اگر اوسکے دین مین
ضعف ہوتا ہے تو وہ بقدر دین اپنے مبتلا ہوتا ہے تسلیۃ المصاب مین ہے جب بندہ کسی مصیبت مین گرفتار
ہوا اور وہ یہ کہے کہ مین کیا کرون یہ تو میری تقدیر مین لکھا تھا پہلے اس سے کہ مین پیدا ہون تو یہ کہنا اوسکا

بے ادبی ہو ساتھ اسکی کیونکہ اس کہتے ہیں راسخہ عدم اقامت محبت کا اپنے نفس پر ہے بلکہ بندہ پر یہ بات واجب ہے کہ اللہ تعالی کی طرف بھاگے اور اس سے اقالہ اپنی لغزش کا اور مغفرت اپنی ذلت کی چاہے جن لوگون نے یہ کہا تھا لوشاء اللہ ما عبدنا من دونہ من شیئ اللہ نے اون کی مذمت فرمائی ہے جو کوئی مصیبت کے وقت کثرت سے استغفار کریگا اور اس حد تک پہونچیگا کہ اللہ کا غصہ بجھ جاوی جو کہ اوسکا معارض تھا تو مصیبت اسی وقت جاتی رہے گی امام شعرانی فرماتے ہین یہ قاعدہ بہت سے مجوسیون کو سکھایا وہ جلد قید سے رہا ہو گئے جاننا چاہیے جس کا مرتبہ عظیم ہوتا ہے اوسکا صغیرہ عظیم ٹہر جاتا ہے کبھی کوئی اہل اللہ ایکبار ایک شہوت مباح کا متناول ہوتا ہے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور اونکا غیر بارہا بقدر نصاب چوری کرتا ہے مگر اوسکا ہاتھ نہین کاٹا جاتا۔ ایکبار صالحین سے کسینے مصحف کو بے وضو ہاتھ لگایا اوسکی عوض مین چوری کی تہمت آئی اور ہاتھ کٹ گیا یہہ اپنی خطا پر نادم ہوا علی ہذا القیاس اشرار زنا کاری کرتے ہین دنیا مین بچ جاتے ہین ابرار سے کبھی نظر بد ہوتی ہے تو اونکو اوس سبب سے مصیبت پڑتی ہے اس سبب سے دنیا و آخرت مین پاک ہو جاتے ہین پر کمبخت مہلت دئے جانے سے فریب کہاتے ہین اور بعض اولیا کا شب کا وظیفہ ناغہ ہونے سے ملکوت مین ندا ہو گئی کہ فلانا مر گیا علی خواص فرماتے ہین بندے پر کمال نعمت سے ہے موجود ہونا دشمن کا اور حاسد کا تاکہ حاصل ہووے کمال اجر بسبب صبر کے علی عداوۃ الحساد وذمہم لہ بالباطل والزور ولولا ذلک العدو والحاسد لفاتہ ذلک الاجر یعنے اوپر عداوت حاسدون کے اور اون کی افترا و بہتان کے اہل حق پر اسیطرح ہر نبی کے ساتھ ایک دشمن انس و جن سے مسلط رہتا ہے جعفر صادق رض نے فرمایا حسب المومن من اللہ لنصرۃ ان یری عدوہ یعمل بمعاصی اللہ عزوجل یعنے بس ہے مومن کو مدد اللہ سے اسپر کہ دیکھے اپنے دشمن کو کہ مرتکب معاصی کا ہوتا ہے جب کسیطرح کی مصیبت پیش آئے اوسکو پاداش اپنے ہی کردار بد کی سمجھے اللہ پر اوسکا وزن نہ رکھے اسلئے کہ وہ ظلم سے پاک ہے ہم خود ظالم النفس ہین معہذا وہ ہمکو بقدر ہمارے ظلم و گناہ کے عذاب نہین دیتا بلکہ ہزارون قصور ہمارے معاف کرتا رہتا ہے ویعفو عن کثیر ۰ جان اے عزیز کہ علماء دین پر غالبا بسبب حق گوئی و حق پرستی و اظہار حق و تبلیغ اوامر و نواہی کے آفات و بلیات آتے ہین

استغفار بوقت مصیبت مفید ہے

فساق و فجار ہمیشہ اعدا، صلحا رہے ہین اور اہل دنیا اہل دین کو بنظر حقارت دیکھتے ہین۔ امام شعرانی نے نام اون بزرگون کے جنہون نے خلق سے بہت تکلیف پائی ہے ذکر کئی ہو چنانچہ اہل عصر عبداللہ بن عمر سے ترشروئی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ ابن عباس کو سخت ایذا دیتے تھے اور کہتے تھے انہ یفسر القرآن بغیر علم اہل کوفہ نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت عمر رضہ کے پاس یون لکھی انہ لا یحسن ان یصلی یعنے وہ نماز اچھی طرح نہین پڑھتے ہین امام احمد اور امام اعظم رضے اللہ عنہما کو ساتھہ حبس کے مبتلا کیا بخاری کو بخارا سے نکالا اور بایزید بسطامی کو بسطام سے اور ذی النون کو مصر سے بعد نسبت کرنے تضلیل و تکفیر کے او ابو سعید خراز کے کفر پر فتوی دئیے اور کفر جنید و شبلی کا ظاہر کیا اور غزالی کے کفر پر فتوی دیا اور احیاء علوم الدین کے جلا دینے کا حکم کیا اور کتنے ایک نسخے جلا دئے اور ابو الحسن شاذلی کو ساتھہ تابعین اون کے بلاد مغرب سے اخراج کیا اور قاضی عیاض صاحب شفا کو نسبت ساتھہ یہودیت کے کی اور حمام مین قتل کیا۔ غرض اہل باطل جاہل اہل حق کو ہمیشہ یون ہی تکلیف دیتے ہین اور بہتان باندھتے ہین اوس جہالت کے سبب نسبت تکفیر و تضلیل کی کرتے ہین اور بے سبب بدگمان ہوتے ہین اور فاسقون کی خبر جو واجب التوقف اور قابل تحقیق ہے یقین کرتے ہین اور غیبت تو اون کی خورش ہے غرض ان سب باتون پر علما جو وارث انبیا ہین اونکو صبر چاہئے کہا محی العلوم والسنتہ نے قوت ایمان یہ ہے کہ اگر سر پر آسمان ملا کرے تب بھی متزلزل نہ ہو اللہ سے اوسکا رفع چاہئے یہ دلیل ہے معرفت خدا پر موسے علیہ السلام نے کہا تھا اے رب زبان لوگون کی مجہسے روک دے فرمایا اگر مین ایسا کرتا تو اپنے ہی لئے کرتا جب کوئی نبی و ولی اسکلام سے جو اوسکے حق مین کہا جاتا ہے دلتنگ ہو جاتا ہے تو ہاتف حق اسکو یہ ندا کرتے ہین امالک بی اسوۃ فقد جعلوا الی زوجۃ و ولدا و نسبوا الی ما لا یلیق بجلالی و عظمتی وانا خلقتہم و رزقتہم اوسوقت نبی یا ولی کو سوائے تاسی و اقتدائے الٰہی کے کچھ چارا نہین سو تا اس جگہ سے انبیا و اولیائے نے قوم کی بہتان و زور پر تحمل کیا غرض صابر کے بڑے درجے ہین ازانجملہ دو مرتبہ عمدہ ایک مرتبہ اللہ کی معیت کا ان اللہ مع الصابرین دوسرا مرتبہ اسکی محبوبیت کا واللہ یحب الصابرین چونکہ حدیث مین آیا ہے الصبر نصف الایمان تو ایمان دو نصف ہین ایک نصف صبر ہے اور ایک شکر

دو عمدہ درجے ہین ۱۲

شکر کا مقام بہت اعلی ہو حق تعالی فرماتا ہے اور تہوڑے ہین میرے بندون مین حق ماننے والے وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ابلیس نے خلق کو یہ طعن کیا وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۔ اور نہ پاویگا تو اکثر او نہین شکر گذار اور شکر کے ساتھہ زیادتی نعمت کو قطعاً ارشاد فرمایا لَئِن شَكَرْتُمْ لَاَزِيدَنَّكُمْ اگر حق مانوگے تو اور دونگا تمکو روایت ہے کہ قیامت کے روز ندا ہوگی کہ بہت حمد کرنیوالے کہڑے ہون چنانچہ ایک گروہ کہڑے ہوگی پہر اون کے لئے ایک نشان کہڑا کیا جائے گا اور اوسی صورت سے جنت مین داخل ہون گے لوگون نے عرض کیا کہ بہت حمد کرنے والون سے کون لوگ مراد ہین آپ نے فرمایا کہ جو ہر حال مین خدا تعالی کا شکر کرتے ہین لوگون کا یہ حال ہورہا ہے کہ شکر صرف مال ہی کا کرتے ہین جس پر کچہ اختصاص انکا ہو جاتا ہے اسکے سوا اور تمام نعمتون کو بہول جاتے ہین کہ خدا تعالی نے بدنمین کیا کیا نعمتین دی ہین کہ بعض فقرا نے کسی اہل دل سے شکایت اپنی مفلسی کی کی اور اوسکے باعث اپنا شدت سے غمگین رہنا بیان کیا اونہون نے فرمایا کہ تمہین یہ منظور ہے کہ تم اندہے ہو جاؤ اور دس ہزار درم لو اوسنے انکار کیا پہر اونہون نے فرمایا کہ تم یہ چاہتے ہو کہ دس ہزار درم لو اور گونگے ہو جاؤ اوسنے عرض کیا کہ نہین پہر فرمایا دس ہزار درم کے عوض مین تمکو لنجا اور لولا ہونا منظور ہے اوسنے کہا کہ نہین اونہون نے فرمایا کہ دسہزار درم کے بدلے تم دیوانہ بننا پسند کرتے ہو اوسنے کہا نہین اونہون نے فرمایا کہ تمہین اپنے آقا کی شکایت کرتے شرم نہین آتی کہ باوجودیکہ پچاس ہزار درم کی مالیت اوسنے تمکو دی پہر شکایت کرتے ہو اور حکایت ہے کہ کوئی قاری مفلسی کے باعث نہایت دلتنگ ہوا خواب مین دیکہا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ تم چاہو تو ہزار دینار لے لو ہم سورۂ انعام تم کو بہلا دینگے اوسنے کہا کہ یہ مجہے منظور نہین پہر منادی غیب نے کہا سورۂ ہود کو بہلا دین اوسنے کہا نہین کہا سورہ یوسف کہا نہین اسیطرح دس سورتون کے نام لئے اسنے سب پر انکار کیا تب اوسنے کہا کہ تیرے پاس ایک لاکھہ دینار کی چیز ہے اور تو شکایت کرتا ہے صبح کو اوسکا افلاس جاتا رہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مَنْ لَّمْ يَسْتَغْنِ بِآيَاتِ اللّٰهِ فَلَا اَغْنَاهُ اللّٰهُ جو شخص خدا تعالی کی آیتون سے غنا نہ چاہے اوسکو خدا تعالی غنا نہ نصیب کرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا مین اپنے سے کمتر کو دیکہے اور دین کے باب مین اپنے آپ سے بہتر کو تو اللہ اوسکو صابر اور شاکر لکہتا ہے اور جو شخص دنیا کے باب مین اپنے آپ سے زیادہ کو دیکہے اور دین

شکر کا بیان مین ۱۲

باب مین اپنے سے کمتر کو تو اللہ تعالی اُسکو نہ صابر لکھتا ہے نہ شاکر معلوم کرنا چاہئیے کہ جتنے مصائب دنیا مین
ہین وہ بہی اہل مصیبت کے حال کے اعتبار سے نعمت ہو سکتے ہین مثلاً اکثر آدمی ایسے ہوتے ہین کہ فقر و مرض
ہی اُنکو محبوب ہوتا ہے تو یہ دونو چیزین اگرچہ مصیبت ہین مگر ان کے حق مین نعمت ہین اسوجہ سے کہ اگر مال
بہت ہوتا اور بدن درست رہتا تو اترا کر سرکشی اختیار کرتے وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي
الْاَرْضِ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ خدا تعالی اپنے بندے ایماندار کو دنیا سے بچاتا
ہے باوجودیکہ وہ دنیا کو اچہا جانتا جیسے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے عمر بن خطاب فرماتے ہین کہ کوئی
مصیبت ایسی نہین آئی جس مین خدا تعالی کے چار انعام مجہپر نہوئے ہون اول یہ کہ وہ مصیبت میرے
دین پر نہ تہی دوم اوس مقدار ہوے زیادہ نہ ہوے سوم مجکو اوسپر راضی رہنے سے محروم نہ فرمایا چوتہے مجکو
اوسپر توقع ثواب کی ہوئی اور روایت ہے کہ کسی اہل دل کا کوئی دوست تہا اوسکو بادشاہ نے مقید کیا اوسنے
یہ خبر اون بزرگ کو کہلا بہیجی اور شکوہ اپنے قید ہونے کا لکہا اونہون نے جواب مین فرمایا کہ خدا کا شکر کرو
بادشاہ نے اوس شخص قیدی کو پٹوایا اوسنے پہر شکایت اون بزرگ کے پاس کہلا بہیجی اونہون نے پہر فرمایا کہ شکر
خدا کر اتنے مین ایک مجوسی قید ہوا جسکو دستون کی بیماری تہی سلطان کے حکم سے ایک ہی بیڑے مین دونو نکو
رکہا اوسنے یہ ماجرا بہی کہلا بہیجا اونہون نے فرمایا کہ شکر خدا کر پہر وہ مجوسی پاخانے کے واسطے بہت دفعہ اوٹہتا
اور اوس شخص کو بہی اوسکے ساتہہ اوٹہنا پڑتا اور وقت فراغت تک اسکے سر پر کہڑا رہنا پڑتا غرض اس
تکلیف کو بہی اوسنے اون بزرگ کی خدمت مین لکہا اونہون نے فرمایا کہ شکر خدا کر تب اوسنے دلتنگ ہو کر
لکہا کہ کہان تک شکر کیئے جاؤن اس مصیبت سے بڑہکر کون سی مصیبت ہے اونہون نے جواب دیا کہ جو زنار
مجوسی کے کمر مین ہے اگر تیری کمر مین ڈالدیا جاتا تو کیا کرتا اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ آدمی کو ہمیشہ شکر
دین اسلام پر کرنا واجب ہے پر اسلام کی قدر و نعمت جاننے والے بہت کم ہین مین نے بیان صبر و شکر
احسن المواعظ کے باب جزاء الاوفی واز دیاد النعمۃ مین بخوبی لکہا ہے باقی رہی یہ بات کہ حق تعالی شانہ نے
مومنین کی صفت مین فرمایا ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ
پہر ہوا ایمان والون مین جو تقید کرتے ہین صبر کی اور تقید کرتے ہین رحم کہانے کی خلق پر ـ معلوم ہوا کہ

رحمت و شفقت کے بیان مین

جس طرح آپ صبر کرے اسی طرح دوسرون کو بھی وصیت صبر و رحم کی کرے اون کے حق مین کہا ہے اولئک
اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ یہ لوگ ہین بڑے نصیب والے یعنے وصیت کرتے ہین ایک دوسرکو مہربانی اور شفقت کی خلق اللہ پر
کیونکہ یہ خلق حضرت الوہیت کی اخلاق سی ہے جیسے الرحمن الرحیم دلالت کرتا ہے اور عمدہ صفات سے حضرت نبوت کے
ہے کہ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ اون کے حق مین ارشاد ہوا ہے اور بہت سے اخلاق محمودہ اور عفو و کرم اور لطف
و حلم اسی خلق سے پیدا ہوتے ہین اسیواسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا
مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی اپنی رحمت کو نازل
نہین کرتا مگر رحیمون پر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہر شخص ہم مین رحمت رکہتا ہے فرمایا کہ رحیم وہ نہین کہ
اپنی جان پر اور اپنے خویش و اقربا پر رحمت کرے رحیم وہ ہے کہ سب مسلمانون پر مہربان ہو بڑے کو باپ برابر
بہائی چہوٹے کو بیٹا جانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق جلشانہ فرماتا ہے اِنْ کُنْتُمْ تُرِیْدُوْنَ
رَحْمَتِیْ فَارْحَمُوْا عَلٰی خَلْقِیْ اگر تم میری رحمت چاہتے ہو تو میرے خلق پر رحمت کرو اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو چاہئے کہ شفقت اور دوستی اور حسن سلوک آپس مین کیا کرے اور مانند ایک تن
کے ہون کہ اگر ایک عضو بدن مین درد کرتا ہے تو تمام بدن اوسکی رفاقت مین بے چین رہتا ہے اور تپ مین گرفتار ہو جاتا
ہے ایک دن ایک عامل عاملون سے عمر رضہ سے ملاقات کو آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ لیٹے ہین اور غریبون کے بچے
اونکے پیٹ پر چڑہتے ہین اور کہیلتے ہین عرض کی کہ یہ حرکت خلافت کی شوکت کے لائق نہین ہے فرمایا کہ کیا
تو اپنی رعیت کے ساتھ ایسا سلوک نہین کرتا اوسنے عرض کی کہ مین جس وقت دربار مین بیٹھتا ہون تو بڑے بڑے
گردن کش اسجگہ میری ہیبت سے دم نہین مار سکتے ہین نہ یہ کہ فقیرون کے بچے میرے پیٹ پر کہیلین فرمایا کہ
ہمارے کام کا نہین معزول ہو کہ ہم کو محبت و شفقت اپنے پیغمبر کی امت پر منظور ہے ریاست کی شوکت دکہلانا
منظور نہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بوڑہون کی عزت نکرے گا اور بچون پر رحم نکرے گا
وہ میری امت مین نہین ہے اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ حق تعالی کشادہ رو اور سہل گیر کو
دوست رکہتا ہے اور فرمایا کہ جس شخص نے کسی مسلمان کی حاجت روائی کی وہ ایسا ہے کہ گویا تمام عمر اوسنے
حق تعالی کی خدمت کی ہو اور فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی غمگین کو راحت پہونچاے

یا کسی مظلوم کو ظلم سے چھڑائے حق تعالی اوس سے بہتر مغفرتین عنایت فرماویگا رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دن کو یا رات کو گھڑی بہر کے لئے مسلمان کے کام کے لئے جاتا ہے تو اوسکا کام نکلے خواہ
نہ نکلے مگر اوس جانے والے کیواسطے وہ گہڑی بہر مسجد مین دو مہینے معتکف رہنے سے زیادہ افضل ہے تین گروہ یعنے
جو بعد عزت کے ذلیل ہوا اور وہ تونگر جو فقیر ہووے اور وہ عالم جو جاہلون مین رہے جاہل اوسکے دشمن ہین
اوسکی تعظیم نکرین یہ تینون قابل رحم و شفقت ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہے **نظم** گفت پیغمبر کہ با این سہ
گروہ ✽ رحم آرید ار ز سنگ ید ار ز کوہ ✽ آنکہ او بعد از عزیزی خوار شد ✽ وآن تونگر ہم کہ بے دینار شد ✽ وآن
سوم آن عالمے اندر جہان ✽ مبتلا گردد میان جاہلان ✽ زانکہ از عزت بخواری آمدن ✽ ہمچو قطع عضو باشد
از بدن ✽ اور بعضی حدیثون مین مذکور ہے کہ میری امت کے ابدالون کو یہ منصب اعمالون کے زور سے حاصل
نہین ہوتا بلکہ نفس کی سخاوت اور سینے کی صفائی اور مہربانی کرنے سے اللہ تعالی کی مخلوق پر اس مرتبہ کو پہونچتے
ہین اسی شفقت و رحمت کی بدولت موسے علیہ السلام خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے کہا فقیہ ابو اللیث
نے کہ حکمت بیچ چرانے انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے بکریون کو پہلے آزمائش ہے بہائم پر تا آنکہ ظاہر ہووے
شفقت اونکی اوپر خلق اللہ کے اور جب وے شفقت کرنے والے ہوتے ہین اوپر بہائم کے تو بناتا ہے اونکو
انبیا اور مسلط گردانتا ہے بنی آدم پر اون کے دینی امور مین روایت ہے کہ موسے علیہ السلام نے حق تعالی سے
پوچھا یا رب بای شیئ اتخذتنی صفیا یعنے کس سبب سے مجکو برگزیدہ کیا فرمایا بسبب رحم کرنے تیرے
ایک بکری پر جس وقت کہ چراتا تھا تو شعیب علیہ السلام کے بکریون کو اتفاق ایک بکری گلہ سے نکلی اور بہاگی
تو بڑی محنت اور شفقت سے اوسکا پیچھا کیا اور اوسکو پکڑ کے اپنے گود مے لگا کر کہنے لگا کہ اے مسکین کیون
مجکو ہلاکت مین ڈالا اور آپ بہی ہلاک ہوئی اور موسے علیہ السلام اسطرح کہنے لگے **نظم** کین رسیدن پیچے
بود آخر زین دویدن تراچہ سود آخر ✽ کوشش من کہ در قفاے تو بود ✽ نہ برای خود از براے تو بود ✽
گر ترا با تو واگذاشتمے ✽ لطف خویش از تو باز داشتمے ✽ ہر گرگ و پلنگ خون آشام ✽ طعمہ چاشت بیشدے
یا شام ✽ انگہش جا بگردن خود کرد ✽ عزم رفتن بسوے مقصد کرد ✽ چون ندیدش ز رنج قوت تن ✽ بار
او را گرفت بر گردن ✽ بیت ہر وقت ناخوشے و خوشی ✽ ہیچ کارے فزون ز بار کشی ✽ بارکش باش

تین گروہ قابل رحم و شفقت کے بیان میں ۱۲

حکایت شفقت موسی علیہ السلام کی ایک بکری پر ۱۲

تا بروز شمار ۞ در سرائے سرور یابی بار ۞ حق تعالیٰ چو در شبانی او ۞ دید آئین مہربانی او ۞ گفت با قدسیان کروبی
کانکه خلقش بود بدین خوبی ۞ شاید ار قدر او بلند شود ۞ در جہان شاہ ارجمند شود ۞ بہر خلق سروریش دہند ۞
رہ بکوے پیمبریش دہند ۞ غرض حق تعالیٰ نے فرمایا فبرحمتك على خلقى اصطفيتك واكرمتك بالنبوة
یعنے میری خلق پر تیری شفقت کے سبب برگزیدہ کیا اور بزرگی دیتی تجکو ساتھہ نبوت کے حدیث مین ہے ان اللہ
یرحم عبدہ المومن برحمته العصفور یعنے اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے بندہ مومن پر بسبب رحم کرنے اوسکے
چڑیا پر **فائدہ** ہر چند کہ وصیت کا لفظ عرف مین خاص اوس چیز کے واسطے ہے کہ مرنے کے بعد فرماتے ہین
لاکن قرآن کے عرف مین تاکیدی امر کو جابجا وصیت فرمایا چنانچہ ارشاد ہے ووصينا الانسان بوالديه
اور وصیت کی ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ سے نیکی کرنے کی پہلی وصیت سورہ انعام مین اسطرح ارشاد
ہے الا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا یعنے شریک نہ کرو اوسکے ساتھ کسی چیز کو اور ماں
باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد مفلسی سے ہم رزق دیتے ہین تم کو اور اونکو اور نزدیک نہ ہو بیحیائی کے
کام کے جو کہلا ہوا ہین اور جو چھپا اور مار نہ ڈالو جان جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر ذلكم وصاكم به
لعلكم تعقلون یہ بات نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اوسکے تو کہ تم سمجھو ابن مسعود نے کہا جو کوئی یہ چاہے کہ
حضرت کی وصیت دیکھے جسپر حضرت کی مہر لگی ہے تو وہ ان آیتون کو پڑھے اور مت نزدیک جاؤ مال یتیم کے
جسطرح بہتر ہو جبتک وہ پہونچے اپنی قوت کو اور پوری کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم نہین تکلیف دیتے
ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اوسکے اور جب بات کہو پس انصاف کرو اور اگرچہ ہو صاحب قرابت
اور ساتھہ عہد اللہ کے وفا کرو ذلكم وصاكم به لعلكم تذكرون یہ بات نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اوسکے تو کہ تم نصیحت
پکڑو اور یہ کہ یہ راہ میری سیدھی ہے یعنے متابعت پیغمبرون کی پس پیروی کرو اوسکی اور مت پیروی
کرو اور راہون کی پس متفرق کردینگے تم کو راہ اوسکی سے ذلكم وصاكم به لعلكم تتقون یہ بات نصیحت
کرتا ہے تم کو ساتھ اوسکے تو کہ تم پرہیزگاری کرو یہ خلاصہ ہے تمامی قرآن شریف کے مضامین کا جو اسپر
عمل کریگا تو گویا قرآن کے تمامی احکام پر عمل کیا معالم التنزیل مین ہے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے یہ آیت محکمات سے ہے تمامی کتب مین کسی شے نے اوسکو منسوخ نہین کیا اور یہ سب حرام ہین ۔

اور یہ ام الکتب ہے من عمل بھن دخل الجنة جو اونپر عمل کرے جنت مین داخل ہووے ومن ترکھن
دخل النار اور جس نے اونکو چھوڑ دیا داخل ہوگا دوزخ مین امام غزالی نے فرمایا کہ ایک بزرگ نے اپنے پیر سے
کہا کہ مجکو کچھ وصیت فرمائیے پیر نے کہا کہ اوصیك بوصیة اللہ رب العلمین للاولین والاخرین
یعنے مین تجکو وہ وصیت کرتا ہون جو حقتعالی نے سب اگلون پچھلون کو فرمائی ہے ولقد وصینا الذین
اوتوا الکتاب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ یعنے ہم نے اِن لوگون کو وصیت کی ہے جو تم سے پہلے
کتاب دئے گئے ہین اور تمکو بہی یہی وصیت ہے کہ تقوی کرو ف تقوے ایسی چیز ہے کہ کوئی مرتبہ مراتب
سے دین کے اوسکو نہین پہونچتا ہے اور تمام حسنات اور صالحات اوسکے نیچے ہین وہ تعالی شانہ اپنے
بندون کو وصیت فرماتا ہے۔ جو کوئی تقوی کرنا چاہے تو آنکہہ کی حفاظت نظر شہوت سے کان کی فحش
اور غیبت سے زبان کی لغو و کذب و غیبت سے دل کی بُری نیتون اور طول امل اور حسد اور بدخواہی سے
مسلمانون کے اور تکبر سے شکم کی حفاظت مال حرام اور شبہ حرام شرمگاہ کی زنا و لواطت سے اور باقی اعضا
کو سارے منہیات سے بچاوے تو اوسکو مراتب تقوی حاصل ہوتا ہے جیسے بعض صالحین کی موت کے وقت
وصیت طلب کی اونہون نے کہا لازم کرو اس آیت کو ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون
یعنے اللہ تعالی ایسے لوگون کے ساتہ ہے جو تقوی کرین اور اون لوگون کے ساتہہ ہے جو نیک کام کرین ابراہیم
اور یعقوب علیہما السلام نے اپنے فرزندون کو اپنے موت کے وقت توحید اور دین اسلام پر قائم رہنے کی وصیت
کی تہی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی ساتہ کتاب اللہ کے جیسا کہ دارمی و ابن ماجہ مین ہے اور یہی
وصیت حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قریب وفات کے نماز کی اور عورت اور غلام باندی کے حق سے اور
بزرگان دین کی وصیت اپنی اولاد اور گہروالون کو یہی تہی ان اتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم
واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مومنین یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا
وانتم مسلمون ہم کو بہی ضرور ہے کہ موت کے وقت اپنی اولاد کو نماز کی حفاظت اور دین اسلام پر
قائم رہنے اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کی وصیت کرین۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استوصوا
بالنساء میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین یعنے اونپر شفقت کرین اور اون کی جی

کبھی ویدفراجی پر صبر کرے حکمت کی چال چلے نہ اون سے بالکل غافل ہوجاوے کہ ناہمواری بنی رہے نہ ہر بات
مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہونچے شیخ بہاء الدین عاملی نے کہا کہ تین
آیتوں مین غور و تامل کرنے کے لئے میرے والد نے وصیت کی پہلی آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (۲)
تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ (۳) اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ حضرت علیہ الصلوۃ
والسلام نے فرمایا کہ نہین لائق ہے مسلمان مرد کو کہ اسپر تین راتین گذرین اِلَّا وَعِنْدَہٗ وَصِيَّتُہٗ مگر
کہ وصیت اوسکی اوسکے پاس رہے جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسی کی امانت ہو اوسپر لازم ہے کہ اپنے پاس
اوسکی وصیت لکھ رکھے یہ واجب ہے ورنہ مستحب کسی نے حضرت علیہ السلام سے وصیت طلب کی آپ نے فرمایا
عَلَيْكَ بِالْيَاْسِ عَمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ تجکو چاہیے کہ لوگون کے مال سے ناامید ہو کہ اسی کا نام تونگری ہی
اور ایک شخص کو فرمایا جھوٹ مت بول اور معاذ بن جبل کو یہ وصیت کی کہ اپنے دین کو خالص اللہ کے واسطے
کر تجکو تہوڑا عمل کرنا کفایت کریگا اور جسوقت تجھسے گناہ صادر ہو تو اوسکے پیچھے نیکی کیا کر چھپی اور کھلی اور
دوسری حدیث مین ہی اور توبہ کر ظاہر گناہ کے لئے ظاہر مین اور باطن کے لئے باطن مین. پس کہا یا
رسول اللہ اور بھی زیادہ فرمائیے فرمایا اِسْتَحْیِ مِنَ اللّٰہِ کَمَا تَسْتَحْیِ مِنْ صَالِحِ جِیْرَانِکَ
شرم کر اللہ سے جیسا کہ شرم کرتا ہے اپنے ہمسایہ کے نیک بختون سے پھر کہا یا رسول اللہ زیادہ فرمائیے
فرمایا صَلِّ صَلٰوۃَ مُوَدِّعٍ کَاَنَّہَا اٰخِرُ صَلٰوتِکَ مِنَ الدُّنْیَا یعنے نماز پڑھ ایسی گویا کہ وہ آخر نماز
ہووے تیری دنیا سے (اگر کوئی اس نصیحت پر عمل کرے تو اوسکو بس ہے) پھر کہا زیادہ فرمایا عَلَیْکَ
بِکَثْرَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ لازم کر اپنے اوپر ذکر الٰہی کو اور تلاوت قرآن کو پس وہ نور ہے
تجکو آسمان و زمین مین اور نظر کر طرف اوسکے جو تیرے سے کمتر ہے اور نہ نظر کر طرف اوس شخص کے جو تجھسے بڑھکر ہو
اور دوست رکھہ مساکین کو اور مل بیٹھہ اون کے ساتھہ اور صلۂ رحمی کیا کر برکت ہوگی تجکو تیرے مال اور
عمر مین وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْ کَانَ مُرًّا اور حق بات کہدے اگرچہ کڑوی لگے ابوذر کی حدیث مین ہے وَلَا تَخَفْ
فِيْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کے اور تائید و تقویت اوسکی کے ملامت کرنیوالی سے

کہا ابوذر نے زیادہ فرمائیے۔ فرمایا رکے تجکو لوگون کی عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہے تو اپنے نفس سے ۵ غافلند
این خلق از خود بے خبر ؛ لاجرم گویند عیب یکدگر ؛ اور یہ بہی آیا ہے کہ حکم کیا مجکو حضرت نے کہ نہ مانگون
کسی سے کچہ اور حکم کیا مجکو کہ بہت کہون لا حول ولا قوۃ الا باللہ روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام
نے فرمایا ہمیشہ وصیت کرتے رہے مجکو جبرئیل علیہ السلام حق ہمسایہ مین یہان تک کہ گمان کیا مین نے اوسکو
وارث کریگا اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو عورتون کے حق مین یہان تک کہ گمان کیا مین نے کہ حرام
ہوگی طلاق اونکی اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو غلامون کے حق مین یہانتک کہ گمان کیا مین نے کہ
ٹہراویگا اون کے لئے ایک وقت کہ آزاد ہوجاوینگے اوسمین اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو مسواک
کے یہانتک کہ گمان کیا مین نے کہ وہ فرض ہے اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو نماز کی جماعت مین یہان تک
گمان کیا مینے کہ قبول نہین کرتا اللہ تعالی نماز کو مگر جماعت مین اور ہمیشہ وصیت کرتا مجکو رات کے اوٹہنے
کی یہانتک گمان کیا مین نے کہ رات کو سونا نہین اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو ذکر خدا کا یہان تک گمان
کیا مین نے کہ نہین فائدہ دیتی ہے کوئی بات مگر اسکے ساتہ ابراہیم ادہم سے کسینے وصیت چاہی فرمایا کہ آدمیون
سے علیحدہ رہا کر اور آدمیون کے ساتہ رہا کر یعنے کاملون کے ساتہ رہا کر اور ناقصون سے دور ہو لقمان
علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بے وقوف کے ساتہ مت بیٹہہ اور نہ دورخی آدمی سے مل اور بدون تعجب
کے مت ہنس اور بدون حاجت کے مت [illegible] چیز سے کچہ فائدہ نہو اوسکا حال مت پوچہہ اے فرزند جو
رحم کرتا ہے اوسپر رحم ہوتا ہے اور جو خاموش رہتا [illegible] سلامت رہتا ہے اور جو اپنی زبان نہین روکتا وہ
ندامت اوٹہاتا ہے ایک شخص نے محمد بن [illegible] وصیت چاہی تو اونہون نے فرمایا کہ اپنے خالق کی رضامندی
مین اتنی کوشش کرنی چاہیئے جتنی اپنے نفس کی [illegible] رضامندی مین کوشش کرتے ہو کسینے حسن بصری سے
وصیت طلب کی فرمایا ہر چیز پر اللہ کے کام کو [illegible] عزت دے تجکو اللہ ابراہیم ادہم نے کہا کہ میرے پاس
چند مہمان آئے گمان کیا مینے کہ وہ ابدال ہین ہم [illegible] نے وصیت کرو مجکو یہان تک کہ ڈرون مین اللہ
سے مانند ڈرنے تمھارے پس کہا وصیت کرتے ہین ہم [illegible] چیز کی (۱) جس کی بات چیت بہت ہووے
پس نہ امید رکہہ اوسمین بیداری دل کی (۲) جسکا [illegible] زیادہ ہووے پس نہ امید ہے اسمین حکمت کی

وصایا جبرئیل امین ۱۲

وصایا سلف صالحین و علماء و مشائخین ۱۲

(۳) جس نے لوگون سے زیادہ اختلاط کی پس نہ امید ہے اسمین حلاوت عبادت کی (۴) جس نے دوست رکھا دنیا کو پس نہ امید ہے اسمین خاتمہ کی ایمان پر (۵) جو ہووے جاہل پس نہ امید رکھو حیات قلب کی (۶) جس نے اختیار کی صحبت ظالم کی پس نہ امید ہے استقامت دین کی (۷) جس نے طلب کی خوشنودی اللہ کی پس نہ امید ہے خوشنودی پروردگار کی اور بہی اونہون سے کسینے وصیت طلب کی کہا البتہ بکشای و کشادہ در بند اور بہی اونہون نے کہا ہے کہ بیت المقدس کی طرف سیر کرتا تہا سو ملاقات ہوئی سات شخصون کے سلام کیا مینے اونپر اور کہا نصیحت کرو مجکو تاکہ نفع دیوے اللہ تعالی اس سے اونہون نے کہا کہ جو چیز اللہ سے تجکو کاٹے تو اوسکو کاٹ دے کہا مین نے زیادہ کرو رحم کرے اللہ تمپر کہا لا ترج غیر اللّٰہ ولا تخف احدا سوی اللّٰہ یعنے مت امید رکھ سوائے اللہ کے اور نہ ڈر کسی سے سوائے اللہ کے کہا مین نے اور فرمائے رحمکم اللہ فرمایا جس چیز کو اللہ دوست رکھتا ہے تو بہی دوست رکھہ وَکُلّ مَا یبغضہ اللّٰہ تعالے فابغضہ اور جس چیز سے کہ بغض رکھتا ہے اللہ تعالی تو بہی دشمن رکھہ اوسکو کہا مینے اور زیادہ فرمائیے فرمایا لازم ہے تجہپر دعا اور زاری اور رونا تنہائی مین اور تواضع اور خشوع اور رحم اور خیر خواہی مومنون کے لئے پہر کہا مین نے زیادہ فرمائے رحمکم اللہ کہا اونہون نے یا اللہ حائل کردے درمیان ہمارے اور اس شخص کے کیونکہ اسکے سبب ہم تیری یاد سے باز رہے پس گم کیا مین نے اونکو عمر بن العزیز نے میمون بن مہران کو تین باتون کی وصیت کی اول نماز مین قصور مت کرکہ بے نمازی کو دو جہان مین کچہ قدر نہین (۲) ظالم کے ساتہ کسی حال مین موافقت مت کر کیونکہ یاری ظالمون کی سوائے عقوبت کے کچہ نہین (۳) خدا تعالی کو اوسکے وعدہ مین استوار جان انہار المفاخرین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے یہ وصیت ہے امش تحت ظل کتاب اللّٰہ عز وجل و سنت رسولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعنے چل نیچے سایہ کتاب اللہ کے اور سنت رسول اللہ کے اور بہی فرمایا اصحبوا لعلماء المتقین یعنے ساتہ بیٹہو علماء پرہیزگارون کی پس صحبت اونکی برکت ہے تمہارے لئے اور مت بیٹہو صحبت مین اون عالمونکی جو نہین عمل کرتے ہین ساتہ علم اپنے کے پس صحبت اونکی تمہارے لئے شومیت ہے وصیت میرزا مظہر جان جانان استطالب حق در متابعت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم لباس تقوی و طہارت بیارا و بر ملازمت عقاید

اہل سنت و جماعت از ظلمت ہوا و بدعت بدر آو ہمیشہ احوال خود را بر کتاب و سنت عرض نما اگر قبول
افتد مقبول و اگر رد افتد مردود و بر حدیث صحیح کہ از نظر گذرد ہما امکن بر مواظبت عمل آن بکوش و
الا ہر قدر کہ توانی بران عمل نمائی اگرچہ در تمام عمر یکبار باشد از لوزان محروم نمانی و از لزوم خلوت صفائی
وقت حاصل باید نمود و تا توانند نیک و بد را بچشم احتقار و انکار نہ نگر د اگرچہ سگ و گربہ باشد ۵ ازان
بسر ملائک شرف داشتند * کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند * و بر طاعات و عبادت خود مغرور نباید بود۔ اور
حضرت جانجاناں رحمہ ہر روز درود و کلمۂ استغفار ہزار ہزار بار پڑھنے کے لئے فرماتے تھے طالب حق کو چاہیے
کہ اپنے نفس کے شر سے بے فکر نہ رہے سفیان بن عینیہ نے کہا ہے کہ آدمی کو اتنا ہی شر کافی ہے کہ اپنے
نفس کا فساد دیکھے اور اوسکی صلاح نکرے ذی النون مصری نے کہا سب سے زیادہ اپنے نفس کی حفاظت
کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنی زبان کو زیادہ روکے حدیث مین ہے کہ تکلیف کی چیز کو راستے سے ہٹا دینا
ایمان کی شاخون سے ہے تو اہل طریقت کے پاس کوئی چیز بدتر نفس سے نہین ہے ۵ ہیچ اذی براہ
خلق خدا * نیست بدتر ز نفس بد فرماے * منصف و متصف بہوش و خرد * خلق را نیک دید و خود را بد
لائق ہی مرید کو کہ ہر چیز مین اوسکی نیت اللہ تعالی کے واسطے ہو یہانتک کہ اوسکے کہانے اور پینے مین
جب سب چیز اللہ کے واسطے ہونگی تب نفس نافرمانی نکریگا اور جو کچھ نفس سے اللہ تعالی کیواسطے معاملہ اور
اخلاص چاہین گے سب قبول کریگا اور وقت کی رعایت کرے حسن بصری کہتے ہین مینے ایک قوم کو دیکھا کہ
وہ اپنی ساعات کو اس سے زیادہ سنبھالتے تھے اور محافظت کرتے تھے جیسے تم مین سے لعل و یاقوت کی
محافظت کرتے ہین وصیت محی الدین بن عربی جس جگہ کہ بندہ سے گناہ صادر ہوا ہو وے اوسجگہہ نجاوے
تا آنکہ عبادت بہی اوسجگہہ کرے تا کہ وہ جگہہ جب اوسکے گناہ پر گواہی دیوے تو عبادت کی بہی گواہی دیوے
حدیث مین ہے اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا قولہ تعالی ان الحسنات یذہبن السیات ذلک ذکری
للذاکرین ذکر خدا پوشیدہ اور علانیہ ظاہر مین اور باطن مین کرے اور بہترین ذکر لا الہ الا اللہ
ہے اسی ذکر کی تعلیم موسے علیہ السلام کو ہوئی تہی میزان مین بہت بہاری ہوگی اور راتون مین کچہ عبادت
کرے گو کہ پاؤ گہڑی ہو یا دو ہی رکعت ہو کہتے ہین کہ دنیا مین نشان نیک بخت کا یہ ہے کہ بندگی اور

اور طاعت کی تکلیف اوسپر آسان ہو اور مخالفت اور گناہون کی راہ اوسپر بند۔ اور بدبخت کا نشان یہ ہے کہ عبادت بہت بھاری معلوم ہوتی ہے اور گناہون سے دل دردمند نہین ہوتا ہے جو کوئی اپنے نفس پر دروازہ ایک نیکی کا کہولتا ہے تو اللہ تعالی اوسپر ستر باب توفیق کے مفتوح کردیتا ہے اور جو شخص اپنی جان پر دروازہ ایک بدی کا کہولتا ہے تو اللہ تعالی ستر دروازے خذلان کے اوسپر کشادہ کردیتا ہے اور اوسکو خبر نہین ہوتی ہے۔ آپکو بار مظالم عباد سے سبکدوش کرے اور بوجہ اس گناہ کا سر پر نہ اوٹھاوے کیونکہ ظلم روز قیامت مین اندھیرا ہوگا بعض سلف نے کہا کن وصی نفسك و لا تجعل الناس اوصیاءك کیف تلومهم ان یضیعوا وصیتك و قد ضیعتها فی حیاتك یعنے ہو تو وصیت کرنے والا اپنے نفس کا اور نہ بنا لوگون کو وصیت کرنے والے آپکو کس لئے ملامت کرتا ہے اونپر جو تیری وصیت کو ضائع کرتے ہین حال یہ کہ ضائع کرتا ہے تو اپنی حیاتی مین سفیان ثوری جعفر بن محمد الصادق کے پاس گئے اور کہا علمنی یا ابن رسول اللہ مما علمك اللہ آپ نے فرمایا جو وقت کہ صادر ہو گناہ ان سے پر لازم کر استغفار کو اور جو وقت کہ حاصل ہووے نعمتین پس لازم کر شکر کو اور جبکہ مغموم ہووے پس کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ حدیث مین ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ پڑھتے تھے اسمین بڑی فضیلت ہے ہر ایک کو ضرور ہے اسکا ورد رکہے امیر المومنین علی رض سے کسینے نصیحت طلب کی آپ نے فرمایا لا تکن ممن یرجوا لاخرۃ بلا عمل یعنے مت ہو مانند اوس شخص کے کہ امید رکہتا ہے آخرت کی بلا عمل اور امید رکہتا ہے توبہ کی ساتھ طول امل کے دنیا مین زاہدون کے قول کے مانند کہتا ہے اور عمل کرتا ہے اوسمین ساتھ قول رغبت کرنے والون کی دوستی رکہتا ہے صالحون کی اور نہین کرتا ہے اون کا عمل اور بغض رکہتا ہے گنہگارون سے حالانکہ وہ بہی گنہگارون سے ہے خوش ہوتا ہے اپنے نفس سے جس وقت کہ عافیت دی جاتی ہے اور بے آس ہوتا ہے جس وقت کہ بلا مین مبتلا ہوتا ہے حاتم اصم سے کسینے موعظت چاہی فرمایا اذا اردت ان تعص مولاك فاعصه فی موضع لا یراك یعنے جس وقت کہ ارادہ کرے تو نافرمانی خدا تعالی کی تو نافرمانی کر ایسی جگہ مین جہان حق تعالی تجکو نہ دیکہے یہ بات تو ممکن نہین پس ہرگز نافرمانی نکر۔ وصیت مولوی معنوی سے

جلال الدین رومی اوصیکم بتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ وبقلۃ الطعام وقلۃ المنام وقلۃ الکلام وھجران المعاصی والآثام ومواظبۃ الصیام ودوام القیام وترک الشھوات علی الدوام واحتمال الجفاء من جمیع الانام وترک مجالسۃ السفہاء والعوام ومصاحبۃ الصالحین الکرام وان خیر الناس من ینفع الناس وخیر الکلام ما قل ودل والحمد للہ وحدہ

بیان احسان یعنی تصوف ۱۲

جاننا چاہیے کہ مدار دین کا اور اوسکے کمال کا ایمان واسلام واحسان پر ہے ایمان واسلام کا بیان ہوچکا مجمل بیان احسان بھی ضرور ہے احسان کے معنے حدیث جبرئیل جسکو ام الاحادیث اور ام الجوامع کہتے ہین اسمین یون ارشاد ہے ان تعبد اللہ کانک تراہ یعنے بندگی کرے تو اسکی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو پس اگر نہین دیکھ سکتا تو اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجکو حضرت نے احسان کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہے کہ عبادت مین ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجکو دیکھتا ہے اسکو مراقبہ کہتے ہین اس تصور مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور مین آدمی ادب چھوڑے یا ادھر ادھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہو کہ وہ ہاتھ پانو ہلاوے یا نظر کو اوٹھاوے معلوم ہوا کہ تصوف احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسرے کے ہین اور فقہ بغیر تصوف کے تمام نہین ہوتی اسلئے کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ تمام نہین ہوتا اور یہ دونون بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہین مانند روح و بدن کے کوئی انمین سے بدون دوسرے کے وجود نہین پکڑتا فرمایا ہے امام مالک نے کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس زندیق ہوا یعنے بڑا بددین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہ ہوا پس زاہد خشک ہوا اور جسنے دونو حاصل کئے پس محقق ہوا کمال ایمان یہی ہے باقی سب گمراہی اور جو علم تصوف کا انکار کرے اسپر برے خاتمہ کا خوف ہے لائق یہ ہے کہ اوسکی تصدیق کرے اور اوسکی اہل پر تسلیم کرے عمدہ مطالب صوفیہ چند چیز ہے ایک تصفیہ قلب تعلق سے ما سوا اللہ کے اور غرق ہونا ذکر مین اللہ کے یہان تک کہ ذاکر اپنے نفس کو بھی فراموش کرے اس حالت کو تصوف مین یادداشت اور دوام حضوری کہتے ہین اور زبان شرع مین ساتہ احسان کے تعبیر کرتے ہین تعبد اللہ کانک تراہ الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت

فسد الجسد کلہ الا وھی القلب وہ جو حدیث میں ہو کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے ایک نقطہ سیاہ اوسکے دلپر رکہا
جاتا ہے یہان تک کہ سیاہی اوسکے تمام قلب کو گہیر لیتی ہو ضد یہی صلاح دل کی ہو دوم تزکیہ نفس اخلاق رذیلہ سے او ر
سنوارنا اسکا ساتہہ اوصاف حمیدہ کے اسکو زبان تصوف میں ساتہ فنا اور بقائے نفس کے تعبیر کرتے ہین مالا بد منہ
مین ہے خیال نکیا چاہئے کہ حقیقت خلاف شریعت ہے یہ بات جہل وکفر ہے بلکہ یہی شریعت اولیاء اللہ کی خدمتو نمین
اور رنگ پیدا کرتی ہے جب نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو یہی شریعت اوسکے حق مین مغز ہو جاتی ہے اور اوسکی نماز خدا کے
نزدیک اورون کی لاکہ رکعت سے بہتر ہوتی ہے حدیث عن ابن مسعود رضی ان الرجل من ھذہ الامۃ یبلغ عملہ یوما
واحدا اثقل من سبع سموات وسبع ارضین فی الوزن سہل تستری فرماتی ہین ہماری اصول سات ہین تمسک
بکتاب اللہ اقتدا السنت رسول اللہ اکل حلال کف اذا اجتناب معاصی وتوبہ وادائے حقوق اے عزیز یہ راہ بہت مشکل ہے
مگر جسپر اللہ تعالی فضل کرے یہ راستہ بجز مجاہدہ کے طے ہو نہین سکتا جو مجاہدہ کریگا اس راستے کو پائیگا اسپر حق تعالے
کا ارشاد ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہمارے
کام مین تو ضرور راہ دکھلاتے ہین ہم اونہین اپنی راہین اور تحقیق کہ اللہ تعالی نیک کام کرنے والون کے ساتھ
ہے **فائدہ** جتنے کام دنیا کے ہوتے ہین آدمی اونکے لئے محنت کرتا ہے کبھی حاصل ہوتے ہین اور کبھی محنت بیکار جاتی ہو
پھر بھی آدمی محنت کرنے مین نہین تھکتا ہے اور یہان جب اللہ تعالی نے کوشش کرنیکا حکم فرمایا اور اپنا راستہ بتلانے کا وعدہ
کیا ہے وعدہ حق تعالی کا یقینا سچا ہے اسکو ضرور ہے کہ فرمانے کے موافق عمل کرے تاکہ وعدے کے موافق ثواب پاوے
ہماری غفلت اور نادانی ہو کہ یقینی کو چھوڑین اور شک مین تمام عمر کہودین جبکہ بندہ ضعیف اپنے ذمہ کی چیز
کو ادا کرتا ہے تو اسبات کا گمان ہی نہین ہوسکتا کہ پروردگار غنی اور رحیم اوسکو ضائع کر دیوے امام قشیری نے فرمایا کہ
جو لوگ آراستہ کرتے اپنا ظاہر مجاہدات سے آراستہ کر دیتے ہین ہم اونکا باطن مشاہدات سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ان اللہ یحب معالی الامور دکیرہ سفسافہا ابوبکر واسطی فرماتے ہین جو کوئی کوشش کرتا ہے میرے طلب مین تو مین
اوسے اپنے پاجانے کی راہ بتاتا ہون ؎ اگر در جستجوی من شتابی ÷ مرا خود بیزودی باز یابی ÷ جان اے عزیز کہ سلوک کہتے ہین اللہ
کی راہ چلنے کو سو سالک ایسی راہ چلے کہ اوس راہ کے چلنے سے ایسا حال ہو جاوے کہ اللہ تعالی ہر دم حاضر اور موجود
اور پاس اور ساتہ معلوم ہو اسطور پر کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا حال تہا اور

معنی آیۃ والذین جاھدوا فینا

یہی مقام مشاہدہ کا ہے غرض اوسکی حضوری کے طلب کے طریقون کو دو ہی امر مین منحصر جانتے ہین یعنے ذکر اور تلاوت یعنی
جب ذکر دائمی سے حضوری اسکی حاصل ہوتی ہی تو ہم صحبتے اور ہم نشینی کا حکم پیدا کرتا ہے اور اوس ذات پاک کی
صفتین بشریت کی صفتون پر غالب ہو جاتی ہین اور اوس خالق کے فعل بندیکے فعلون پر حاکم ہو جاتے ہین یہ مرتبہ نفل
عبادت کی کثرت سے ہوتا ہے اور جو کوئی اللہ جلشانہ کا تقرب ڈھونڈھتا ہے تو حق تعالیٰ ہی اوسکے نزدیک ہوتا ہے حدیث
مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا اسپر دلیل ہی پس حق تعالیٰ کی ذات پاک کا خاصہ ہی کہ اپنے یاد
کرنیوالے کی طرف خود نزول فرماتا ہے اور اوسکے نزدیک ہوتا ہے نظم تو خاصہ زما باش کہ زما نیز ترا ایم ؛ وز ہر دو جہان مقصود
مقصود تو ما ایم ؛ گر یک قدم از روی طلب سوی من آئی ؛ ما صد قدم از راہ کرم پیش تو آیم ؛ غفلت کو راہ مدیو جب ہو سکے
بندیسے غافل ہووی تو کس طرح بندہ مولی سے غافل ہووے وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِيْنَ ؀ یک چشم زدن غافل ازان
ماہ نباشی ؛ شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی ؛ اللہ سے غفلت مین رہنا دخول نار سے بہی سخت ہی غفلت قلب حق سے اعظم
عیوب ہے اور اکبر ذنوب ولو کانت انا من الانات او لمحۃ من اللمحات اگرچہ ایک لحظہ بہر ہو بعض عابدون سے ہے کہ مین
حق تعالیٰ سے شرم کرتا ہون اسبات سے کہ وہ مجکو غفلت مین دیکہے اور وہ میری طرف متوجہ رہے رفع غفلت کے لئے
مریدون کا پہلا شغل پاس انفاس ہی وہ یہ کہ اپنے دمون پر واقف ہو جاوے پہر جب دم باہر نکلے تو اسکے نکلنے کے ساتھہ
لَا اِلٰہَ کہے گویا ہر چیز کی محبت کو سوا خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب اندر کی طرف اوسکے داخل ہونیکے ساتھہ
اِلَّا اللّٰہُ کہے گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت آلہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل مین اور بعض بزرگون کے پاس اللہ ہو سے اور بعض
یا حق یا علیم یا حی یا قیوم سے پاس انفاس کرتے ہین یعنے لفظ مبارک اللہ کو سانس کے اوپر کھینچے اور لفظ ہو سے نیچے
سانس کو چھوڑ دے اس ذکر کے خیال اور دہیان سے ایسی کثرت اور مشق کرے کہ دم ذاکر اور مستغرق بذکر ہو جاوے نظم
اگر تو پاس داری پاس انفاس ؛ بسلطانی رسانندت ازین پاس ؛ ترا یک پند بس در ہر دو عالم ؛ نجانت بر نیاید بے خدا دم
عبادت اہل معرفت کی پاس انفاس ہی العزیز جب ایک دم غفلت مین گذرتا ہے تو پہر اوسکو قضا نہین ؀ وقت دریاب
مشو غافل از انفاس عزیز ؛ نیست زانہا کہ پس از فوت قضا خواہی کرد ؛ جان کہ یہ انفاس تیرے لئے مانند خزانہ خالی
کے ہین تاکہ تو اس خزانہ مین نقد رکہے سو وہ نقد ذکر آلہی ہے جس سے بازار حشر مین اہل محشر کی آنکہہ روشن ہو وین اور
حور و غلمان جواہر ذکر سے زینت لیوین اگر آدمی بدبختی سے ان انفاس کو کہ فی الحقیقت گوہر بے بہا ہین ضائع کرے

سلک نقوش القلوب مین لکھی ہین یہان اوسکی گنجائش نہین طالب حق کو چاہئے کہ کسی عالم دیندار حق پرست جو بدعت سے دور ہے اور یاد حق مین مشغول جسکے دیکھنے سے اور احوال و اقوال سے اوسکی خدا یاد آوے ایسے شیخ سے بیعت کرے اور اوسکی ہاتھہ پر تمامی گناہون سے توبہ کرے طریقہ ذکر سیکھے اور روز بروز ذکر الٰہی مین ترقی کرے بڑی معرفت یہی ہے کہ درمیان تیرے اور معاصی کے دیوار آہنی ہو جاوے صاحب مسلک الاتقیا شیخ عز الدین بن عبد السلام سے نقل کرتے ہین کہ عاقل کو اسبات مین شک نہین کہ علم بزرگ ہوتا ہے بسبب شرف معلوم کے اور ثمرات اوسکے کے پس علم ساتھہ اللہ کے اور صفات اوسکے اشرف ہے بڑھکے علم سے اس جہت سے کہ متعلق اوسکا اشرف معلومات اور ثمرہ اوسکا افضل ثمرات ہے پس معرفت احسن و اشرف علوم ہے غرض جو کوئی اپنی ہمت کو بلند کرے اور سستی کو راہ نہ دیوے اور اس کتاب کو پڑھے اور اوسپر عمل کرے تو انشاء اللہ نور ایمان و اعمال صالحہ و ذکر دائمی سے دل اوسکا منور ہووے خوشخبری جنت کی ملے ثواب بحساب مغفرت اور اجر عظیم اور رزق کریم عنایت ہو قیامت کے دن غم کہا وے اعمال اوسکے ضائع نہ ہوویں زندگی پاکیزہ ہووے جنت الفردوس کا وارث بنے اور بہت سی کرامات حاصل ہوون انشاء اللہ محبت و یقین ایمان والون کے درجات عالیہ قدر دانی حق تعالیٰ سے کیونکہ اونکا شرف ہے بدل جاوگے انہوں کا نیکیون سی اور ون کو پانا شامل ہونا ہے مقبول ہونا قبول دعا داخل ہونا رحمت الٰہی مین مستوار رضا حاصل کا بہترین خلائق ہونا بشارت موت کے وقت حسن خاتمہ ان فوائد مین کسیکو شک ہو تو عمل الصالحات کی آیتون مین جو قریب ستر کے ہین دیکھ اس سے زیادہ پاوینگے ۔ امید ہی نیک بخت مومن بھائیون اور خصوصاً بہت احباب اور اولاد سے کہ اس کتاب کے مضمون مین تامل فرماکے تابمقدور گناہون سے دور رہین اور اعمال صالحہ بجا لاوین اور ذکر دائمی اور محبت الٰہی و حضرت رسالت پناہی مع درود خوانی کے لازم جانین اور مولف مسکین کے حق مین دعاء مغفرت کرین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین و شفیع المذنبین وآلہ و صحبہ اجمعین وعلی جمیع عباد اللہ الصالحین اللّٰھم صلی علی سیدنا محمد طب القلوب ودوائھا وعافیۃ الابدان وشفائھا ونور الابصار وضیائھا وعلی آلہ وصحبہ وسلم

رجسٹری شدہ

اطلاع
یہ کتاب شائقین مومنین شیعہ کے
واسطے
چھپی ہے حضرت اہلسنت وجماعت
نہ پڑھیں اور نہ دیکھیں
سید عابد علی عفی عنہ